وما تنفقوا من خير فلانفسكم

روئداد

جلسہ دستاربندی مدرسہ فیض عام کانپور

مع کیفیت

ندوۃ العلما

منعقدہ ۱۵-۱۶-۱۷ شوال ۱۳۱۱ ہجری مطابق ۲۲-۲۳-۲۴ اپریل ۱۸۹۴ عیسوی

مرتبہ

بندۂ ناچیز الٰہی بخش مہتمم مدرسہ فیض عام کانپور

انتظامی پریس کانپور مین چھپکر

لوح ہذا

محمد رحمت اللہ رعد کے

نامی پریس کانپور مین مطبوع ہوا

کیفیت جلسہ دستار فضیلت مدرسہ فیض عام کانپور بابت ۱۳۱۱ھ

حامدًا و مصلیًا

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس سال مدرسۂ فیض عام کانپور کی طرف سے جس شان و شوکت اور اہتمام کا جلسۂ دستار بندی ہوا ملک کے تمام نامی اخبارات اور نیز دیگر اہل الراے اصحاب نے تسلیم کر لیا کہ ہندوستان مین اس شان کا کوئی اسلامی جلسہ اسوقت تک نہین ہوا۔

جلسہ کا انتظام دو مہینے پہلے سے کیا گیا تھا تمام اخبارات مین دعوت عام کے اشتہار شہر کیے گئے خاص شہر اور قریب کے صدر مقامات لکھنؤ، الہ آباد، اٹاوہ، فرخ آباد، فتح پور، اُناؤ، ہمیر پور وغیرہ مختلف مقامات پر نہایت جلی حروف مین اشتہار چھپوا کر چسپان کرائی گئے اور تین ہزار اشتہارات وخطوط مطبوعہ و قلمی معزز اصحاب کی خدمت مین بھیجے گئے الحمد للہ کہ یہ کوشش بے سود رائگان نہ گئی بلکہ قوم نے اس اسلامی جلسہ کے ساتھ پوری ہمدردی کا اظہار کیا۔ نامی گرامی علماے کرام جنکی تعداد قریب دو سو کے تھی مقامات دور و دراز سے تشریف لائے اور جلسہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم کی برکت سے مشرف کیا۔

کچھ شک نہین ہے کہ یہ جلسہ پہلا جلسہ تھا جسمین سُنّی، شیعہ، حنفی اور اہل حدیث کے علما ایک جگہ رونق افروز ہوے اور ہنسی خوشی بلا کسی اختلاف اور جھگڑے کے تشریف لے گئے لوگ معترض تھے کہ مختلف خیال اور عقائد کے علما کا ایک جگہ جمع ہونا اول تو مشکل ہے اور اگر جمع ہوے تو بلا کسی جھگڑے کے جلسہ ختم ہونا محال ہے لیکن زمانہ نے دیکھ لیا کہ جو الزام جناب علماے کرام پر لگایا گیا وہ بالکل غلط تھا۔ اسلام کا شیرازہ اگرچہ ٹوٹ گیا ہے لیکن اُسکے اجزا منتشر نہین ہوے اگر ادنیٰ توجہ کیجاے تو پھر آسانی کے ساتھ شیرازہ درست ہو سکتا ہے۔

صرف علما ہی نے اس جلسہ سے دلچسپی نہین لی بلکہ دور و دراز مقامات سے معززین اہل اسلام نے بھی گرمی کے موسم مین صعوبت سفر گوارا کی اور اس اسلامی جلسہ مین تشریف لاکر باعث ازدیاد رونق ہوے چنانچہ فہرست نمبر ۴ و ۵ مین اسماے گرامی حضرات علما و دیگر معززین جو بغرض شرکت جلسہ رونق افروز ہو کر عزت افزاے مدرسہ ہوے معلوم ہوگا لہذا ناچیز مہتمم و جملہ اراکین مدرسۂ ہذا اُن تمام اصحاب کے بدل شکر گزار ہین۔

قبل تحریر حالات مین اپنے فیاض دل اور عالی حوصلہ معاونین مدرسۂ فیض عام کی توجہ کا خاص کر شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہون جنکی فیاضی اور سرگرم کوشش کا یہ نتیجہ ہے۔ لہذا بندۂ مہتمم نہ صرف اُنکا شکریہ ادا کرتا ہے بلکہ اُنکو مبارکباد دیتا ہے کہ اُنکی کوششون کا نتیجہ تمام ہندوستان پر ظاہر ہو رہا ہے اور باغ اسلام کے سرسبز و شاداب رکھنے مین جو سعی اور توجہ اُنھون نے فرمائی ضرور ہے کہ خداوند تعالیٰ اسکے عوض اُنکو بروز حشر جنت مین نہایت شاداب باغ عطا کرے۔

اب یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس عظیم الشان جلسہ کی پوری کیفیت لکھی جاے تاکہ جو بزرگ اس جلسہ مین کسی خاص وجہ سے شریک نہین ہو سکے اُنکو بھی تمام حالات معلوم ہو جائین۔

کمیٹی استقبال

یہ انتظام کیا گیا تھا جو صاحب بیرونجات سے تشریف لائین اُنکو کسی قسم کی تکلیف مکان جلسہ تک پونہچنے مین نہو۔ چنانچہ معزز مہمانون کے استقبال کے واسطے ایک کمیٹی مقرر کیگئی تھی جسکے ممبر اصحاب ذیل تھے۔

(۱) جناب حافظ محمد فخرالدین صاحب سوداگر (۲) جناب شیخ فیاض محمد صاحب سوداگر

(۳) جناب شیخ عبدالکریم صاحب سوداگر (۴) جناب سیٹھ حاجی بھائی صاحب تاجر

(۵) جناب شیخ محمد ہاشم صاحب سوداگر (۶) جناب حاجی محمد عبدالحق صاحب تاجر

(۷) جناب منشی محمد عبدالرزاق صاحب ناظر تحصیل کانپور (۸) جناب مولوی محمد نورالدین صاحب

(۹) جناب شیخ حافظ بخش الٰہی صاحب۔ (۱۰) جناب شیخ عزیزالدین صاحب سوداگر

(۱۱) جناب حافظ عبدالرحمن صاحب۔

کانپور مین مختلف مقامات پر تین ریلوے اسٹیشن ہین اور چار لائنون کا جنکشن ہے۔ لہذا انتظام قائم رکھنے اور مہمانون کی آسایش کے خیال سے یہ پہلے مشتہر کردیا گیا تھا کہ استقبال کا انتظام دو اسٹیشنون پر کیا جائیگا۔ ایسٹ انڈیا، انڈین مڈلنڈ۔ جو صاحب اودھ روہیلکھنڈ ہو کر تشریف لائینگے اُنکا استقبال ایسٹ انڈیا ریلوے کے اسٹیشن پر کیا جائیگا۔ اور جو مہمان ببمبئی بڑودہ سنٹرل انڈیا ریلوے سے اُترینگے اُنکا استقبال بھی اُسی اسٹیشن پر عمل مین آئیگا اس قرارداد کے موافق ہر ایک ٹرین کے پونہچنے پر باری باری تین یا چار ممبر پلیٹ فارم پر موجود رہتے تھے جنکے پرجوش سینون پر نہایت خوبصورت منقش ہلالی علامت ممبری آویزان تھے رات کیوقت ہر ممبر کے ہاتھ مین ایک لالٹین رہتی تھی جسکے آئینون پر خوشخط حروف

مین "مدرسۂ فیض عام" تحریر تھا اس ذریعہ سے ہر مہمان کو خود بخود معلوم ہو جاتا تھا کہ یہ لوگ
مدرسۂ فیض عام کی جانب سے استقبال کو آئے ہین - آمد و رفت کے دروازون پر ملازمین
ایک ایک سائن بورڈ لیے کھڑے رہتے تھے جنپر بحروف جلی "مدرسۂ فیض عام کانپور" لکھا
تھا - ممبران کمیٹی استقبال ہر ایک مہمان کو خود ریل سے اُتار کر انکا اسباب بحفاظت ملازمون
اور قلیون سے اُٹھوا کر گاڑی پر سوار کراتے اور اُنکو باآرام قیامگاہ پر پونہچاتے تھے - اکثر گاڑیان
مہمانون کے واسطے عاریۃً آتی تھین اور بہت سی سواریان بکرایہ بعض روساے شہر نے اپنی
گاڑیان براہ ہمدردی مدرسہ کو عاریۃً عنایت کین اور وہ تا ختم جلسہ مدرسہ کے کام مین شب و روز
رہین چنانچہ اُن اصحاب کی ہمدردی کا مدرسہ کی جانب سے ناچیز مہتمم شکریہ ادا کرتا ہے -

جس محنت اور دلسوزی سے یہ کام انجام دیا گیا اسکے لیے کل ممبران کمیٹی استقبال اور
خاصکر حاجی محمد عبدالحق صاحب و منشی محمد عبدالرزاق صاحب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنکے
حسن انتظام سے مہمانون نے قیامگاہ تک پونہچنے مین بہت آرام پایا - غرضکہ استقبال کا تمام
کام نہایت عمدگی کے ساتھ پورا ہوا اور کسی صاحب کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہین ملا -

کمیٹی مدارات

چونکہ کانپور مین کوئی ایسا وسیع مکان نہ تھا کہ تمام مہمان ایک جگہ ٹھہرائے جاتے اسلیے
مجبور ہو کر متفرق مکان مہمانون کے قیام کیواسطے تجویز کیے گئے جو روساے شہر نے ازراہ
ہمدردی مستعار عنایت فرماے تھے -

مہمانون کی خاطر تواضع اور ہر طرح کی خبر گیری کے لیے ایک جداگانہ کمیٹی از نام کمیٹی مدارات
قائم کیگئی تھی جسکے ممبرون کا یہ فرض تھا کہ وہ مکانون کو - فروش ، پلنگ اور ضروری فرنیچر

سے آراستہ کرین اُنکے آرام و آسائش کے لیے ہر طرح کا ضروری سامان مہیا رکھین - مہمانون کو مناسب مقامات پر ٹھہرائین اور جسکو جس کسی چیز کی ضرورت ہو وہ حاضر کرین - اصحاب ذیل اس کمیٹی کے ممبر تھے اور بغرض شناخت سبز ریشم کے خوبصورت پھول اُنکے سینہ بے کینہ پر لگائے گئے تھے -

(۱) جناب مولنا سید محمد علی صاحب عم فیضہم
(۲) جناب مولوی حافظ احمد حسن صاحب مدرس اعلے مدرسۂ ہذا
(۳) جناب مولوی محمد سلیم صاحب مدرس دوم مدرسۂ ہذا
(۴) جناب حاجی محمد عبد الحق صاحب تاجر
(۵) جناب سیٹھ حاجی بھائی صاحب تاجر
(۶) جناب منشی محمد رحمت اللہ صاحب رعد مالک نامی پریس کانپور
(۷) جناب منشی محمد بشیر الدین صاحب ایڈیٹر نجم الاخبار اٹاوہ
(۸) جناب حافظ محمد عبد الغفار صاحب سوداگر
(۹) جناب مولوی نور الدین صاحب
(۱۰) جناب حافظ رفیع الدین صاحب سوداگر عرف مولانا
(۱۱) جناب چودھری مولا بخش صاحب
(۱۲) جناب منشی محمد عبد الرزاق صاحب ناظر تحصیل کانپور
(۱۳) جناب شیخ عبد الرحیم صاحب سوداگر
(۱۴) جناب حافظ محمد ہاشم صاحب سوداگر -

ان تمام ممبران نے اپنا کام نہایت سرگرمی کے ساتھ انجام دیا اور اپنے حسن انتظام سے مہمانون کو مدارات کے متعلق کسی قسم کی شکایت کا موقع نہین دیا - مدارات کا کام ایک نہایت اہم اور نازک کام تھا - لیکن جس قابلیت سے کمیٹی نے اپنا فرض ادا کیا اُسکے لیے ہر ممبر بہت بڑے شکریہ کا مستحق ہے خصوصاً جناب مولنا سید محمد علی صاحب و شیخ عبد الرحیم صاحب سوداگر و حافظ محمد ہاشم صاحب سوداگر کی سعی بلیغ خاصکر قابل شکر گزاری ہے جنھون نے اپنے تمام آرام و آسائش کو مہمانون کے اوپر وقف کر دیا تھا -

علاوہ ممبران مقررہ کے شیخ عنایت آلہی صاحب و شیخ محمد عثمان صاحب اور حافظ محمد عظیم الدین صاحب نے باوجود ممبر نہونے کے مدارات کے کام کو ویسی ہی سرگرمی سے انجام دیا جسطرح اس کمیٹی

کے ممبرون نے کیا تھا اسوجہ سے ان اصحاب کا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

کمیٹی پخت طعام

مہانون کے واسطے کھانا پکوانے کے انتظام کے لیے ایک جداگانہ کمیٹی قرار دیگئی تھی جسکا کام یہ تھا کہ ہر قسم کے کھانے کا سامان۔ ظروف اور طباخ وغیرہ بہم پونہچانا اور دو وقتہ مہانون کے لیے اپنی راے سے کھانا طیار کرانا۔ جو مہمان کسی عذر کی وجہ سے پرہیزی کھانا کھاتے تھے اُنکے لیے اُنکی خواہش کے موافق کھانا پکوانا۔ اس کمیٹی کے ممبر اصحاب ذیل تھے۔

جناب شیخ علی محمد صاحب سیٹھ۔ جناب حافظ محمد عبد الستار صاحب سوداگر جناب شیخ علی حسین صاحب سیٹھ
جناب شیخ محمد مجتبیٰ صاحب۔ جناب شیخ محمد مجید صاحب۔ جناب شیخ رحیم بخش صاحب
جناب شیخ شفیع الدین صاحب جناب حافظ الہ دیا صاحب جناب شیخ کریم الدین صاحب

ممبران موصوف نے وقت معینہ پر تمام مہانون کے واسطے خوش ذائقہ کھانے تیار کرانے مین ہر طرح کی محنت کی جو قابل شکر گزاری ہے۔ بالخصوص جناب شیخ علی محمد صاحب کی شبانہ روز محنت اور خاص توجہ کا مہتمم اور دیگر اراکین مدرسہ دلی احسانمندی کے ساتھ شکریہ ادا کرتے ہین

کمیٹی خورانید طعام

مہانون کو کھانا کھلانے کے واسطے ایک خاص کمیٹی بنائی گئی تھی جسکے ممبر اصحاب ذیل تھے۔

(۱) جناب شیخ فضل الٰہی صاحب زمیندار موضع تہار پور (۲) جناب شیخ عبد الحکیم صاحب تحویلدار مدرسۂ ہذا
(۳) جناب چودھری نور محمد صاحب سوداگر (۴) جناب شیخ محمد اشرف صاحب سوداگر

(۵) جناب حافظ اللہ دیا صاحب سوداگر (۶) جناب شیخ محمد امیر صاحب سوداگر
(۷) جناب حافظ عبد الستار صاحب سوداگر (۸) جناب شیخ عبد الرحیم صاحب سوداگر
(۹) جناب شیخ محمد رفیق صاحب سوداگر (۱۰) جناب شیخ خلیل احمد صاحب سوداگر
(۱۱) جناب شیخ محمد الٰہی صاحب سوداگر (۱۲) بندۂ ناچیز الٰہی بخش مہتمم مدرسۂ ہذا

اس کمیٹی مین تمام ممبران اور بالخصوص شیخ عبد الحکیم صاحب و شیخ فضل الٰہی صاحب نے اپنا کام نہایت محنت کے ساتھ انجام دیا اور علاوہ ممبران کمیٹی کے جناب منشی محمد عبد الرزاق صاحب ناظر تحصیل کانپور و شیخ محمد عثمان صاحب و جناب منشی محمد رحمت اللہ صاحب رعد نے بھی کھانا کھلانے مین اعانت فرمائی ان سب صاحبون کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

پہلے یہ قرار پایا تھا کہ سب مہمان ایک ساتھ کھانا کھائین لیکن افسوس ہے کہ اس کا انتظام پورے طور پر نہو سکا اور اکثر مہمانون کی فرودگاہ پر کھانا بھیجا گیا اِس وجہ سے اِس کمیٹی کا کام زیادہ مشکل ہو گیا تھا۔

کھانا اگرچہ مہمانون کے لائق نہ تھا لیکن مدرسہ نے اپنی حیثیت کے موافق ہر قسم کے کھانے چائے، پان، حقہ اور پرہیزی کھانے کا انتظام کیا تھا اگرچہ معزز مہمانون کو غریب مدرسہ کا کھانا پسند نہ آیا ہو گا لیکن براہ اخلاق محمدی کسی صاحب نے کسی قسم کی شکایت کھانے کے متعلق نہین کی اراکین مدرسہ اُنکے اس بزرگانہ اخلاق کے شکر گزار ہین۔

جناب شیخ محمد رفیق صاحب سوداگر و جناب حافظ محمد عبد الستار صاحب سوداگر و جناب حافظ محمد ہاشم صاحب سوداگر کا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنھون نے ہر قسم کے چینی کے برتن گلاس وغیرہ بلا کرایہ عنایت فرمائے۔

———o———

انتظام تیاری ہال

چونکہ ایسے عظیم الشان جلسہ کے لیے جسمین پانچہزار کرسیون وغیرہ کا انتظام ہو سکے کوئی مکان کانپور مین نہتھا لہذا جلسہ کے واسطے احاطۂ تلاق محل مین ایک مصنوعی ہال تیار کیا گیا تھا جو ایک سو ساٹھ فیٹ لمبا اور ایک سو دس فیٹ چوڑا اور اٹھائیس فیٹ اونچا تھا اس ہال کی تیاری کے واسطے جناب حاجی محمد کفایت اللہ صاحب۔ جناب حافظ ارشاد حسین صاحب جناب شیخ فیاض علی صاحب۔ جناب شیخ شمشاد علی صاحب۔ جناب ایوب خانصاحب نے کڑیان بلّیان۔ بانس۔ سلیپر۔ بلاکرایہ عنایت فرمائے تھے اور ڈھائی سو تھان مارکین کے جناب شیخ ہمایون صاحب وجناب حافظ عبدالسبحان صاحب نے عاریۃً مرحمت کیے تھے۔

ان سب چیزون کے بلاکرایہ ملجانے سے مدرسہ کو بڑی مدد پونہچی ورنہ تیاری ہال مین کثیر رقم صرف ہوجاتی۔ علاوہ ان چیزون کے جناب شیخ الٰہی بخش صاحب وجناب شیخ حافظ محمد ہاشم صاحب تاجران ٹھنڈی سڑک نے ایک ہزار کرسیان بلاکرایہ عنایت کین اور نیز شہر کے اکابر مسلمان وہندو بھائیون نے بالخصوص جناب بابو بہاری لال صاحب رئیس کانپور وجناب لالہ شیو پرشاد صاحب ممبر میونسپل ورئیس کانپور وجناب لالہ گیا پرشاد صاحب آنریری مجسٹریٹ کانپور نے فروش، شامیانے، ٹاٹ، کرسیان وغیرہ بہت سی چیزین مستعار عنایت فرمائین۔ ان تمام اصحاب کی عنایت کا اور خاصکر صاحبان ہنود کی ہمدردی کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور اسبات کا فخریہ اعتراف ہے کہ ہمارے شہر کے معززین اہل ہنود نے ایک ایسے جلسہ سے جو محض مذہبی تعلیم کا جلسہ تھا جس درجہ اظہار ہمدردی فرمایا وہ قابل تعریف اور شکرگزاری ہے۔

ہال کو آراستہ کرنے کی ہر طرح کوشش کی گئی تھی صدر مین ایک رفیع الشان چبوترہ

چالیس فیٹ لمبا پچیس فیٹ چوڑا تین فیٹ بلند بنایا گیا تھا جسپر نہایت پرتکلف استنبولی قالین بچھائے گئے تھے اسپر علمای نامدار کی نشست کیواسطے کرسیان تھین - اور صدر انجمن صاحب کے سامنے ایک بڑی میز رکھی تھی چبوترہ کی سیڑھیون پر دو رویا سرسبز و شاداب گملے ایک دوسرے کے جواب مین رکھے گئے تھے اور اُسکے اوپر واضح خط مین ایک بورڈ آویزان کیا گیا تھا جسپر لکھا تھا "نشستگاہ صدرنشین عالیمقام و جملہ حضرات علماے کرام"

چبوترہ کے نیچے ایک میز اڈیٹران اخبار کے واسطے بچھائی گئی تھی - ہال کے ستونون پر پھول پتے منڈھے گئے تھے اور موقع موقع سے بعض ستونونپر مختلف الالوان کپڑے لپیٹے گئے تھے جو نہایت خوشنما معلوم ہوتے تھے - ہال کے تین طرف طلبہ اور دیگر حضار جلسہ کے بیٹھنے کے لیے بہت خوشنما گیلریان بنائی تھین - کرسیون، مونڈھون اور بینچون کی دو رویا نشست تھی ہال کا دروازہ بہت وسیع بنایا گیا تھا جسکی پیشانی پر نہایت خوشخط اور جلی حروف مین سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا سفید کپڑے پر لکھکر آویزان کیا گیا تھا جو نہایت دلکش معلوم ہوتا تھا اور ہر شخص کے دلپر ایک خاص اثر ڈالتا تھا - دروازہ ٹلاق محل پر بہت جلی حروف مین "جلسہ دستاربندی مدرسہ فیض عام" بیش گز دبیز کپڑے پر محرابی جدول کے اندر لکھکر لگایا گیا تھا ٹلاق محل کے دروازے سے ہال تک چھڑکاؤ کا انتظام رہتا تھا اور ہال کے باہر دونون جانب کچھ فاصلے تک گملے رکھے گئے تھے غرضکہ ہال کو ہر طرح خوشنما بنانے کی کوشش کی گئی تھی اس ہال کی تیاری و آراستگی کے واسطے ایک جداگانہ کمیٹی تھی جسکے ممبرون کے اسماے گرامی شکرگزاری کے ساتھ لکھے جاتے ہین -

۱ جناب منشی شوکت حسین صاحب سب اوور سیر ۲ جناب منشی ابوالحسن صاحب منیجر جناب حاجی حافظ عبدالرزاق صاحب سوداگر کلکتہ ۳ جناب منشی عبدالوحید خانصاحب مالک شتر گاڑی

(۴) جناب منشی محمد ثناء الدین صاحب تاجر چوب
(۵) جناب منشی محمد عبدالرزاق صاحب ناظر تحصیل گنج گنور
(۶) جناب منشی محمد بشیر الدین صاحب ایڈیٹر نجم الاخبار اٹاوہ
(۷) جناب میر حیدر علی صاحب مختار
(۸) جناب منشی عبدالعزیز صاحب مختار
(۹) جناب منشی ابوالحسن صاحب وکیل
(۱۰) جناب منشی عزیز الحق صاحب مہتمم پولیس اسٹیشن کرنیل گنج گنور
(۱۱) جناب منشی حافظ محمد مرزا صاحب
(۱۲) جناب حکیم نظر علی خان صاحب
(۱۳) جناب حافظ کرم بخش صاحب
(۱۴) جناب حافظ محمد حسین صاحب
(۱۵) ناچیز الٰہی بخش مہتمم مدرسہ

ممبران تیاری ہال مین منشی شوکت حسین صاحب سب اوورسیر اور منشی محمد ثناء الدین صاحب و حافظ محمد حسین صاحب و شیخ عبدالرحیم صاحب ساکن اٹاوہ کی محنت اور دلچسپی کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنھون نے پندرہ دن تک مہتمم کے ساتھ مثل مزدورون کے کام کیا۔

نیاز جناب حاجی حافظ عبدالرزاق صاحب سوداگر تاجر کلکتہ مالک تلاق محل کا بھی شکریہ ادا کرنا نہایت ضروری امر ہے جنھون نے از راہ محبت احاطۂ تلاق محل مع چند مکانات متعلقہ اُسکے جلسہ کے لیے عنایت فرمائے۔

فیض عام کلب

مہمانون کی تفریح اور دلچسپی کے خیال سے ایک کلب احاطۂ تلاق محل مین بنایا گیا تھا تاکہ بوقت فرصت مہمان وہان جمع ہوا کرین اور ایک دوسرے کی ملاقات سے محظوظ ہون اُنکے دیکھنے کے لیے ہر طرح کے کتب و اخبارات کلب مین مہیا کیے تھے اس سے مقصود یہ تھا کہ مہمانان عزیز کا کوئی وقت کوئی لمحہ فضول اور بے لطف ضائع نہو اس کلب کے درمیانی کمرے مین ایک بیضاوی شکل کی بڑی میز رکھی تھی جسکے چارون طرف متعدد کرسیان بچھی ہوئی تھین میز پر

قسطنطنیہ، مصر، بیروت اور ہندوستان کے عربی، فارسی، اردو، اخبارات تازہ رکھے رہتے تھے جن مہتمان اخبارات نے بلاقیمت کلب کو جلسہ کے زمانہ مین اخبارات عنایت فرمائے اُنکی ہمدردی کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور فہرست نمبر، مین اُنکے نام نامی درج کیے جاتے ہین

چونکہ گرمی کا موسم تھا لہذا ایک بڑا پنکھا بھی کلب مین لگا دیا گیا تھا اور ہر قسم کا سامان آرائش یہان موجود تھا۔ شب کو جا بجا فرشی، دیوار اور چھت کے برقی اور ڈبل وکیس لیمپون سے روشنی کیجاتی تھی جس سے کلب کی تزئین اور رونق بدرجہا زیادہ ہوجاتی تھی دوسرے درجے مین قرینے سے الماریان رکھی گئی تھین جسمین نئے اور پُرانے مذاق کی۔ عربی، فارسی، اردو کتابین سجی ہوئی تھین فہرست کتب میز پر موجود رہتی تھی اُس فہرست سے انتخاب کرکے جو صاحب کوئی کتاب ملاحظہ فرمانا چاہتے تھے اُنکی درخواست پر مہتمان کلب اُس کتاب کو میز پر حاضر کردیتے تھے اور بڑی بات اس کلب نے یہ کی تھی کہ عربی زبان کی جو جدید کتابین قسطنطنیہ، مصر اور بیروت وغیرہ مین تصنیف ہوئی ہین جسقدر بہم ہوسکین علما کے ملاحظہ کی غرض سے میز پر رکھدی تھین جن صاحبون نے اس کلب کو کتابین عاریۃً دین اُنکا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے خاص کر جناب مولوی نورالدین صاحب کا کہ کتب عربیہ مطبوعۂ مصر و بیروت وغیرہ کافی تعداد اُنکی توجہ سے کلب مین جمع ہوگئی تھین کلب کے اسی درجہ مین ایک میز لکھنے کی مع لوازمات کے علٰحدہ رکھی ہوئی تھی جہان قلم، دوات، کاغذ، سادے لفافے، بلاقیمت اور پوسٹ کارڈ و ٹکٹ قیمت دینے پر مہتمم کلب سے ملسکتے تھے۔

جو مہمان جس مقام پر ٹھہرے تھے کوشش کرکے اُنکا نام مع پتہ اور جاے قیام کی ایک فہرست دروازۂ کلب پر آویزان کی گئی تھی جس سے لوگون کو باہم ملاقات کرنے کا نہایت آسانی سے موقع ملتا تھا خطوط کی آمد و روانگی کا انتظام بھی کلب نے اپنے ذمہ لیا تھا چنانچہ ہر شخص کی ڈاک

فوراً اُسکے پاس بھجوادیجاتی تھی جو صاحب کلب مین تشریف لاتے الائچی، پان، حقہ کی تواضع کیجاتی تھی اس کمیٹی کے ممبر جنکا اراکین مدرسہ شکریہ ادا کرتے ہین اصحاب ذیل تھے۔

۱ جناب منشی مہابیر پرشاد صاحب تاجر کتب ۲ جناب شیخ عزیز الدین صاحب سوداگر

۳ جناب منشی عبد الغنی صاحب۔

ممبران کلب مین منشی عبد الغنی صاحب کی شبانہ روز محنت اور سرگرمی کا اور جس جوش ہمدردی اور سلیقہ کے ساتھ انھون نے کلب کا انتظام کیا اس کا مدرسہ شکریہ ادا کرتا ہے۔

حالات جلسہ

چونکہ یہ جلسہ باقاعدہ طور پر منعقد کیا گیا تھا لہذا ضرورت تھی کہ ایسے بڑے جلسے مین کسی قسم کی بے ضابطگی ہونے پائے اور امن و امان کے ساتھ جلسہ ختم ہو اسوجہ سے ہر دن کے پروگرام کی بکثرت کاپیان چھپوا کر جلسہ شروع ہونیکے قبل حاضرین کو تقسیم کردیجاتی تھین تمام شہر کے لوگون کو جلسہ کا اسقدر شوق غالب تھا کہ پندرہ دن پہلے سے سیکڑون آدمی روزانہ مکان دیکھنے کے واسطے آتے اور لوگون کو بیچینی کے ساتھ انتظار تھا کہ کب پندرہ شوال آئے اور جلسہ شروع ہو جب جلسہ کا دن آیا تو صبح کی نماز پڑھکر لوگون کی آمد شروع ہوگئی اور بعض لوگ تو عمدہ جگہ ملنے کی وجہ سے تہجد کے وقت آکر بیٹھ گئے۔

جلسہ شروع ہونے سے پہلے اتنا بڑا ہال آدمیون سے اسقدر بھر گیا کہ باوجودیکہ پانچ ہزار آدمیون کی نشست کا انتظام کیا گیا تھا لیکن جب تمام جگہ آدمیون سے پُر ہوگئی تو مجبوری گیلریون کے نیچے جو دس فیٹ چوڑے تین طرف برآمدہ چھوٹے ہوے تھے اُنمین فرش بچھوا دیا گیا اور اُسپر آدمی بیٹھے جلسہ مین اقوام اہل اسلام اہل ہنود وغیرہ سے ہر درجہ اور ہر حیثیت کے اصحاب

رونق افروز تھے جنکی تعداد کسیطرح چھ ہزار سے کم نتھی۔ رپورٹرون کی میز پر ایڈیٹر نجم الاخبار اٹاوہ
ونامہ نگار اخبار عام لاہور و نامہ نگار اخبار نجم الہند سہارنپور و نامہ نگار اخبار زمانہ کانپور۔ اور نامہ نگار مہر نیمروز
بجنور کارروائی کے نوٹ لیتے تھے اور مدرسہ کیجانب سے منشی عبدالرزاق صاحب ناظر تحصیل
کانپور یادداشت لکھتے جاتے تھے۔ شاندار چبوترے پر نفیس کرسیان بچھی ہوئی تھین جنپر
واجب الاحترام علماے کرام کی نورانی شکلین جلوہ آرا تھین۔ وسیع ہال مین قرینے سے صف
درصف کرسیون پر اسقدر کثیر التعداد آدمیون کا بیٹھا ہونا عجیب لطف دیتا تھا جس سے اسلامی
شان وشوکت اور مسلمانون کی زندہ دلی اور انکی مذہبی ہمدردی پورے طور پر ثابت ہوتی
تھی۔ اس حیرت انگیز سین اور تعجب خیز نظارے کو دیکھکر بڑے بڑے معمر اصحاب کا بیان ہے
کہ ایسا جلسہ کہ جسمین اسقدر کثیر آدمی اس قرینے اور سلیقے کے ساتھ بیٹھے ہون اور اسقدر
مقدس علما کی پاک صورتین جنکے منور چہرون سے تمام ہال روشن اور ایک جگہ رونق افروز
ہونے سے اسلامی شوکت اور اسلامی دبدبہ ظاہر ہو ہندوستان مین پہلی مثال ہے۔
بیرون جلسہ مختلف دکاندارونکی مختلف دکانین قائم کرنے سے انکے گرد آدمیون کا ایک
ہجوم لگا رہتا تھا۔ جہان ہر قسم کے کھانے پینے کی چیزین، نفیس مٹھائیان۔ موسمی فواکہات
اور دیگر اشیا۔ کتب، قطعات وغیرہ وغیرہ فروخت کے لیے موجود تھے چونکہ گرمی کا موسم تھا
ایک دکاندار نے وسیع اور پر تکلف ڈیرے مین برف، شربت، لیمنیڈ، سوڈا واٹر وغیرہ کا
انتظام کیا تھا غرضکہ جلسہ نہایت شان وشوکت سے ہوا۔ اور الحمد للہ کہ ہر قسم کے انتظام
وامن وامان کے ساتھ ختم ہوا۔

جملہ اراکین مدرسہ اس جلسہ کے متعلق جناب مسٹر برٹ صاحب مجسٹریٹ کانپور اور
مسٹر ہاسکنس صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کے نہایت شکرگزار ہین جنھون نے حفاظت اور امن

کی غرض سے ایک پورا پولیس گارد جلسہ مین مقرر کردیا تھا اور رات دن مناسب موقعون پر پولیس کا پہرہ رہتا تھا۔ منشی عزیزالحق صاحب سب انسپکٹر تھانہ کرنیل گنج زیادہ تر قابل شکرگذاری ہین۔ جو شب و روز اپنی ڈیوٹی پر مستعد رہتے اور جنکے حسن انتظام اور کوشش سے ہرطرح کا انتظام درست رہا اور آخر تک کسی صاحب کو اس امر کی شکایت کا موقع نہین ملا کہ اُنکی کوئی چیز چوری گئی یا ضائع ہوئی۔

کاروائی جلسہ دستاربندی

پندرہ شوال ۱۳۱۱ھ مطابق ۲۲، اپریل ۱۸۹۴ء ۷ بجے صبح سے جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے جناب قاری محمد سلیمان صاحب دہلوی ثُمَّ مکی ثُمَّ حیدرآبادی نے نہایت خوش الحانی سے قرآنشریف کی چند آیات بطور تبرک حاضرین کو سنائین ایک ایک آیت کو سات سات طرح پڑھا۔ علم قرأت کے ماہر جانتے ہین کہ قاری صاحب موصوف اس فن مین کیسے صاحب کمال ہین۔ بیس بائیس برس کا سن اور علم قرائت مین یہ کمال جسطرح وہ صورت اور شکل مین خوشرو جوان ہین اسیطرح متانت اور اخلاق مین بھی قابل توصیف ہین اُن کا خوش الحانی کے ساتھ قرآن شریف پڑھنا حاضرین کے دلون پر ایک عجیب اثر پیدا کرتا تھا اور اُسوقت کی عام محویت سے ثابت ہوتا تھا کہ کلام پاک کے منزل من اللہ ہونے پر غیر قومون کے دل بھی گواہی دے رہے ہین ایک اسلامی جلسہ مین پہلے قرآنشریف بطور تبرک پڑھا جانا اس جلسہ مین پہلی مثال قائم ہوئی ہے۔

جب قاری صاحب قرآن شریف پڑھ چکے تو جناب مولوی عبداللہ صاحب انصاری دیوبندی ناظم امور دینیہ مدرسۃ العلوم علی گڑھ اپنی کرسی سے کھڑے ہوے اور اُنھون نے

مختصر الفاظ مین تحریک کی کہ اس جلسہ کے صدر انجمن عالیجناب مولوی محمد لطف اللہ صاحب بنائے جائین۔

اس تحریک کی تائید جناب مولوی عبدالغنی صاحب نے کی اور تائید ثانی کرتے وقت جناب مولوی شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی نے ایک دلاویز تقریر کی جسکا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

تقریر جناب مولنا شاہ محمد حسین صاحب الہ ابادی

"اگرچہ اس جلسہ مین باعتبار اخوت اسلامی ہم سب برابر ہین اور کسیکو ہم مین سے ایک دوسرے پر فوق اور برتری نہین ہوسکتی لیکن جب نماز جماعت مین ایک بزرگ کو امام بنانے کا حکم ہے لہذا اس جلسہ کے واسطے بھی کسی بزرگ کا صدر انجمن ہونا مناسب ہے، اور جناب مولنا محمد لطف اللہ صاحب کو چونکہ خداوند تعالیٰ نے بسبب عمر اور علم کے بزرگی بخشی ہے اور اُنکے نام سے خود لطف اللہ مترشح ہے لہذا ہمارے واسطے ایسے بزرگ کا میر مجلس ہونا باعث خیر و برکات اور لطف اللہ ہوگا لہذا مین بھی تائید کرتا ہون کہ جناب مولنا محمد لطف اللہ صاحب صدر انجمن مقرر ہون۔"

اس تقریر کے ختم ہونے پر بلا کسی اختلاف کے جناب مولنا محمد لطف اللہ صاحب مدظلہ العالی صدر انجمن کی کرسی پر تشریف لیگئے اور کھڑے ہوکر ایک شکریہ کی تقریر کی جسکا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

افتتاحی تقریر جناب مولنا مولوی محمد لطف اللہ صاحب صدر انجمن

"حضرات علمای کرام آپ سب صاحبون نے جو عزت اسوقت مجھکو بخشی ہے یہ محض آپکی

محبت اور مہربانی ہے ورنہ مین ہرگز اس قابل نتھا کہ ایسے جلسہ کا جہان اسقدر نامی گرامی علما تشریف رکھتے ہون صدر انجمن بنایا جاون لیکن آپنے چونکہ براہ عنایت مجھے صدر انجمن تجویز کیا ہے لہذا مین آپ سب صاحبون کی عنایت اور اس عزت افزائی کا شکریہ ادا کرتا ہون اور دعا کرتا ہون کہ خداوند کریم آپ مین سے ہر ایک کو یہ عزت بخشے اور اب اجازت دیتا ہون کہ کارروائی جلسہ کی شروع کیجاے"۔

جب صاحب صدر انجمن افتتاحی تقریر فرما چکے تو بندۂ مہتمم کو چونکہ جلسہ کے انتظام کی وجہ سے فرصت نتھی لہذا مین نے سالانہ رپورٹ مدرسہ کی اپنے مہربان منشی محمد بشیر الدین صاحب ایڈیٹر نجم الاخبار اٹاوہ کو جلسہ مین پیش کرنے کے واسطے دی چنانچہ اُنھون نے وہ رپورٹ پڑھکر سنائی جو درج ذیل کیجاتی ہے۔

خلاصہ رُوئداد سالانہ مدرسۂ فیض عام کانپور بابت سنہ ۱۳۱۰ و سنہ ۱۳۰۹ھ

مدرسہ کا سال حسابی یکم شوال سے شروع ہو کر آخر رمضان مین ختم ہوتا ہے پہلے ہمیشہ مثل عربی مدارس کے جلسۂ دستاربندی ماہ شعبان مین ہوا کرتا تھا اور اسوجہ سے سال مجریہ کی رپورٹ جلسہ مین پیش نہ ہوتی تھی بلکہ گزشتہ سال کی رپورٹ پیش ہوتی رہی ہے اس مرتبہ اگرچہ جلسہ سال گذرنے کے بعد ہوا اور اسبات کا موقع تھا کہ شوال سنہ ۱۳۱۰ھ سے آخر رمضان سنہ ۱۳۱۱ھ تک کے حالات اس معزز جلسہ کے سامنے پیش کیے جاتے لیکن بوجہ اسکے کہ سال ختم ہوئے صرف پندرہ دن کا عرصہ گزرا ہے اور اس مدت مین تیاری ہال و جلسۂ دستاربندی کے کام اس کثرت سے رہے کہ ناچیز مہتمم کو فرصت حساب درست کرنیکی نہ ملی۔ لہذا اسوقت بھی شوال سنہ ۱۳۰۹ھ سے آخر رمضان سنہ ۱۳۱۰ھ تک کے حالات جو ابھی

تک قوم کے سامنے پیش نہین ہوے ہین اُنکے پیش کرنے کی اجازت دیجاے۔

تعداد طلبہ

سال مذکورۃ الصدر مین عربی پڑھنے والے طلبہ کی تعداد اس مدرسہ مین ایک سو پچاس رہی پچھلے سال ننانوے تھے یعنی اس سال اکیاون طلبہ کی زیادتی ہوئی۔ انمین سے اسی طلبہ کو منجانب مدرسہ کھانا دیا جاتا ہے۔ اور بیس طلبہ کو اہل شہر کھانا دیتے ہین باقی طلبہ اپنے اخراجات کے خود کفیل ہین لیکن مدرسہ کو اس بات کا فخر حاصل ہے کہ بعض نہایت معزز اور نامور مسلمانون کے لڑکے اس مدرسہ مین اپنے مکان چھوڑکر تعلیم پا رہے ہین۔ مگر اسکے ساتھ ہی اس امر کا بھی افسوس ہے کہ مدرسہ کا کوئی ایسا معقول مکان نہین ہے جہان پر دیسی طلبہ کو آرام و آسایش ملے اور اُنکی معقول نگرانی اور تربیت کا انتظام کیا جاسکے اگر بزرگان قوم فیاضی کا اظہار فرماینگے تو جسطرح آج مدرسۂ فیض عام عربی کی اعلے تعلیم دینے کے واسطے مشہور و معروف ہے اسیطرح طلبہ کو اعلے درجہ کی تربیت دینے اور اُنمین اسلامی اخلاق پیدا کرنے کے واسطے بھی مشہور ہوجائیگا۔

آمد وخرچ

پچھلے سال کی باقی ملاکر کل آمدنی اس سال مین للعہ صما لعہ ۱۵ ہوے اور کل خرچ کی تعداد للعہ ما لعہ ۱۵ ہے اسوقت تک چونکہ مدرسہ کی آمدنی محض توکل پر ہے اور ایک ایسے عظیم الشان مدرسہ کے واسطے جس کا معمولی خرچ ماصہ ماہوار ہو غیر مستقل اور غیر معین آمدنی نہایت تردد کا باعث ہے لیکن بزرگان کانپور اور معاونین مدرسۂ فیض عام کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جو اپنی فیاضی سے اس مدرسہ کو چلا رہے ہین غالبًا اس امر کا ظاہر کرنا کچھ نامناسب نہوگا کہ صرف ایک فیض عام ہی ایسا مدرسہ ہے جسکے اخراجات زیادہ تر مسلمانان کانپور کے ذمہ ہین حالانکہ

اس مدرسہ مین خاص کانپور کے طلبہ بہت کم ہین اور عموماً طلبہ ممالک مغربی، شمالی، اودھ، ممالک متوسطہ، بنگال، آسام، برہما، مدراس، بمبئی، سندھ، پنجاب، بلوچستان، افغانستان، بخارا وغیرہ کے ہین اسوجہ سے یہ مدرسہ نہ صرف کانپور کے سلمانون کا بلکہ تمام ہندوستان کے واسطے عربی کا دار العلوم ہوگیا ہے لہذا تمام ہندوستان کے سلمانون کی فیاضانہ سرپرستی کا مستحق ہے کیونکہ مدرسۂ فیض عام جس اعلےٰ درجے کا دار العلوم بنانا مدنظر ہے اُسوقت تک نہین ہوسکتا جبتک کہ تمام ہندوستان کے سلمان متفقہ کوشش سے اس مدرسہ کے واسطے کافی سرمایہ جمع نہ کردین۔ کوئی قومی کام ایک دو آدمیون کے کرنے سے پورا نہین ہوسکتا بلکہ قومی کام ہمیشہ قوم کی مدد سے انجام پاتا ہے جو قومی کام خواہ وہ کتنا ہی مفید اور کیسا ہی عظیم الشان کیون نہو صرف معدودے چند اشخاص کی امداد چلتا ہے وہ ہرگز اُسقدر مستحکم اور عمدہ نہین ہوتا جیسا کہ کل قوم کے متفق ہوکر کرنے سے ہوتا ہے۔ پس اس جلسہ مین جہان چھ ہزار بزرگ اور بہت سے نامور علما موجود ہین یہ عرض کیاجاتا ہے کہ اگر مدرسۂ فیض عام واقعی کوئی عمدہ کام کر رہا ہے اور مذہب اسلام کی کچھ خدمات اس مدرسہ نے گزشتہ چالیس برس مین انجام دیے ہین اور اسکا قیام قوم کے واسطے مفید اور ضروری ہے تو سب کو اسکے استحکام کی فکر کرنا چاہیے۔

ماہواری چندہ

اس سال مدرسہ کے ماہواری معینہ چندہ کی تعداد الصماعہ ہے اور ما اپے پچھلے سال کی بابت باقی تھے غرضکہ کل رقم یافتنی اس مد کی الماعہ ہوے جسمین سے الیعہ وصول ہوے اور سمایعہ باقی رہے اور اس سے پہلے سال مین الماعہ وصول ہوے تھے یعنی اس سال بہ نسبت سال سابق کے ییعہ کی آمدنی کم ہوئی لیکن اسکے ساتھ ہی یہ امر بھی باعث افسوس ہے کہ چندۂ معینہ مین بعض چندہ دہندگان نے عدم توجہی کی وجہ سے

چندہ دینا بند کردیا جسکی تعداد [illegible] ہے۔

آمدنی غولک

غولک کی آمدنی اس سال [illegible] ہوئی پچھلے سال [illegible] کی آمدنی اس مد مین ہوئی تھی یعنی اس سال بہ نسبت پچھلے سال کے [illegible] بیشی ہوے الحمد للہ علی ذلک۔

آمدنی چٹکی آٹا

گو مسلمانون کیواسطے اس سے زیادہ آسان ترکیب مدرسہ کو امداد پونہچانے کی نتھی کہ ایک چٹکی آٹا مدرسہ کی ہانڈی مین خدا کے نام کا اُسکے مذہب کے زندہ رکھنے کے واسطے نکالکر ڈالدین لیکن افسوس کہ مسلمان آسان طریقے سے بھی مستفید نہین ہوتے چنانچہ اس سال اس مد مین [illegible] آئے اور پچھلے سال اس مد کی آمدنی [illegible] ہوئی تھی یعنی [illegible] کی کمی رہی۔ افسوس!

قیمت کھال قربانی

قربانی کی کھالون کی آمدنی [illegible] ہوئی پچھلے سال [illegible] کی آمدنی ہوئی تھی یعنی [illegible] آمدنی اس مد مین بھی کم ہوئی۔ جو صاحب کھالون کو متفرق طور پر خیرات کرتے ہین اگر سب متفق ہو کر کھالین یا اُنکی قیمت مدرسۂ فیض عام کو عنایت فرمایا کرین تو مدرسہ کے زیادہ تر اخراجات اس مد کی آمدنی سے چل سکتے ہین لیکن افسوس ہے کہ جسطرح مسلمانون کے تمام کام خودرائی کے ساتھ ہوتے ہین اور جسطرح اُنکے تمام معاملات سے اتفاق اور یکجہتی جاتی رہی اسیطرح خیرات کا بھی حال ہے غرضکہ مسلمانون کے کل کام فرداً فرداً ہوتے ہین اور وہ اپنی مجموعی قوت کو منتشر کردیتے ہین اسیطرح اُنکی خیرات کا حال ہے کہ وہ متفقہ قوت کو کام مین نہین لاتے۔ کاش اس حالت پر پہنچکر بھی قوت متفقہ کو کام مین لانے کی طرف متوجہ ہون

عطیہ

عطیہ کی آمدنی اس سال [illegible] ہوئی پچھلے سال [illegible] ہوئی تھی اس مدمین بھی [illegible] کی کمی رہی۔

چندۂ سحری

چندہ سحری رمضان المبارک کا اس سال [illegible] ہوے اور پچھلے سال [illegible] ہوے تھے یعنی اس سال بہ نسبت پچھلے سال کے [illegible] زیادہ آئے شکر ہے۔ غریب پردیسی طالب علمون کے واسطے جو علم دین کے تحصیل کی غرض سے اپنے ماں باپون کو چھوڑے ہوے پردیس مین پڑے ہین اُنکی سحری کے واسطے دودھ اور چانول وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

آمدنی جلسۂ دستاربندی

اس سال جلسۂ دستاربندی کے وقت [illegible] کی آمدنی ہوئی اور پچھلے سال [illegible] آئے تھے یعنی بہ نسبت پچھلے سال کے [illegible] زیادہ آئے الحمدللہ الحمدللہ۔

خرچ تنخواہ ملازمین مدرسہ

ملازمین مدرسہ مین اس سال [illegible] خرچ ہوے پچھلے سال [illegible] خرچ ہوے تھے یعنی بہ نسبت پچھلے سال کے اس سال اس مدمین [illegible] زیادہ خرچ ہوے۔

خرچ خوراک طلبہ

اس سال اس مدمین [illegible] خرچ ہوے پچھلے سال اس مدمین [illegible] خرچ ہوے تھے یعنی بہ نسبت گزشتہ سال کے اس سال [illegible] زائد خرچ ہوے۔

ادائی قرض

پچھلے سال مدرسہ کے ذمہ [illegible] کا قرضہ ہوگیا تھا۔ الحمدللہ کہ وہ قرضہ اس سال ادا کردیا گیا۔

کرایہ مکان

پردیسی طلبہ کے رہنے کے واسطے ایک مکان بکرایہ ملعہ ماہوار لیا گیا ہے جسکے کرایہ اور مرمت وغیرہ مین للعہ ۱۵/۱ خرچ ہوے اور افسوس ہے کہ وہ مکان اسقدر طلبہ کی سکونت کیواسطے بھی کافی نہین جنکو مدرسہ سے کھانا دیا جاتا ہے۔

خرچ دستار بندی

اس سال اس مدمین معہ خرچ ہوے اور پچھلے سال ماعہ خرچ ہوے تھے یعنی بہ نسبت سال گزشتہ کے اس سال ماعہ زائد خرچ ہوے۔

خرچ متفرقات

اس مدمین امسال ماعہ خرچ ہوے اور پچھلے سال معہ خرچ ہوے تھے یعنی بہ نسبت گزشتہ سال کے سماعہ کم خرچ ہوے۔

کل آمدنی و خرچ

کل آمدنی اس سال پچھلی باقی ماعہ ملاکر للعمہ ہوئی اور پچھلے سال للعمہ ہوے تھے یعنی بہ نسبت پچھلے سال کے ماللعہ زیادہ آمدنی ہوئی اور کل خرچ اس سال للعمہ ہوا اور پچھلے سال معمہ تھے یعنی ماعہ اس سال زیادہ خرچ ہوے اماعہ تحویل مین باقی بچے۔

شکریہ

آخر مین تمام معاونین مدرسۂ ہذا کا دلی احسانمندی کے ساتھ شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنکی فیاضی سے یہ کار خیر اس عمدگی کے ساتھ جاری ہے اور امید ہے کہ وہ آیندہ بھی اس اپنے مدرسہ کو پورے فروغ دینے کے واسطے زیادہ سرگرمی کے ساتھ کوشش فرمائینگے کیونکہ جو کچھ مدرسہ

فیض عام کو کرنا ہے ابھی اُسکا عشر عشیر بھی نہین ہوا-

جب رپورٹ پیش ہو چکی تو جناب مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب مہتمم مدرسۂ احمدیہ آرہ نے جلہ طلبہ فارغ التحصیل کو تفسیر ابن کثیر پارۂ الٓمٓ- الجواب الکافی- قول میسور- تین تین کتابین اور ۲۲ جلد کتب مختلف کتبخانہ مدرسۂ فیض عام کے واسطے عطا فرمائین- اور جناب عبدالرحمن خانصاحب مالک مطبع نظامی نے بدائع منظوم وغیرہ آٹھ قسم کے ۱۶۴ نسخہ کتب- اور جناب حاجی محمد یعقوب صاحب مالک مطبع احمدی نے تین قسم کی بائیس نسخہ کتب سراج الرقیم وغیرہ عنایت فرمائے- اور جناب منشی محمد رحمت اللہ صاحب مالک نامی پریس کانپور نے ایک جیبی گھڑی اور ایک چغہ فارغ التحصیل طلبہ کو عنایت کیا-

منشی محمد بشیر الدین صاحب اڈیٹر نجم الاخبار اٹاوہ نے منجانب اراکین مدرسۂ فیض عام جناب مولوی صاحب ممدوح و دیگر صاحبان کی اس فیاضانہ اعانت کا شکریہ مناسب الفاظ مین ادا کیا اور جناب مولوی عبداللہ صاحب انصاری ناظم امور دینیہ مدرسۃ العلوم علیگڑھ نے اسکی تائید کی-

اسکے بعد جناب مولٰنا مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب اپنی کرسی سے اُٹھے اور ایک نہایت مؤثر اور عمدہ وعظ بیان فرمایا پہلے اُنھون نے سورۂ جمعہ کی چند آیات کو نہایت خوش الحانی کے ساتھ پڑھا اُسکے بعد فضیلت علم بیان کی حضرت مولٰنا صاحب ممدوح صوفی المشرب حنفی المذہب اور ضروریات زمانہ سے باخبر ہین- انکا انداز بیان انکا درد دل سے پند و نصائح کرنا لوگون کے دلو پر بہت اثر ڈالتا ہے اور مدرسۂ فیض عام کے حال پر تو حضرت مولٰنا صاحب کی خاص توجہ ہے چنانچہ اُنکے پُر اثر بیان نے مدرسہ کو نہایت فائدہ پونہچا اور امید ہے کہ آئندہ جناب مولٰنا صاحب ممدوح اگر زیادہ توجہ فرمائینگے تو مدرسہ کی بنیاد مستحکم اور پائدار ہو جائیگی- اگرچہ اراکین مدر

کی دلی خواہش تھی کہ اُنکے وعظ کو بجنسہ تمام وکمال لکھا جاے - لیکن بدقسمتی سے ابتک اردو
زبان مین مثل انگریزی کے کوئی قاعدہ مختصر نویسی کا ایجاد نہین ہوا کہ ادھر مقرر نے تقریر ختم
کی اُدھر پوری تقریر اخبارات مین درج ہو گئی - لہذا اس رودادمین جو کچھ لکھا جاتا ہے وہ بطور
خلاصہ کے ہے گو مولنا صاحب ممدوح کی تقریر کا خلاصہ کرنا درحقیقت تقریر پر ظلم کرنا ہے لیکن امید ہے
کہ ناظرین اور نیز مولوی صاحب ممدوح بندۂ مہتمم کی مجبوری پر خیال کرکے اُسے قابل معافی
سمجھین گے -

خلاصۂ وعظ جناب مولنا مولوی محمد سلیمان شاہ صاحب پھلواری شریف

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ الخ حضرات ! جو آیتین مین نے پڑھین وہ سورۂ جمعہ
کی آیات ہین ان آیات کا ترتیب سے وعظ کہنا مقصود نہین بلکہ لب لباب اور خلاصہ عرض
کرتا ہون - یہ علمی جلسہ جو اس شان وشوکت سے ہوا ہے دور دراز اطراف ہند سے ہر طبقہ
کے علما ، فقرا ، امرا ، تشریف لائے ہین اسکی کیا وجہ ہے ؟ غور کرنے سے معلوم ہوا کہ تمام
حضرات کو علمی محبت یہان کھینچ کر لائی ہے - کون سی محبت ؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی محبت جسکا ذوق وشوق ہمکو یہانتک لایا ہے - اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کیونکہ ہملوگ سرکش
تھے - ضلالت مین تھے - گمراہ تھے - خدا نے ہمکو رسول عطا کیا - اور رسول بھی کیسا ؟ جو ظاہر
مین ایک حرف بھی نہین پڑھا تھا مگر تمام علوم ظاہری وباطنی جو اسوقت تک معلوم ہوے
اور نیز وہ علوم جنکو سواے خدا کے کوئی نہین جانتا - وہ نبی اُمّی اُن تمام علوم سے ماہر اور باخبر
تھا - اُس نبی کریم نے ہمکو ضلالت سے بچایا قرآن بتایا - ہمارے نفوس کا تذکیہ کیا - ہمسے
تمام برائیون کو دور کردیا - اور مقدس ومحترم بنادیا - تمام خراب عادتین دور کردین - خدا کا

احسان اور شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ صاحبو! رسول اللہؐ نے ہمکو کیا تعلیم دی اور اُسکا کیا اثر ہوا؟ یہ سننے کی بات ہے۔ حضرات! آپ کو معلوم ہوگا کہ قبل زمانہ رسول اللہ صلعم کے سرزمین عرب کی کیا حالت تھی؟ قبل اسکے کہ اُس حالت کا بیان کیا جاے یہ بتانا ضرور ہے کہ دنیا کے دُو سلسلے ہین ایک سلسلۂ تمدن اور دوسرا مذہب۔ لیکن افسوس کہ باشندگان عرب کے یہ دونون سلسلے بگڑ گئے تھے اور اسدرجہ خراب ہوگئے تھے کہ قابل توجہ اور اصلاح کے نہین رہے تھے۔ قمار بازی، شرابخواری بہت بڑھگئی تھی بات چیت مین اعلےٰ درجہ کی سختی کا برتاؤ تھا۔ لڑکیان پیدا ہوتے ہی ہلاک کرڈالی جاتی تھین۔ جب قرآن پاک کی تعلیم شروع ہوئی اہل عرب کی عادت بدل گئی چنانچہ اب معلوم بھی نہین ہوتا کہ یہ وہی عرب ہے جو پہلے تھا۔ شرابخواری چھوٹ گئی۔ ترحم، حقوق اولاد، پرورش یتامیٰ کا خیال ہر ایک کے دلمین پیدا ہوگیا تھا سبحان اللہ

بجاے نغمۂ نے صوت دل کشی حافظ

بجاے جرعۂ مے بادۂ محبت دوست

مورخین نے لکھا ہے کہ جب مکہ فتح ہوگیا اور رسول اللہ صلعم وہان تشریف لیگئے تو ایک عجیب واقعہ دیکھا آنحضرت کے چچا بزرگوار حضرت حمزہؓ کا انتقال ہوچکا تھا اور آپ کی ایک خوردسال لڑکی جسکا نام عمارہ تھا باقی رہگئی تھی اُس لڑکی کے تین شخص دعویدار تھے اور آپسمین تکرار کر رہے تھے۔ تکرار کیا تھی؟ کوئی جنگ نتھی صرف آپس کی شکر رنجی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ صلعم نے دیکھا کہ جعفر طیارؓ حضرت علی مرتضیٰؓ حضرت زید (متبنیٰ رسول اللہ صلعم) باہم تکرار کر رہے ہین۔ اور ہر ایک اپنا حق لڑکی پر ظاہر کر کے دعویدار ہین کہ مین اُسکی پرورش کرون۔ حضرت جعفرؓ نے فرمایا کہ مین لڑکی کا خالو ہون میرا حق فائق ہے حضرت زید نے کہا کہ مجھ مین اور حمزہؓ مین قبل اسلام برادرانہ تعلق رہا ہے عمارہ میری بھتیجی ہے مجھے اُسکی پرورش کا

حق ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ فاطمہ زہراؓ اُسکی پرورش کریگی مجھے دیدو چنانچہ رسول اللہ صلعم
کے حضور مین یہ مقدمہ پیش کیا گیا آپنے سب کو اسطرح پر رضامند کر کے فیصلہ کر دیا۔ زید سے کہا
انت مولٰنا۔ تم تو میرے دوست ہو۔ حضرت علیؓ سے فرمایا انت اخی فی الدنیا والآخرۃ حضرت
جعفر سے فرمایا انت اشبہ خلقی خلقی اور فرمایا کہ تم عمارہ کے خالو ہو تمہارا حق سب سے فائق ہے
حضرات! قابل غور ہے کہ قبل اسلام کیا حالت تھی یا تو خاص اپنی لڑکیون کو مار ڈالتے تھے یا اب
دوسرے مسلمانون کی لڑکیون کی پرورش کرنے پر اسقدر اصرار۔ یہ ہمدردی کسنے پیدا کر دی؟
رسول اللہ صلعم کی تعلیم نے۔

ما اگر قلاشں وگر دیوانہ ایم
مست آن ساقی وآن پیمانہ ایم

تعلیم نبوی نے صحابہ کو علم دوست کر دیا تھا حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب
حضرت عمر بن خطاب علم دوست تھے۔ ارباب علم کی تعظیم کرتے تھے۔ روایت ہے کہ جب حضرت
عبد اللہ بن عباس جو نہایت کمسن تھے تشریف لاتے تھے تو امیر المومنین حضرت عمر تعظیم کو
کھڑے ہو جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ عبد اللہ دریای علم ہے بوجہ علم کے
مین اُسکی تعظیم کرتا ہون۔ فضائل علم مین حضرت علیؓ کے اشعار بکثرت موجود ہین۔ النّاسُ
موتی واھل العلم احیاء الخ مشہور ہے۔ حضرت مولٰنا روم صاحب ارشاد فرماتے ہین۔

خاتم ملک سلیمان ست علم
جملہ عالم صورت وجان ست علم

تاوقتیکہ علم نہو ہمدردی نہین آتی ہے مذہب اسلام مین سیکڑون ایسی مثالین
ہمدردی کی موجود ہین کہ جس سے زیادہ ہونا مشکل ہے۔ ابن ملجم کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ

وجہ کا جو واقعہ مثنوی شریف مین لکھا ہے وہ قابل سننے کے ہے۔ عبدالرحمن ابن ملجم قاتلِ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب گرفتار ہو کر سامنے آیا تو آپنے فرمایا کہ اسکو قید خانہ مین لیجاو اور وہ گرفتار رہے جب میرا انتقال ہوجاے تو ایک ضرب سے زائد اسکو نہ مارنا۔ قید مین ہرطرح کی خبرگیری کیجاے اور اسکو کھانا دیا جاے۔

چونکہ آن بدست وملعون از قضا ۔۔۔ ناگہان زخمی بزد بر مرتضےٰ
مرتضیٰ را شربتے کردند راست ۔۔۔ مرتضیٰ گفتے کہ خونریزم کجاست
شربت اورا دہ نخست انگہ مرا ۔۔۔ زانکہ او خواہد شدن ہمرہ مرا
شربتش بردند گفت اینست زہر ۔۔۔ مرتضیٰ خواہند مرا کشتن بقہر
مرتضیٰ گفتا بحقِ کردگار ۔۔۔ گر نخوردی شربتم آن نابکار
من ہمین تنہا دمے بے او نہم ۔۔۔ پیش حق در جنت الماوی قدم

یہ شان علم کی تھی کہ بزرگان دین اپنے دشمنون کے ساتھ بھی کیا برتاو کرتے تھے لیکن افسوس ہے کہ اب قرآن کی تعلیم چھوڑ دینے سے ہماری یہ حالت ہوگئی ہے۔

شنیدم کہ مردان راہ خدا ۔۔۔ دل دشمنان ہم نکردند تنگ
ترا کے میسر شود این مقام ۔۔۔ کہ با دوستانت خلافست وجنگ

اگلے زمانہ کے لوگ اپنے کو سب سے بدتر اور حقیر سمجھتے تھے اور یہی علم کی شان تھی چنانچہ حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ کا واقعہ مشہور ہے شیخ سعدی بوستان مین تحریر فرماتے ہین

چنین یاد دارم کہ سقاے نیل ۔۔۔ بگرداب برمصر سالی سبیل۔
گروہے سوے کوہساران شدند ۔۔۔ بزاری طلبگار باران شدند
گرستند از گریہ جوے روان ۔۔۔ بیاید مگر گریۂ آسمان

به ذوالنون خبر برد از ایشان کسی۔ که بر خلق رنجست و سختی بسی
فرو ماندگان را دعاے بکن که مقبول را رد نباشد سخن
شنیدم که ذوالنون بدین گر بخفت بسے بر نیامد که باران بریخت
خبر شد بدین پس از روز بیست۔ که ابر سیه دل برایشان گریست
سبک عزم باز آمدن کرد پیر۔ که پر شد بسیل بہاران غدیر
بپرسید ازو عارفی در نهفت چه حکمت درین رفتنت بود گفت
شنیدم که بر مرغ و مور و ددان شود تنگ روزی به فعل بدان
درین کشور اندیشه کردم بسے پریشان تر از خود ندیدم کسے
برفتم مبادا که از شرِ من به بندد درِ خیر بر انجمن

اور حضرت امام جواد امام تقی کا واقعہ جو زمانہ خورد سالی مین بہلول سے پیش آیا وہ بھی مشہور واقعہ ہے کہ تعلیم دین نے کسقدر بچہ پر اثر کیا تھا پس حضرات۔ علم کبری دولت ہے اور علم بھی کون؟ علم دین۔ مدرسۂ فیض عام کا مقصود اصلی کیا ہے؟ مذہبی علوم کی تعلیم دینا۔ اس مدرسہ کے کئی جانشین تبدیل ہو چکے ہین۔ ایک زمانہ اسکے شباب کا گذر چکا ہے۔ اب بڑھاپے کے بعد پھر نیا جنم لیا ہے اب تو رنگ ہی اور ہے صحبت ہی نرالی ہے اس مجلس مین جسقدر مقدس لوگ نظر آتے ہین سب مدرسۂ فیض عام کے سبب نظر آتے ہین ؎

شنیدم که شیخان اطرافِ ہند
بر آیند بر وے ز کشمیر و سندھ

صاحبو! ہم سب کو مہتمم کا خلوص قلب کشان کشان لایا ہے ورنہ ہم کہان اور یہ علمی صحبتین کہان۔

گفت معشوقی بعاشق کاے فتا | تو بغربت دیدۂ بس شہرہا
پس کدامی شہر از آنہا خوشتر است | گفت آن شہری کہ در وے دلبر است

حضرات! جلسہ کی شان وشوکت تو بیان ہی نہین ہو سکتی ہے۔ باوجودیکہ بیمار ہون مگر ذوق شوق مین چلا آیا ہون اسوقت معلوم ہوتا ہے بیمار ہی نہین ہون نہایت خوشی ہوتی ہے جب مین مولوی شبلی نعمانی اور مولوی محمد ابراہیم صاحب کو دیکھتا ہون کہ اس جلسہ مین تشریف لائے ہین۔ وقت تمام ہوگیا اب مین اپنی تقریر کو سمیٹتا ہون اور دعا پر ختم کرتا ہون۔ اب دستار بندی کی کارروائی شروع ہوتی ہے سب حضرات اپنی اپنی جگہ بیٹھکر دیکھین اور جس کسی سے جو امداد ہو سکے وہ مدرسہ سے دریغ نکرین"۔

مولوی محمد سلیمان شاہ صاحب کا وعظ ختم ہونے کے بعد مولوی حکیم علی حیدر خان صاحب لکھنوی ثم پٹنوی اپنی کرسی سے کھڑے ہوے اور مدرسۂ فیض عام کے واسطے چندہ کی تحریک کرتے وقت ایک تصوف آمیز بیان کیا جسمین بہت سے دلچسپ دوہے اور اشعار تھے لیکن افسوس ہے کہ جناب مولنا صاحب ممدوح کے وعظ کا خلاصہ نہ لکھا جا سکا جسکی بابت جناب مولنا صاحب ممدوح و دیگر ناظرین سے ندامت اور افسوس کے ساتھ بندۂ مہتمم معافی کا خواستگار ہے۔

اس وعظ کے ختم ہونے پر چندہ لوگون نے دینا شروع کیا۔ چنانچہ جن بزرگون نے اسموقع پر فیاضی کا اظہار فرمایا اُنکا دلی احسانمندی کے ساتھ منجانب جملہ اراکین مدرسۂ فیض عام شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ سے اُنکی بہبودی دارین کی دعا کیجاتی ہے۔ امید ہے کہ تمام مسلمان بھائی اسیطرح اسلامی مدرسہ کی اعانت فرمائینگے۔

جن صاحبون نے جلسۂ دستار بندی کے وقت مدرسۂ فیض عام کو چندہ عنایت فرمایا

اُنکے اسمائے گرامی فہرست نمبر ۱ مین بشکر گزاری درج کیے جاتے ہین۔

رسم دستار بندی

تحصیل چندہ کی کاروائی ختم ہونے کے بعد حضرت مولٰنا محمد لطف اللہ صاحب صدر انجمن نے نمبر ۱ فارغ التحصیل طلبہ کے سر و نمبر ۱ اپنے دست مبارک سے دستار باندھی جو نہایت عمدہ چھپی ہوئی تھی اور جسپر مختلف قسم کے پھول اور پانون مین "دستار فضیلت مدرسہ فیض عام کانپور" لکھا تھا۔ اور متن مین آیۂ پاک "اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ" یہ آیۂ پاک نہ صرف خوبصورتی کی غرض سے ہے بلکہ ایک عمدہ نصیحت اور دستور العمل ہے اُنکے واسطے جو فارغ التحصیل ہوے جسوقت مولٰنا ممدوح دستار بندی کی رسم ادا کر رہے تھے آپکے چہرۂ مبارک پر نہایت بشاشت تھی۔ اور ہر طالبعلم کو مبارکباد دیکر مناسب اور مختصر الفاظ مین نصیحت فرماتے اور سند جو نہایت خوبصورت مطلا و مذہب چھپی ہوی تھی اور جسپر تمام علما کے دستخط تھے عطا فرماتے جاتے تھے جب کُل طالب علمون کی دستار بندی ہوچکی تو جناب صدر انجمن صاحب نے ان فارغ التحصیل طلبا سے ارشاد فرمایا "چونکہ آج کی تاریخ سے آپ سب صاحب زمرۂ علما مین داخل ہوے لہذا چبوترۂ علما پر جو مخصوص علما کی نشست کے واسطے ہے آکر بیٹھین" چنانچہ کل دستار بند طلبا چبوترہ پر تشریف لیگئے اور اپنی کرسیون پر جو اُنکے واسطے خالی چھوڑ دی گئی تھین جاکر بیٹھے۔

جن طلبا کی دستار بندی ہوئی اُنکے نام حسب ذیل ہین ـــ

(۱) مولوی منیر الدین صاحب ساکن تارا ضلع آلہ آباد۔

(۲) مولوی حافظ شفیع الدین صاحب ساکن نگینہ ضلع بجنور

۳ مولوی نجم الدین صاحب ساکن جاگل ضلع ہزارہ

۴ مولوی ہدایت اللہ صاحب ساکن کریم الدین پور ضلع اعظم گڑھ

۵ مولوی غلام کبریا صاحب ساکن لالی ضلع حصار

۶ مولوی غلام حیدر صاحب ساکن بُقَّہ از مضافات کابل۔

۷ مولوی مظہر الحق صاحب ساکن قنوّج۔

۸ مولوی نور محمّد صاحب ساکن گورداسپور۔

۹ مولوی حافظ عبدالرزاق صاحب ساکن نگینہ مقیم کانپور۔

۱۰ مولوی سلیمان صاحب ساکن سنگڑی ضلع مظفر آباد۔

۱۱ مولوی محمّد اسحق صاحب ساکن مدّا پور ضلع اعظم گڑھ

۱۲ مولوی حافظ محمد صاحب ساکن ٹھٹہ شیر ضلع منٹگمری۔

۱۳ مولوی محمّد عمر صاحب ساکن بلہاری احاطۂ مدراس۔

۱۴ مولوی یوسف احمد صاحب ساکن راج شاہی۔

جب رسم دستار بندی ادا ہوچکی تو جناب مولوی شیخ احمد مکّی صاحب نے جنھون نے اپنے آپ کو درویش صفت باش کلاہ تتری دار کا پورے طور پر عامل بنا رکھا ہے نہایت خوبی سے عربی لہجہ مین سند پڑھکر سنائی مولوی صاحب موصوف کے پڑھنے کا طرز نہایت دلکش ہے حتی کہ جو لوگ عربی زبان سے ناواقف تھے اُنکو بھی مولٰنا کے پڑھنے مین لطف آیا وہ سند جو عطا کی گئی ذیل مین درج کیجاتی ہے۔
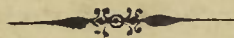
سند التکمیل لمن جدّ فی التحصیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ مالک الملک والملکوت، وبیدہ ازمۃ العزۃ وقدس الجبروت، ولہ الاسماء الحسنٰی والنعوت عالم الغیب والشھادۃ فلا یعزب عنہ ما یبدیہ النطق او یخفیہ السکوت، المقتدر القادر فلا یعجزہ شئی فی الارض ولا فی السمآء ولا یفوتہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من اوتی علوم الاولین والاٰخرین وکسی کسوۃ النبوۃ وادم بین الماء والطین، وشھد بصدقہ انشقاق القمر وانطلاق الشجر، ونطق برسالتہ تسبیح الحصی وتسلیم الحجر، وعلیٰ اٰلہ وصحبہ الذین ھم غرانین الکرم ومصابیح الدجی والظلم حماۃ بیضۃ الھدی، کماۃ حومۃ الوغی، ما لمعت بروق البراھین، من مطالع الیقین **اما بعد** فان الحبر الفاضل والبحر الکامل، العالم الیلمعی الماھر اللوذعی المولوی الحافظ عبد الرزاق بن الشیخ الحافظ کریم الدین وفقہ اللہ بما یؤیدہ الدین قد ھجر لذیذ الطعام وشرد طیب المنام، وفارق الاخدان والاوطان، ونائ عن مساکنہ والسکان، اتباعاً المنطوق الکتاب المبین، (فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین) وامتثالا لقول فخر الاولین والاٰخرین (اطلبوا العلم ولو بالصین)، واقتفاءً لھدی السلف الصالحین، واقتداءً لسیرۃ الخلف الخالین، فانھم لم یزالوا قوضوا عن دیار الاحبۃ للرحلۃ فی تحصیلہ الخیام، وقاسوا فی طلبہ اللیل والنھار مصائب اللیالی والایام، فترددوا فی الترحال

بین سہل ومضیق ولفظتھو المطایا فی ابتغاء البغیۃ الی کل مکان سحیق فورد
بعد جوب البلاد لتکمیل المبتغی والمراد فی مدرسۃ فیض عام التی عم فیضہا
وشمل الانام صانہا اللہ عن حوادث الدھور وعوابس الایام ودبرامرہا اھالی
کانفور حفظہ اللہ عن البلیات والشرور واعتنی وبتنظیمہا ونہض باثقالہا
تجارہ الکرام واعانتھو الاقوام الاخر العظام سیما الحافظ الہی بخش المدبرالاعلی
والمنتظم الاسنی الذی لانظیرلہ فی مبتدعات طبعہ الوقاد ولاندلہ فی مخترعات
ذھنہ النقاد فقرء علیّ من الفنون ما سیتلی علیک ولازمنی فی عدۃ علوم مما
نقصّ علیک فبلغ منہا اقصاھا وعرج منہا الی منتہاھا فلما حن حنین الفحل
الی عطنہ واراد الرجوع الی وطنہ التمس منی الاجازۃ وان اجعل لہ الی مشائخی
من جہتی اجازۃ فاسعفتہ بما یتمناہ ویرتضیہ وبادرت بانجاز ما یبتغیہ و
یشتہیہ فقد وجبت الاجابۃ عند السوال والمبادرۃ بالفعل لقطع علائق
الاشتغال واجزتہ بما تجوز لی روایتہ من منقول ومعقول وما تنصرف
الیہ ھمم ارباب العقول مما تلقیتہ عن مشائخی العظام واخذتہ عن ساداتی
الکرام والکل ممن لہ ذکر جمیل وقدر جلیل سیما المتخلق باخلاق اللہ
مولنا محمد لطف اللہ اسبغ اللہ علی رؤس المستفیدین ظلالہ وابقاہ
وادام فضلہ وافضالہ وبجاہ حماہ ولما وجدہ اساطین المدرسۃ وارکینہا
مستاھلا الان یجل بالسند ویوقر وحریا بان یحبو بالعمامۃ ویغرد شرفہ
بالسند بمشہد العلماء الاعلام وکرموہ بالعمامۃ بایدی الفضلاء العظام
واوصیہ بالتقوی فانہا السبب الاقوی وان لاینسانی من صالح الدعوات فانی

عبد کثیر الذنوب والسیئات واسأل اللہ العظیم ان ینفعنی وایاہ ویوفقنا بما یحبہ ویرضاہ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی اشرف المرسلین وآلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحـــــــمین

تفصیل الکتب المقروءۃ علیّ والمسموعۃ لدیّ ھذا

تفسیر البیضاوی وتفسیر الجلالین والصحیح الجامع للبخاری والصحیح الجامع للمسلم والسنن لابی داؤد والسنن للنسائی وشرح معانی الآثار والسنن لابن ماجۃ القزوینی والصحیح الجامع للترمذی ومشکوۃ المصابیح ودر المختار والمجلدات الاربع للھدایۃ ونزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر وشرح الوقایۃ وکنز الدقائق والقدوری ومنیۃ المصلی والسراجی وشرح العقائد النسفیۃ وحاشیتہ للخیالی والتوضیح والتلویح ومسلم الثبوت والحسامی ونور الانوار والمطول ومختصر المعانی والرشیدیۃ والشمس البازغۃ والصدرا وشرح الجغمینی والتصریح وتحریر اقلیدس وخلاصۃ الحساب والحواشی الزاھدیۃ علی الامور العامۃ وشرح السلم للقاضی محمد مبارک وشرح السلم للمولوی حمد اللہ وشرح التھذیب للدوانی مع الحواشی الزاھدیۃ و تعلیقاتھا لمولانا بحر العلوم والحواشی الزاھدیۃ علی الرسالۃ القطبیۃ مع تعلیقاتھا لغلام یحیی وحواشیہا لمولانا بحر العلوم وشرح السلم لملا حسن والحماسہ والدیوان للمتنبی ومقامات الحریری والسبعۃ المعلقۃ والمیبذی والھدیۃ السعدیہ والقطبی مع میر وشرح التھذیب ومیر ایساغوجی وقال اقول وعبد الغفور مع التکملۃ وشرح الجامی والالفیہ والکافیہ والشافیہ—

ختم	ختم	ختم
صدر الفضلاء الکرام والممتحن العلام	المدرس والمجیز	المنتظم الاعلی
محمد لطف اللہ	دل مرتضی جان احمد حسن	الٰہی بخش

ختم	ختم
المہر للفضلاء الذین زینوا ہذہ الندوۃ بقدومہم	المدرسۃ

الفقیر عبد المصطفیٰ احمد رضا المحمدی السنی الحنفی القادری غفرلہ — محمد عبد الغفار — محمد علی عفی عنہ — وورث سلیمان داود — حاکم محکمہ شرع محمد عادل — ابو محمد عبد الحق — محمد عبد الغنی نزیل بھیکم پور — محمد حسین المحب الٰہی الہ آبادی

اب یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس جلسہ دستار بندی مین جن بزرگون نے مضامین یا نظمین پڑھین یا جن بزرگون کو موقع پڑھنے کا نملا اور اُنھون نے روئداد مین طبع ہونیکو وہ مضامین عنایت فرماے اُنکو بترتیب درج کیا جاے۔

مضمون جناب مولوی ابو خلیل محمد صاحب صاحبزادہ جناب شیخ حسین صاحب عرب محدث بھوپال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"الحمد للہ الذی اعلی منار الدین بشموس العلماء الاعلام، وتوج طالبیہ باکلیل الکرامۃ والاکرام، وجعلہم بدور التمام، للخاص والعام، والصلوۃ والسلام علی ناظم عقد الدین بعد الانتشار، وعلی آلہ وصحبہ المنفرین طیر الشرک من الاوکار، وعلی المہاجرین والانصار

والتابعين لهم باحسان الى يوم القرار، اما بعد فان الله جلت قدرته، وعلت كلمته، وعلا شانه، وعز سلطانه، لم يزل يفيض فى كل اوان، لهذه الامة من غابر الزمان، من يهديها سبيل الرشاد، وينجيها نجاء خير العباد، وان من نعمه التى لاتحصى، والآئه التى لاتستقصى، ان برع فى هذا الزمان الذي خمدت من العلم فيه نارة، وخبت انواره، واطفيئت مصابيحه، وركدت ريحه، وكثر جاهلوه، وقل نافلوه وجهل عارفوه، وتصدى فيه متكلفوه، اورى فيه زناد الجهل والغوايه، وتوارى فيه نور الرواية والدراية، الامن شاء الله، ممن لايرانا و لانراه وقليل ماهم، بعد ان تعطرت الاندية من نداهم، علماء يُهتدى بهم، ونبغاء يُقتدى بهم، وقد عقد لذلك محفل هنى، حضر فيه كل عال ودنى، فى دار البها والسرور، البلدة الموسومة بكانفور، فطاب و راق، وفاق فى الآفاق، وفاز من حسن الاتفاق بما لاتحصره الاوراق، تشرف بحضور الامراء، والوزراء، والرؤساء والكبراء فاذعنوا لنضارته بلا امتراء ومراء، فاجتمعت فيه اخلاط الزمر، واحاطوا باحاطة الهالة بالقمر، وعلماء الآفاق، فيه كواسطة عقد الدرر شعر كانه منطقة من ذهب، قد عقدت على قباء ازرق، حف بانواع من النفائس، وافترعت فيه خرائد العرائس، تناقلت فيه الاخبار، وعلا صيته وطار، واهدى الرَّوح الى الارواح، واطرب الاسماع باحاديث الصبح شعر فهو حياة لكل حى، كأن انفاسه نفوس، فاستبشرت بوروده، وحصلت الفوائد من وفوده، ولما سرنا جاة اعيانه سري، وقربه انسان العين من نظرى تمثلت بقول من قال، اعد ذكر نعمان لنا ان ذكره، هو المسك ماكررته يتضوع العيش فيه غير ذميم والمنتدى فيه كساكن جنات النعيم شعرا

اضواؤه طبق المنی و موافی ٭ یشتاقه الولهان فی الاسحار
والطبع معتدل فقل ماشئته ٭ فی الظل والانهار والازهار

تشرفت بالمثول فیه زمانا خلته لقصره ساعه، وکان شملی بالاحباب فیه مجتمعا فابی زمانی الا انصداعه، فلیته طال مدی اللیالی والایام، کی نحظی بنیل الامانی والمرام، نقتطف ثمار ریاض الطروس، ونقتبس انوارها من سماء نفائس تلک النفوس، من ظرائف تنقلها العلماء جیلا بعد جیل، وطرائف یحکیها الاقیال قیلا بعد قیل، فی محفل سما دُجُنّه، فکانه علی ظهر الارض جنه، فیه الصادر والوارد، والقاصد والوافد، والادیب المتأدب، والحبیب المتحبب، یقال لمنتدیه العثار، ویقال هلم الینا بدار بدار، فی ظل عیش ظلیل، عند المبیت والمقیل، بین خلان من ام بابهم، وقصد رحابهم، قوبل بالاجلال، وعومل بالافضال، شعرا وقیل له اهلا وسهلا ومرحبا، فهذا مکان صالح ومقیل، یلقی القاصد الیهم، والوافد علیهم، مایقر به عینه، ویستقر به أینه من مطالعة کتاب نفیس او مخاطبة جلیس انیس، او منادمة ندیم نفیس، ولطف الله حاف بالطلبة فی المحفل وسحاب احمد الصفات علیهم هطل، فتوجهم بتیجان الکرامة، وعمم کل فرد منهم بعمامه، علا بها اعلی مقامه، شعرا

عمم بفضلک ارؤس الجلاس ٭ واشمل بطولک من تری فی الناس
انت المعمِّم والمعمَّم فی الوری ٭ والناس حولک مثل طود راسی

فازدادت کانفو رتبها، وقالت لمن یدانیها، ان رمت المقابلة فلقد اخطأت استک الحُفرَةَ فی المناضلة، افیک اجتمع مثل هؤلاء الفضلاء، ام قط نبغ

فی حوالیك مثل من نبغ فی سوحی من النبلاء ٭ ولما فاح مسك ختام المحفل وذاع ٭ عن للقلوان یشنف الاسماع ٭ باشعاره ٭ ویطرب الطباع بما طرزه من اشعاره وان کان فی ذلك کمن یهدی التمر الی هجر ٭ او العود الی قطر ٭ فقال ٭

طوبی فقد بلغ الفواد مناه ٭ والسّعدُ وافیٰ بالذی اهواه ٭
وغدت افانین الفنون بسوحنا ٭ تزهو وروض العلم طاب جناه
وکواکب العرفان بعد افولها ٭ فی افقها طلعت وغاب دجاه
ومعالم الجهل انمحت وتطمست ٭ بنبوغ اعلام علوا وتناهوا
وحدائق الآداب اخصب روضها ٭ واریج ریّاها یفوح شذاه
ومخدرات حسانها برزت فکم ٭ من مدنف منهن نال شفاه
لما احتسی ذاك الرضاب مبادرا ٭ منحته منها بالدواء شفاه
اکرم به من محفل تحیا به ٭ روح الادیب ویرتقی لعلاه
فیه الرعایا والرؤس تجمعت ٭ وعلا علی هام السُّهی مبناه
جمع الفقیر مع الامیر فاصبحت ٭ اهل المراتب لاتری الا هو
فغدت عیون اولی العلوم قریرة ٭ فیه بسامی قدره و نماه
من کل اروع فی البلاغة مصقعٌ ٭ من لایجاری فی العلا مجراه
ان جال فی المعقول فهو امامه ٭ او فی الاصول فلا تخال سواه
او فی المعانی والبیان فکاملٌ ٭ یحشو المسامع حکمة معناه
وکذاك فی التفسیر کالرّازی غدیٰ ٭ یشفی الغلیل و یجلی لصداه
او فی الحدیث فحافظ متبحّرٌ ٭ فی الفقه ایضًا لایرام مداه

فيه المحاسن في الفضائل جمعت　　كالبدر فاق على النجوم سناه

يا حبذا من محفل قد فاق في　　هذا الزمان فما له اشباه

حشدت به الامراء والفضلاء من　　حازوا الفخار الى سماء ندا ه

بشراك يا كانفور قد نلت علا　　وبلغت من اوج الفخار سما ه

بالفاضل الندب الذكی ابی المكا　　رم والفضائل للعلا مرقا ه

حاز المعارف والعوارف عن تقًی　　حسن السجايا من علت قدماه

وهو النجيب ابو المكارم احمد　　حسن الصفات الزاهد الاواه

تلميذ لطف الله شمس العلم من　　فاق الورى وبفخره يتباهوا

عرجت بهمته معارج سودد　　تبقى على جيد الزمان جبا ه

ابدى بجوزتها ماثر عدها　　تعيا به الاقلام والا فوا ه

ومحاسنا يفنى المداد بوصفها　　وهي البديعة ما لها اشباه

اوما ترى العلم النفيس اعاده　　بعد الدروس وفي الورى افشاه

واتته منه عناية طارت بها　　في الخافقين الى السهى ذكراه

كم من امام فاضل تلميذه　　يوری ذکا متوقد اذكا ه

اضحى بهندستان بدرًا طالعا　　فاقت على عليا الورى عليا ه

هذا الذی عندی اليك بعثته　　نظما يحاكی جوهر السنا ه

وانا الحقير ابو الخليل محمدٌ　　نجل الحسين البدر دام بقاه

لا زال ملجًا للانام وموردًا　　للطالبين ومن يحل حماه

من فتية نصروا الرسول وازرو　　ه وما ونوا وهم الذی اوا ه

صلی الاله علی النبی محمد ۔ والال والاصحاب من والاہ
ماسح رعدا وترنم صادح ۔ اوقال من طول المدی اشجاہ
اوتذکر قائل قول امرئ ۔ طوبی فقد بلغ الفواد مناہ

مضمون جناب مولنا مولوی احمد رضا خانصاحب رئیس بانس بریلی

اَحْمَدُ حُسْنَ لُطْفِ اللّٰہِ بالمسلمین، اذ ھداھم بالعلم لمعالم الدین، وجعل منھم علماء عاملین، اولی فیضٍ عامٍّ وفضل مبین، وَبَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ، فصلی اللہ تعالی وبارک وسلم ازکی صلاۃ وانمی برکۃ وابھی تسلیم، علی ھذا الحبیب الکریم، الرسول النبی الامی العلیم، ذی الفضل العظیم والذکر الحکیم، عالم ما کان وما یکون، المطلع من ربہ علی سر السر والغیب المصون، سرور القلوب ونور العیون، وراحۃ کل قلب محزون، نبی الانبیاء، کنز الفقراء، حرز الضعفاء، عظیم الرجاء، عمیم العطاء، ماحی الذنوب والخطاء، دافع الغم والبلاء، شافع یوم الجزاء، ابی القاسم قاسم النعم قاصم النقم، معدن الجود والکرم، ملاذ الرسل ومعاذ الامم، الامام الھادی الی الطریق الامم، سیدنا ومولانا محمد والہ وصحبہ، واھلہ وحزبہ، واولیاء امتہ، وعلماء ملتہ اجمعین، وعلینا معھم یا ارحم الراحمین، واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ بالھدی ودین الحق ارسلہ، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی الہ وصحبہ وبارک وکرم والحمد للہ رب العلمین، اما بعد

فیا معشر المسلمین لطف اللہ بکم بفیضٍ عامٍ فی کل اٰن وحین قال اللہ
عزوجل قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ اے نبی تو فرماوے
کیا برابر ہوجاوینگے عالم اور جاہل یہ آیۂ کریمہ باعلی ندا منادی کہ فضل علم افضل فضائل ہے
جسکا موازنہ کسی فضیلت سے نہین ہوسکتا۔ مابہ الامتیاز انسان وحیوان مین یہی علم ہے
بہت جانور قوت وجسامت و قدرت سیر وشدت صولت وتحمل اثقال وقطع مفاوز وجبال
وطیران ہوا و دیگر افعال مین انسان پر رجحان بین رکھتے ہین یہ ضعیف البنیان ان امور
مین اُنمین سے بہت کا مقابلہ نہین کرسکتا۔ مگر وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ کا گرامی تاج جسے دست قدرت
نے اپنے فضل واکرام کے جواہر بے بہا سے مرصع فرمایا۔ اُسی کے سر پر ٹھیک آیا بلکہ فرمان
واجب الاذعان فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ ۝ نے اسے مالک اُنھین مملوک بنایا آخر اسکا مبنیٰ
کیا تھا وہی فضل علم کہ یہ ناطق ومدرک کلیات ہے اور اُنکا مبلغ علم جزئیات العزۃ للہ ان
انواع سافلہ بہموت کا کیا ذکر اور کتنی قدر نوع عالی وجنس غالی بازار ملکوت حضرات ملائک کرام
علیہم الصلوۃ والسلام کو دیکھیے جنھین نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ پر بجا ناز تھا اور اُنکے
ملبوس شرف پر طغرای جلیل بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ کا زرین طراز اُنکے جو کچھ فضائل بیان کیجیے
یکے از ہزار واندکے از بسیار رہون بااینہمہ خلافت کبریٰ امامت عظمیٰ و وراثت دنیا و اخری
کا سہرا حضرت انسان ہی کے سر ٹھہرا کہ اِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۚ وَاِنَّ الْأَرْضَ
يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۚ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ۝ یہانتک
کہ ملائک کرام کو اُسکے سجدہ کا حکم ہوا فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ تو وجہ کیا وہی فضل علم کہ وَعَلَّمَ
آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا الآیہ مومن وکافر مین فارق کیا ہے وہی علم وجہل کافر اپنے رب سے
جاہل اور مومن کو معرفت حاصل اعنی معرفت عامہ مورث ولایت عامہ کہ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِينَ

اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓئُھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ
مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ دیکھو مسلمان کو نور علم نے مرتبۂ ولایت الٰہیہ بخشا اور کافر کو ظلمت
جہل نے اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ کا مورد کیا بلکہ جامۂ انسانیت چھین کر
وحشت آباد اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ کے بھیانک بن مین چھوڑ دیا پھر سنی و بدعی مین
بھی وہی تمیز پیش آیا سنی نے حکمت الٰہیہ یعنی عقائد حقہ کے علم تصدیقی سے وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ
فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا کا شرف پایا اور بد مذہب نے اُنکے جہل سے اصحاب البدع کلاب اہل النار
واصحاب البدع شر الخلق والخلیقہ کا بدنما داغ کہایا۔ بھلا یہ تو خود امور متعلقہ بعلم تھے فضل عملی کیطرف
چلیے تو اسکا ملاک امر بھی یہی علم نکلیگا۔ صالح وفاسق مین بیشک زمین وآسمان کا بل ہے مگر صلاح
فسق پیدا کہان سے ہوے وہ خوف خدا اور یہ بیباکی سے خوف الٰہی کا ضامن کیا ہے وہی شرف
علم کہ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا بلکہ بحالت جہل تقوی بھی کلا تقوی اور اُسکا دعوی
زبانی دعوی جہل خود فسق ہے اور ہزار فسق کا جالب وَھُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ولہذا حدیث
مین آیا المتعبد بغیر فقہ کالحمار فی الطاحون پھر صلحا مین فضل اولیا اولیا پر فضل انبیا
انبیا پر فضل نبی الانبیا علیہ وعلیہم افضل الصلوۃ والثنا سبکا منشا فضل علم ہے کہ جسقدر معرفت
الٰہی زائد قرب الٰہی افزون وھو الذی یدور علیہ رحی الفضل کلا اما فصلا من دون
ھذا۔ بالجملہ علم ہی مناط فضل وکرامت و مدار شرف وعزت ہے خلیل جلیل سیدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ
والتسلیم کو وحی آئی اے ابراہیم مین علیم ہون علم والے کو دوست رکھتا ہون۔ ہان ہان علم
ہی ہے جس سے اللہ عزوجل کی معرفت۔ اُسکا خوف اُسکی محبت فانی مین زہد باقی مین رغبت۔
دنیا مین راحت۔ عقبیٰ مین رفعت۔ حضرات انبیا کی سچی وراثت۔ عرصات محشر مین اجازت
شفاعت حاصل ہوتی ہے۔ ملائکہ ہفت آسمان تعظیم کے سبب عالم کا نام نہین لیتے اُسکے

شہر کا عظیم یعنی بادشاہ کہتے ہین-علم ہی انیس وحشت دیار غربت و مونس خلوت ہے- تمام مخلوق
آلہی یہانتک کہ مچھلیان پانی اور چیونٹیان اپنے سوراخ مین عالم کے لیے استغفار کرتی ہین-
عابد پر عالم کا فضل ایسا ہے جیسے چاند کا فضل ستارون پر- ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے
زیادہ سخت ہے- جو طلب علم کی راہ چلے اللہ عز وجل اُسکے لیے جنت کی راہ آسان کرے اگر
اسی طلب مین مرجائے شہید مرے- روز قیامت اسمین اور حضرات انبیا علیہم افضل الصلوٰۃ
والثنا مین سوا درجۂ نبوت کے اور فاصل نہو- علما وارثان انبیا ہین- انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام
نے روپے اشرفی میراث نچھوڑے- علم میراث چھوڑا ہے- جسنے علم پایا بڑا نصیب پایا- روز قیامت
علما کو حکم ہوگا تم میرے نزدیک ملائک کے مانند ہو شفاعت کرو کہ تمھاری شفاعت سے لوگ
بخشے جائین- حاجی، حافظ، شہید سبکے لیے حدین معین ہین مگر عالم کے لیے تحدید نہین اُسے
اجازت عامہ ہوگی کہ اپنے متوسلین کی شفاعت کرے اگرچہ شمار مین ستارون کے مانند ہون-
روز قیامت دوات علما کی سیاہی خون شہیدان سے تولی جائیگی وہی غالب آئیگی- بیشک
ملائکہ طالب علم کی رضامندی کو اپنے بازو بچھاتے ہین- ایک باب علم سیکھنا ہزار رکعت نفل سے
افضل ہے- طلب علم کفارۂ گناہان پیشین و باعث دخول جنات النعیم ہے- عالم و متعلم خیر مین شریک
ہین ولاخیر فی ماسوا ذٰلك انکے سوا کسی مین خیر نہین- اے شخص صبح کر اسحالت مین کہ تو
عالم ہے یا متعلم یا اُنکی باتین سننے والا اور کچھ نصیب نہو تو کم درجہ یہ کہ اُنسے محبت رکھنے والا و لا
تکن الخامس فتھلك پانچوان نہونا کہ ہلاک ہوجائیگا- بیشک اللہ عز وجل اور اُسکے فرشتے
اور تمام اہل آسمان و زمین یہانتک کہ مور و ماہی معلم خیر پر درود بھیجتے ہین- غرض فضائل علم نہان
ہین نہ محتاج بیان- اسلام کی عزت، اسلام کی شوکت، اسلام کا دبدبہ، اسلام کی صولت،
اسلام کی عظمت، اسلام کی اُبہت علمائے اسلام ہی سے ہے- کیا اسلام ایسا چاند ہے جو خاک

ڈالے سے چھپ سکے؟ یا غوغو پریشان پر اپنی نور افشانی سے باز رہے ع ہر کسی بر خلقت خود می تند + قال اللہ تعم
لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ
کیا اسکے بعد بھی اس دین متین کی مغلوبی ممکن ہے؟ لاواللہ - یہ ہرگز مغلوب ہوا نہو - کہین اسکا آفتاب اقبال
غروب ہوا نہو - ع ثبت ست بر جریدہ عالم دوام ما؛ لاواللہ - مسلمان نہ کبھی ذلیل تھے نہ ذلیل ہون
دائمی، ابدی عزت ہمارے لیے ہے اور ہم ابدی دائمی عزت کے لیے ان شاء اللہ الملک
الحق المبین ۝ والحمد للہ رب العلمین ۝ وقیل بعد القوم الظلمین ۝ ہمارا معز، ہمارا
مالک، ہمارا مولیٰ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ
مگر ہان اتنا ضرور ہے وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ پھر منافقون کے جاننے بجاننے سے کیا
ہوتا ہے - بات وہ ہے جو خدا فرماتا ہے ہماری عزت، ہماری شوکت، ہماری قوت، ہماری
سطوت، بدر وحنین کے واقعون سے پوچھو، جبال فاران کی چوٹیون سے پوچھو، انطاکیہ و ایلیا
کے پہاڑیون سے پوچھو، قسطنطینیہ و بہنسا کی گھاٹیون سے پوچھو، مصر و دمشق کے باغون سے
پوچھو، ہندوستان کے پتھرون سے پوچھو عالم کے جریدے ہمارے کارنامون سے گونج رہے
ہین اور تا قیام قیامت گونجینگے - قال اللہ تعم وَإِنَّ جُندَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ حضور پر نور سید
یوم النشور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین - لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق
لا یضرھم من خذلھم ولا من خالفھم حتی یاتی امر اللہ وھم علی ذلک ترکان تاتار
گرگان خونخوار بادل سے گرجے دریا سے اُمڈے کن زورون پر تھے اسلام کو شکار کرنے آئے خود
شکار ہو رہے - چنگیز خان کے پوتے غازان خان کا مع اپنی فوج کے دفعۃً مسلمان ہو جانا کسنے نہ سنا
اور یہ اسکے نظائر بحمد اللہ اُس طعن باطل کے جواب ہین کہ اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا -
علوم مین علوم الٰہیہ تو خاص ہمارا حصہ ہے جنمین کسی غیر کو اصلاً شرکت نہین - رہے دیگر علوم

کر نہ بقصد ذاتی بلکہ بعروض ضرورت یا بطور تفکہ ہمنے بادنی گوشۂ چشم اُنکی طرف التفات کیا اور
اقوام دیگر روز و شب اول تا آخر اُنھین کو ارض و سماء عالمِ علم جانکر ہمہ تن اُنھین مین منہمک رہین
دیدۂ انصاف ہو تو نظر آئے کہ اُنھین بھی بحیثیت علم جو کچھ ہم پا چکے دوسرون کو مُنھ چاہیے۔ ہمارے
اگلان سے اورون کا ادھار ہوا ہمارے جواد برق دم تک پونہچنا تو درکنار دامن غبار بھی شتق ہوسکا
جسنے علوم جمیع فرق سالفہ کو محک امتحان پر رکھا وہ ہم ہین۔ جسنے اُن علوم کے اصحاب کو اُنکے
اغلاط و خطایا پر متنبہ کیا وہ ہم ہین۔ خصوصًا مسائل مذہبیہ مین تو جمیع اہل ملل و نحل بشرط عقل و حیا
ہمارے ایرادت کو لاحل پاکر جابجا پردۂ تاویل مین اصل مذہب سے دست بردار ہوئے۔ نصاری
مسئلہ تثلیث و مغلطۂ کفارہ و عدم تحریف کتب مقدسۂ یہود تشبیہ ہنود حلول فلاسفہ نفی علم
جزئیات و قدم عالم و توسیط عقول مجوس تعدد خالق خیر و شر و غیرہا مین توجیہات رکیکہ واعذارِ
باردہ کرنے لگے۔ ع ولن یصلح العطار ما افسد الدہر؛ وہ کون تھا جو ہمارے نیزۂ قلم
کے سامنے آیا اور اپنے کیفر کفر و کفران کو نہ پونہچا۔ ہان یہ سچ ہے کہ اقطار ہندیہ مین مسلمانون کا
ماہ اقبال نہ غارب بلکہ وتد عاشر مین بسبب حیلولات حادثہ معرض خسوف ہے مگر افسوس کہ
بعض صاحب جو اپنی زیج فکر کی خطار فاحش مین اس خسوف سے ساعات انجلا بتاتے ہین
حقیقۃً وہ ساعات مکث ہین۔ ع اے راہرو پشت بمنزل ہشدار؛ مسلمانو! اسکا طریقہ دنیا
طلبی نہین نہ ہرگز اسمین ہماری عزت۔ کہ اسمین تو ہمیشہ سے زیادہ حصہ کفار کا ہے۔ واللہ اگر
یہ عند اللہ عزت ہوتی تو کبھی کسی کافر کو اسکا جرعہ نہ دیتا۔ قال تعالیٰ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَھُمُ الْعِزَّۃَ
فَاِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا۔ سلف صالحین کے کارنامے دیکھو اُنکی سیر و تواریخ مطالعہ کرو وہ دنیا سے
منزلون دور تھے۔ وہ اس تعزز سے قلبًا نفور تھے۔ وہ اپنی عزت صرف اپنے دین کے باعث
جانتے تھے۔ کاش اس زمانہ کے اہل اسلام اُنکی پیروی کرتے۔ اُنکی ادنی لباس مین چمڑے کے

سترہ سترہ پیوند لگے۔ کچے مکان تنگ نیچے شاخ خرما سے چھائے۔ کھرّے جو کی غذا وہ تہائی پیٹ۔ اُسپر بھی تین تین فاقے۔ خاک کا بستر ہاتھ کا تکیہ۔ بدن پر چٹائی کے نشان بنے۔ شکم پر بھوک سے پتھر بندھے۔ دیکھیے امیر المومنین غیظ المنافقین امام العادلین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا بیت المقدس کو تشریف فرما ہونا مخالفون کے سامنے اسی لباس مرقع سے اونٹ کی مہار تھامے تشریف لیجانا اُنکے دکھاوے کو پوشاک عمدہ و اسپ خاصہ پسند نفرمانا اپنی عزت محض اسلام مین منحصر بتانا کسے نہین معلوم۔ یہ لوگ سنت نبوی اور قرآن مجید کے متبع تھے۔

قرآن عظیم کسی کونسل کا قانون نہین جو چند روز بعد پلٹ جائے وہ لا یأتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید ہے کہ ہرگز ہرگز تبدل زمان و تجدد اشخاص و تغیر احوال سے متبدل نہوگا وہ روز نزول سے روز قیام تک تمھارا حکم فصل و امام عدل ہے وہان بحمد اللہ زمانہ سازی اور ہوا دیکھکر پیٹھ دینے کو دخل نہین وہ بحمد اللہ تمھارے ہاتھون، تمھارے سینون، تمھارے صحیفون مین موجود، محفوظ، مکتوب ہے۔ اُسے از اول تا آخر تلاوت کرکے دیکھو کہین بھی مسلمانون کو دنیا طلبی کی طرف بلایا ہے یا ہمیشہ اسپر رد و انکار شدید فرمایا ہے۔ پھر قرآن سے زیادہ ہمارا ناصح کون ہوگا۔ اے عزیز! جب تو اللہ عزوجل کی ندا سنے یقین جان کہ تجھے تیرے کسی نفع کے لیے بلاتا یا کسی مضرت سے بچاتا ہے۔ مسلمانو! مین نہین کہتا کہ دنیا نہ لو۔ لو بقدر حاجت لو اور اُسمین منہمک نہو جسقدر لو بپاس دین و اتباع شرع لو حفظ دین رحمت و مصیبت مین مقدم جانو عزت دنیا کو عزت نسمجھو عزت دینی سے کام رکھو ہان سلسلہ جنبانی سخن تو اسپر تھی کہ بیان مسلمانون کا بدر اقبال کیون خسوف مین ہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ہمنے بروائے دین سے غافل ہوکر دنیا طلبی سیکھی حب الدنیا

راس کُل خطیئة لاجرم کثرت ذنب عقدۂ ذنب مین لگئی اور خاک جہل کے مخروط ظل ظلمانی نے
آفتاب علم سے محجوب کردی لامحالہ صورت خسوف نظر آئی - اے میرے عزیز بھائیو! ابھی کچھ نہین گیا
آج اگر اس خواب غفلت سے جاگو اور شامت تدویر دنیا طلبی نے جس آفت و توقف مین روک رکھا
ہے اس سے نکلکر چند درجے جانب شمس علم حرکت کرو تو ابھی تمہارا چاند گہن سے نکلتا ہے یقین جانو
کہ تمہاری عزت، تمہاری دولت، تمہاری ثروت دامن دین سے وابستہ ہے اور دین متین
دامن علم سے جب علم نہوگا دین نہوگا جب دین نہوگا سوا ذلت کے کچھ حاصل نہو گا - عزیزو جن
خصائل رذیلہ و رذائل ذلیلہ کی شکایتین تمسے کیجاتی ہین سبکا منشا جہل ہے نور علم شائع ہوتے
ہی یہ خود بخود ظلمت شب کی طرح کافور ہو جائینگی پھر علم تمھین اتباع دین پر لائیگا اور اتباع دین
اللہ عزوجل کے یہان عزت بڑھائیگا اور جب اللہ عزوجل کی بارگاہ مین معزز ہوئے ناچار تمام
مخلوق رعایا، بادشاہ، حاکم، محکوم سب تمہاری عزت کرینگے کہ قلوب خلائق اُسیکے دست قدرت
مین ہین، جو اُسکا مرضی و مقبول ہے خلق خواستہ و ناخواستہ اُسکے اکرام پر مجبور و مجبول ہے حدیث صحیح
یوضع له القبول فی الارض تمنے سنی ہی ہو گی کہ مولی عزوجل جس سے محبت رکھتا ہے جبریل
امین علیہ الصلوۃ والتسلیم کو ارشاد فرماتا ہے کہ اے جبریل مین اپنے فلان بندے سے محبت رکھتا
ہون تو اُس سے محبت کر جبریل علیہ الصلوۃ بالتبجیل منادی کرتے ہین اے لوگو اللہ تعالیٰ اپنے
فلان بندے سے محبت رکھتا ہے تم بھی محبت کرو پھر زمین مین اُسکے لیے قبول رکھا جاتا ہے
پھر تو دولت و سعادت تمہارے قدمون سے لگی ہے ہان وہان اے غافل بکر یو کس خواب
غفلت مین ہو دیکھو تمہارا دشمن بھیڑیا کہ شیطان لعین سے عبارت ہے تمہاری تاک مین ہے
دیکھو وہ کمین کرتا ہے دیکھو وہ تمپر دانت پیستا ہے دیکھو وہ بہت قریب آگیا دہ دیکھو اُسنے زمین
کھودی گرد اُڑائی ہان ہان ہٹو جلد ہٹو لو وہ تمپر جست کرتا ہے جلد بھاگو اور پناہ لو پناہ کہان ہے

ہان وہ علم دین کے مستحکم قلعہ مین ہے آؤ آؤ ایک آواز پر آؤ غول باندھکر آؤ دیکھو وہ تمھارا پیارا راعی پیارا ہادی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم تمھین اپنے محکم قلعہ مین یاد فرما رہا ہے ھلمّوا الی آؤ جلد آؤ فورًا اُسکے پاک مبارک دامنون سے لپٹ جاؤ پھر کیا جان ہے کہ دشمن لعین تم پر قدرت پائے۔ ہان اب ترویج علم کا عمدہ ذریعہ مدارس عامہ ہین آجکل امصار ہندیہ مین مشہور ومعمور تر مدارس عربیہ کا شمار شاید اقل مدارج بضع سے اکثر ہو مگر عزیزو یہان بھی ذرا نظر غور وحزم درکار ہے۔

تمھارا مقصد اعلی اور مرام اسنی برلانے والا مدارس مذکورہ مین سے جہانتک مین نظر کرتا ہون یہ مدرسہ **فیض عام** ہے جسکے جلسۂ سالانہ مین آج اتنے معزز مقبولون گلستان اسلام کے لہلہاتے پھولون کا غنچہ ہے مبارک وہ طالع تحویل جسکے اوتادمین یون قران سعود علمائے مسعود نورافشان وسعادت فزا ہے اور کیون نہو کہ اسکی بنا جناب مولنا مفتی **عنایت احمد** صاحب مرحوم ومغفور کے مبارک ہاتھون نے ڈالی ہے جنکی حسن نیت وصدق طویت کی عظیم برکت نے ترویج علم کی یہ چمکتی راہ نکالی ہے۔ مولنا موصوف علیہ الرحمۃ کے افادات وبرکات عالم آشکار ونامحتاج اظہار۔ پھر اُن مرحوم کے بعد اس ہمایون مدرسہ کی حمایت وتربیت کا ذمہ ذوالفضل العزیز والفیض الشہیر واللطف والجاہ مولنا مولوی محمد لطف اللہ صاحب دامت فیوضہم بلطف اللہ نے اپنے دوش ہمت پر لیا جنکے فیض عام نے واقعی اس مدرسہ کو فیض عام کردیا لطف اللہ بہ فی الدارین لطفا کبیرا وجزاہ بذلک عن الاسلام والمسلمین خیرًا کثیرا ان حضرات کے ذکر فضائل کے لیے نہ وقت مین وسعت نہ آفتاب روشن کو چراغ دکھانے کی حاجت۔ یہان مین اس امر حق کے اظہار سے بھی عنان کش نہین ہوسکتا کہ یہ سب کچھ سہی تاہم ایک امر عظیم کی حاجت رہی کرنے کا کام کرنے ہی سے انجام پاتا ہے

اور قاعدۂ فقہ ہے کہ ہنگام اضافت مباشر وسبب مین مباشر کا بڑا حصہ ہے۔ اگر مدرس اعلے
مدرس اعلے نہو تو کام کیونکر روائی پائین یہ برکتین جو آپ دیکھ رہے ہین کیونکر بروے کار آئین
ہان ابر گہربار چاہیے کہ بندھی کلیون کو پھول کرے کھلے پھولون کو شادابی دے تو یہ سب
خوبیان بالاستحقاق میرے معزز دوست حسنۂ زمن مکرمنا مولوی **احمد حسن** صاحب امطراللہ
علیہ امطار المنن کیطرف عائد ہوئین۔ اور از آنجا کہ انکا فضل وکمال انھین شمس و بدر جلال وجمال
کا شعشۂ نور ہے پھر بحرکت دوری اوسیطرف پلٹ گئین ع آخرا ے بادصبا اینہمہ آوردۂ تست
یہان سعی جمیل وکوشش جلیل حافظ **آلہی بخش** صاحب مہتمم کے ذکر کا بھی محل تھا مگر لیس الخبر
کالمعائنۃ ع انجا کہ عیان ست چہ حاجت بہ بیان ست * حسن اہتمام وجودت انتظام
مجھسے نہ سنیے آنکھون دیکھیے۔

حضرات کانپور حفظتم عن الشرور سراہیے آپکی خوش طالعی کہ بحسن تقدیر ایسا مدرسہ ایسے
مدرس، ایسے حامی، ایسی مجالس آپکو میسر ہین امید کیجاتی ہے کہ اگر اس آب وتاب نے
آپ صاحبون کی اعانت وامداد وموافقت وودادسے اور ترقی پائی تو انشاء اللہ العزیز
بہت جلد آپکا **کانپور** کانِ نور ہوا چاہتا ہے۔ اے میرے رب مسلمانون کو توفیق حسن
عطا فرما۔ آمین آمین یا ارحم الراحمین۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ **مُحَمَّدٍ** وَّاٰلِہٖ
وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ
اِلَیْکَ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

مضمون جناب مولوی غلام الحسنین صاحب مجتہد العصر

"دستار بندی کو تعمیم کہتے ہین - یہ رسم قدیم ہر مذہب اور ملت مین چلی آتی ہے اور مرد کا

نشین اور زیب وزین دستار سے معلوم ہوتا ہے۔

امتیاز اقوام بھی اکثر جگہ پگڑی کے اختلاف سے ہوتا ہے عجم وعرب کا عمامہ مابہ الفرق سمجھا گیا ہے شملے اور عمامے کا فرق ہر زمانہ مین پورا فرق شمار مین چلا آتا ہے اور سلاطین اسلام کے درباریون مین بھی یہ مابہ الامتیاز تھا۔ گو اس زمانے مین اسکی چندان منزلت نہو۔ عرب کی رجز خوانی کے اشعار مین عمامہ کے ذریعہ سے امتیاز شرافت خاندانی اور بہادری اور شجاعت اور دیگر امور کا باہمی تعارف ہوا کرتا تھا چنانچہ شاعر کہتا ہے۔

انا ابن جلا و طلاع الثنایا

متی اضع العمامۃ تعرفونی

مین اُسکا فرزند ہون جسکی کیفیت شجاعت اور بہادری کی ہر کہ وسہ پر ظاہر ہے اور جو بلند مقامات اور نامی جگہ کا چڑھنے والا تھا جب عمامہ رکھلونگا تب تم سب مجھے پہچان لوگے کہ مین کسکا بیٹا ہون اور کون ہون۔

ہندوستان مین "پگیا کی لاج" بھی زبان زد ہونے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ پگڑی سے عزت اور بیعزتی ہوتی ہے "پگڑی اُچھلنے" سے بے آبروئی کا پورا ثبوت ملتا ہے۔ پگڑیون کی وجہ سے ہندوستان کی اقوام مین پورا تفرقہ معلوم ہوتا ہے۔ مدراسی پگڑی اور بمبئی کی اور پنجابی پگڑی اور مارواڑی پگڑی سے ملکی تفرقہ۔ اور قومی تفرقہ کے واسطے بنیون کی پگڑی اور کایتھ اور پنچولی وغیرہ وغیرہ صدہا قسم کی پگڑیان جاری ہین۔ شاہی زمانہ مین ہندوستان کی گولال دار پگڑی جسکو اب سوائے مہاجنان لکھنؤ کے کسی کو باندھے ہو ے نہین دیکھا یہی پگڑی درباریون کے واسطے مقرر تھی۔ عالمگیری پگڑی تورانی زمانہ کے سلمان نیمہ اور جامہ پہننے والے باندھتے تھے۔ اب کہین اُسکا نام ونشان بھی نہین ہے۔ مگر عمامہ ایسی خاص

پوشش ہے جسکو علماے اسلام ہر دیار اور بلاد کے علم کی نشانی سمجھتے ہین اور شاید کہ عمامہ پہننے والا کیسا ہی جاہل ہو مگر بادی النظر مین اُسکی عزت اُسکا وقار علما کے وقار کا سا ہوتا ہے اسیواسطے عمامہ باندھنے پر آجتک اہل اسلام کے بعض فرقہ جاہل کو اُسکا سر پر رکھنا ضرور ناجائز سمجھتے ہین شاید اُنکے مذہبی خیالات مین سے دستار اور پگڑی کا اسقدر ادب اور اسقدر لحاظ نہین ہے جسقدر عمامہ کا ہے۔

ہمارے عمدہ اعمال مین سے نماز ہے اُسمین بھی عام نمازیون کے سر پر اگر عمامہ نہو تو نہو مگر پیش نماز کے سر کو اگر ہم بلا عمامہ نماز مین دیکھتے ہین تو ہمکو نماز کے لباس ضروری مین بڑی کمی معلوم ہوتی ہے۔ عمامہ کا سر پر باندھنا عمومًا احادیث کے ملاحظہ سے سنت ہے۔ اور مجھے تعجب ہوتا تھا کہ آخر اسکے سنت ہونے کی وجہ کیا ہے اب معلوم ہوا کہ چونکہ عمامہ زیّ علما ہو جانے کی ہمارے نبی مخبر صادق کو علم نبوت سے آگہی تھی لہذا اُسکو بطور پیشین بینی کے سنت فرمادیا مصلحت یہ ہے کہ وضع اور لباس کو اخلاق کی تبدیل مین بڑا دخل ہے۔ آج بھی جو شخص جاہل عمامہ اور عبا پہنانے پر مجبور کیا جاے شرما شرمی سے بناچاری اسکو حرکات وسکنات جاہلانہ کرنیسے بھی وضع اور لباس اسکو روک دیتا ہے اسواسطے اَللّٰھُمَّ حَلِّنِیْ بِحُلْیَةِ الصَّالِحِیْنَ کو دعا مین ارشاد فرمایا ہے یعنی خداوندا میرا حلیہ اور ظاہری اور باطنی وضع اور انداز ویسا ہی کردے جیسا صالحین اور نیک بندون کا ہوتا ہے۔ لانبی ٹوپی جسکو برطلہ کہتے ہین حدیث مین وارد ہے کہ زیّ یہود ہے اور دوسری حدیث مین یہ وارد ہے کہ جب میری امت مین کلاہ ترک وار مروج زیادہ ہوگی زنا سے حرام زیادہ تر شائع ہوجائیگی صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ کلاہ ترک وار کی تفسیر فاروق اور کلاہ یکتاشی سے علمانے فرمائی ہے اور اسیوجہ سے ٹوپی کی گوٹ کو الٹ کر پہننا جو مشابہ کلاہ ترک وار کے ہوجاے بعض احادیث سے مکروہ ثابت ہوتی ہے۔

اہل اسلام مین دستار بندی کی رسم کوئی امر بدعت اور ناجائز نہین ہے بلکہ سنت رسول مقبول صلعم ہے اور خود آنحضرت نے یہ رسم ادا کی ہے۔ اور عمامہ باندھنے کی رسم خاص علمی جانشین کے واسطے اب بھی اہل اسلام مین جاری ہے جو خاص پیروی ہمارے رسول مقبول صلعم کی ہے اور جو کوئی اسکو بدعت کہے اُسنے ہماری احادیث مقدسہ کو نہین پڑھا ہے۔

آج مبارک روز مین چونکہ ہم اپنے نبی کی سنت کو ادا کرنے کی غرض سے چودہ فضلا کو عمامہ کا خلعت دیتے ہین اور غرض ہماری یہ ہے کہ آج فضیلت کی پگڑی انکے سر پر علماے کرام نے اس غرض سے باندھی ہے کہ عہدۂ جلیلۂ ہدایت اُمتیان جو خاص علما کو خدا اور رسول کیطرف سے مفوض ہوا ہے قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلعم علماءِ امتی کانبیاء بنی اسرائیل لہذا یہ عمامہ اُنکے سر و نپر باندھکر اُنسے وہی عہد و پیمان ہمکو لینا واجب ہے جو علماسے لیا جاتا ہے جسکا بیان اجازہ روایت مین ہوگا۔ اگر یہ لوگ اُسکی پابندی کرینگے تب بھی اور نکرینگے تب بھی ہر طرح ثواب و عذاب انھین کی گردنپر رہے گا ہم لوگ ظاہر بین ہین اور علم باطن اور غیب خدا کو ہے"۔

مضمون جناب قاری محمد سلیمان صاحب حیدرآبادی

السلام علیکم رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ چونکہ امروز اختتام جلسۂ ہذا ہے معلوم نہین کہ پھر موقع مسرت مجھے ظاہر کرنے کا ملتا ہے یا نہین۔ اسلیے اولاً تو مین جمیع منتظمین مدرسۂ فیض عام حفظہا اللہ تعالیٰ من جمیع الآفات والاسام کو علی الخصوص جناب مہتمم حافظ الٰہی بخش صاحب کو مبارکباد اس امر کی دیتا ہون کہ للہ الحمد والمنہ حسب منشا حسن نیتی اُنکے نہایت عمدگی و حسن انتظامی و خوبی کے ساتھ یہ جلسۂ متبرکہ ختم ہوا۔ ایسا جلسہ نہ کبھی ہوا اور نہ ہوگا۔ (اہا) یہ میرے منھ سے کیسا لفظ نکلا حضرات معاف کیجیے گا۔ دوسرا فقرہ مین نے غلط کہا البتہ ایسا جلسہ یہان ہوا تو نہین

لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور منتظمین کی حسن سعی اور حضرت مولانا مدظلہ العالی یعنی حضرت صدر انجمن صاحب کی دعا سے پھر بھی ہمکو قوی امید ہے کہ اس سال سے زیادہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ مجمع ہوگا بشرطیکہ یہ تین امور جمیع اراکین وغیرہ کے ہمیشہ زیر نظر رہین۔

اولاً جیسا کہ کل جناب مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب نے تقوی کی نسبت بیان فرمایا اُسپر پورا عمل رہے۔ دوم جملہ اراکین مدرسہ مین باہمی اتفاق کامل ہے۔ سوم کمربستگی و ہمت جیسی کہ امسال آپ صاحبون نے کمربستہ ہوکر نہایت دلچسپی کے ساتھ اس کام کو انجام دیا ایسے ہی ہمیشہ آپ لوگ مستعد رہین یقین کلی ہے کہ ضرور اللہ تعالیٰ بھی آپ لوگون کا معین رہیگا اور کبھی اس مدرسہ پر زوال نہ آئیگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ وعدہ کرچکا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ یعنی فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ہم ہرگز نہین متغیر کرتے ہین کسی قوم کو ایک حال سے دوسرے حال پر تاوقتیکہ وہ خود اپنی حالت کو متغیر نہ کرے جب تغیر آگیا وہ قول باریتعالیٰ کا صادق آتا ہے جسکا ذکر کل ہمارے جناب مولانا ابو محمد عبدالحق صاحب بیان فرما چکے ہین وَاِذَا اَرَدْنَا اَنْ نُّھْلِکَ قَرْیَۃً اَمَرْنَا مُتْرَفِیْھَا فَفَسَقُوْا فِیْھَا فَحَقَّ عَلَیْھَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰھَا تَدْمِیْرًا (اَللّٰھُمَّ سَلِّمْنَا یَا اللّٰہ) مجھے ہندوستان مین بمختلف اسباب تین مرتبہ آنیکا اتفاق ہوا جہانتک ان اسفار مین تجربہ ہوا قوم کی حالت دیکھی گئی تو مسلمانون کے ہاتھ سے ملک کے جانے کے بھی یہی تین سبب سمجھ مین آئے۔ ۱ فسق و فجور کا بڑھنا۔ ۲ نااتفاقی باہمی کا پیدا ہونا۔ ۳ ہمتون کا قاصر ہونا وقت زائد ہوگیا ہے غرض اصلی فوت نہو جاے۔ غرض اصلی میرے کھڑے ہونے سے اسوقت یہ ہے کہ مین بالاعلان جناب مہتمم صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرون کہ جناب موصوف نے ایسی مجلس متبرکہ مین مجھے یاد فرمایا جسمین حاضر ہونے سے مجھے نہایت فخر دارین حاصل ہوا اور نہایت ممنون و مسرور رہوا۔ سبحان اللہ سچ ہے کُلُّ شَیْءٍ مَرْھُوْنٌ بِاَوْقَاتِھَا۔ اک زمانہ دراز سے حضرت مولانا

مولوی لطف اللہ صاحب دام فیوضہم کے دیدار کی بندہ کو ازحد تمنا تھی وہ بھی پوری ہوئی الحمد للہ
علی احسانہ یقین ہے کہ اور حضرات بھی اس جلسہ مین شریک ہونے سے ایسے ہی مسرور ہوے ہونگے
لیکن اب میری اور جمیع حاضرین کی اس سنت و مسرت کا اثر ہمارے اراکین مستعدین مفخرین معظمین
کے قلوب پر ہو اسکی کیا صورت کی جاے۔ ہان خوب سمجھ مین آیا ہنسنا چاہیے؟ نہین رونا چاہیے؟
نہین جلسہ کی بہت تعریف کرنا چاہیے؟ نہین صاحب ان زبانی جمع خرچ سے ہماری پوری مسرت ظاہر
نہین ہوسکتی اور نہ یہ مسرت قابل اعتبار ہے۔ پھر کیا کرنا چاہیے؟ ہان وہ یہ شکل نظر آتی ہے
کہ اول درجہ کی مسرت و محبت مدرسۂ فیض عام کے ساتھ اُن حضرات کی سمجھی جائیگی کہ پیلی پیلی
گول گول جو ایک شے ہوتی ہے جسکو شاندار دو مین اشرفی ترکی مین لیرہ۔ اور عربی مین جنیہ۔
کہتے ہین وہ جیب سے نکال کر یہان دین اور داخل حسنات ہون۔ درجۂ دوم کی مسرت و محبت
اُنکی سمجھی جائیگی جو کہ سفید سفید گول گول بہت سے ٹکڑے چاندی کے اپنی جیوب سے نکالکر یہان
لادین اور داخل حسنات ہون۔ اور درجۂ سوم تو پھر سوم ہی ہے اسکی شرح کی کوئی ضرورت
نہین یہ ایک دینے لینے کی معمولی بات ہے اسکا نکالکر پیش کرنا کوئی ایسا امر اہم یا قابل تحسین نہین
لیکن ہان غیر مستطیع لوگون کی جیب سے اسکا بھی نکلنا یعنی پیسون کا یہ امر بھی قابل تحسین ہے
اور جب یہ بھی نہین اور وہ بھی نہین جیسے کہ تمثیلاً سنا گیا ہے۔ گر جان طلبی مضائقہ نیست +
گر زر طلبی سخن درینست + بندہ جو دور و دراز سے آیا ہے یعنی حیدر آباد سے یہی ایک امر میرا مدرسے کے
ساتھ اخلاص اور اظہار مسرت کا ہے۔ باایںہمہ بندہ اپنی حیثیت پر نظر کرکے یہ چار سفید ٹکڑے مدرسہ
کی نذر کرتا ہے اور امید ہے آپ صاحب قبول فرماکر مجھے داخل حسنات کرینگے۔ واللہ اسوقت
اگر میرے پاس چار ہزار روپیہ بھی اپنی حاجت ضروری سے زائد ہوسکتے تو مجھے ہرگز اُنکے دینے
مین بھی کسی قسم کا دریغ نہوتا لیکن۔ اسئل اللہ ان یوفقنی بمثل ھذہ العطیۃ والسلام

نظم جناب مولنا مولوی عبدالغنی صاحب کیم پور ضلع علی گڑھ

زجملہ اول واو ے ثنا سب مولیٰ را — کہ گرد مظہر اول زجملہ اولیٰ را

نبی امّی وام الکتاب درس دہی — نخواندہ مصحف وکشاف رمز اوحیٰ را

یتیم مکّہ وکرسی نشین درس بعرشش — زجبرئیل سبق بردہ تدلّیٰ را

بہ کارگاہ اَنَا اَفصَح کشادہ متاع — شکستہ بدکانِ عکاظ سودا را

الف نخواندہ شیوای احمد بے میم — مفسرِ الف ولام میم وطٰہٰ را

بعرشش بستہ دستار علمِ کون ومکان — بخاک مکہ نخواندہ الف بارا

سند گرفتہ مَازَاغَ از طریقِ نظر — فراغ یافتہ علم من لدنّی را

محمدِ عربی ورسول ختم رسل — حبیب خویش وشہنشاہ دین ودنیا را

فلک جناب شہ ملک لی مع اللّٰہی — سپہر سیر سلیمان سریر اسریٰ را

سپس بخدمت آنانکہ کردہ اند فراغ — نوید دادہ زتکمیل خود احبارا

سخن بتہنیت رسم بندشِ دستار — کنم گزارش ودل خوش کنم تمنارا

ایا افاضل دستار بند فضل وکمال — چو یافت دست شما دستگاہِ اوفیٰ را

چو بر دو دست بدین دست بر دو دست شما — چو یافت دسترس پایگاہ علیا را

چو بست دست شرف بر سر شما دستار — چہ خرمی کہ ندا دست دست دلہا را

زہی فضیلت دستار کز سر افرازی — بدستمال دہد سر سرِ ثریا را

فضیلتیکہ بدستار دست داد بجاست — کہ دست بوس نمود دست مولیٰ را

زدست پنج فضیلت بروی کار آمد — کہ دست بستہ بود کار دست بالا را

بدستیاری دستار حق بدست شماست کہ چیرہ دست نشنید دست اعلی را

طریق علم خدا و رسول او اولی ست سپردہ اید جز اکم طریق اولے را

اگر ز علم بمعمورۂ عمل رفتید اگر ز راہ بسلامت برید کالا را

بچشم خانۂ ما منزل شما امروز بخلد نزل برای شماست فردا را

برای ما بطفیل خود از خدا خواہید بہشت و کوثر و حور و قصور و طوبیٰ را

سرور و سور حضور و ظہور نور ازل نشاط نشۂ دیدار و قرب و زلفیٰ را

خدا ستود شما را کہ حصر نتوان کرد دلالتیست برین انما و یخشی را

چو جانشین پیمبر شدید جا دارد کہ آورید بجا شرط خدمت جا را

کنید علم و عمل را بہم چو شیر و شکر کہ کام در شکر افتد مذاق تقوی را

نہند نام شما خلق عالم عامل بود ز نام شما اعتبار فتوے را

بخلق وعظ و نصیحت کنید و درس دہید صلای عام بعالم دہید ذکرے را

بتربیت پی تکمیل ناقصان کوشید کنید تازہ بدین شیوہ رسم احیا را

بجان سپاس و ثنای شما کنند اگر دہید زینت دستار علم سرہا را

چنانکہ شکر گزار آمدید زین دستار مکارم ملکی الصفات مولے را

خدایگان شریعت پناہ لطف اللہ کہ داد پرتو روشن فروغ دنیا را

عنان زہد نہ پیچم کہ قافیہ تنگست سمند خامہ کند پائمال الطبا را

ایا بذات تو نازش صفات علیا را ز صورت تو بود افتخار معنے را

ایا فرشتہ خصالی کہ مین تو باخلق رساندہ است فیوض ملای اعلی را

چنان ز روی تو میل آیدم بسوی بہشت چہ دل ز باغ بصحرا کشد تماشا را

نهال عمر تو هم سایه هم ثمر دارد — عبث بسایه سمر کرده اند طوبی را
مثال آئینه در صورت تو می بینم — صفای خاطر پاک و صلاح سیما را
تو آن خجسته خلف بوده کزین نسبت — بلند ساخته نام نیک آبا را
شرف ز شرکت نام بلند آبایت — بصدر مجلس امجد نشاند آبا را
زهی کریم اب وجد که در علو صفات — بپایه پایه رسیدند غایة اقصی را
اگر بنا مدی امجد بشکل این اب جد — حروفش اصل نبودی وجود اسما را
بارجمندی ذات تو نازش آبا — چنانکه با گهر شاهوار دریا را
شد از تو فارسی مرده زندهٔ جاوید — هزار ناز بتو معجز مسیحا را
ز لفظ و معنی تو کاشنا و بیگانه است — که شمائیست بهم یوسف و زلیخا را
بسهل نقطهٔ کلک تو شعر از آن مائل — که با سهیل یا نیست میل شعری را
بخط و خال سخن خامهٔ ترا نسبت — همان که با کف و دست عروس حنا را
چنان بطبع تو پیوند معنوی دارد — که حرف نیز جدا نیست لفظ معنی را
گهر فشانی کلک تو از درخشانی — بخاک ریخته آب رخ ثریا را
بچار سوی جهان قدر و قیمتی فزودی — کهن متاع ابو نصر و ابن سینا را
دلیل رابطهٔ حادث قدیم بود — دهی بخلق چو علم عقول اولی را
کند چو شرح تلازم صفای تقریرت — بچشم جلوه دهد صورت هیولی را
فروغ تازه بتازی ادب چنان دادی — که یمن دعوت یوسف رخ زلیخا را
کشد چو مطرب کلکت نوا بساز حجاز — چو آورد بسرور سماع موتی را
ز انبساط کفن بر بدن قبا گردد — جریر و جاحظ و اخطل لبید اعشی را

سو اعظ تو ز حسنِ عمل چنان دلکش	که رونق دگر افزود شرع و تقوی را
ز حسنِ علم و عمل وارثِ نبی گشتی	سپهر کوکبهٔ شاه سریر اسرے را
شهنشهیکه ز پابوس او شب معراج	فزود مرتبه عرشِ عظیم و اعلیٰ را
شهنشهیکه از و ناز عرش ازان بیش ست	که از کلیم توان بود طور سینا را
شهنشهیست که دارد کفش یدِ بیضا	چنانچه دست ندا دست دست موسیٰ را
شهنشهیکه کمین پایهٔ صدارتِ او	نهاد بر نهمین طاق عرش کرسی را
شهنشهیکه بعالی مقامِ او ادنے	قضا شمرد ز قدرش دنی تدلیٰ را
شهنشهیکه تجلیِ نور اولِ او	بکوه بادیه سر داده بود موسیٰ را
شهنشهیکه عروج و نزول معراجش	چنانکه جزر و مد آمد محیط والا را
شهنشهیکه زعرش آمد و بخاک نشست	که تا بخاک نشینان دهد تسلیٰ را
شهنشهیکه سر افراز خاکسار آمد	فراز مسندِ قوسین خواند ادنیٰ را
شهنشهیکه بر استبرق و حریر بهشت	گزیده بستر و بالین خاک و خارا را
شهنشهیکه مغیلان سایه افگن او	بخاک و خواری حسرت نشاند طوبیٰ را
نواشناس نه گوئی که نغمه ناساز ست	ضمیمه نعت شهنشاه دین و دنیا را
شدم نغمهٔ عشاق دلکشِ حافظ	بیا بریم بدیوان خواجه دعویٰ را
چه راه میزند این مطربِ مقام شناس	که یافت در غزلش قول آشنا جا را
چو با حبیب نشینی چنانکه حافظ گفت	بیاد آر حبیب ملک تعالیٰ را
در از نفسی جرات بسی ز راهم برد	دهم بدست خموشی عنان انشا را
غنی گداست چه آرد بجز درود و نیاز	نثار فرق شهنشاه دین و دنیا را

قصیدہ جناب مولوی سیّد قدرت علی صاحب تائبؔ رحمانی بخاری علی گنجوی

تمہید بر مناظرہ تقدیر و تدبیر

رونقِ مہر مقدر ہوئی جب زیبِ حمل
ہوگیا جلوۂ والشمس نظر سے اوجھل

اور تاریکی واللیل سے آنکھین جھپکین
رہا فرق سرِ مو کا نکلتے ہی یہ بل

شبِ دیجورِ مقدر نے جو کھولے گیسو
آئی مشاطۂ تدبیر کہ کچھ جائین سنبھل

جب لٹکتے ہوئے تدبیر نے دیکھا پوچھا
آج ہی زینتِ گیسو کے لیے آؤن کہ کل

مین نے اسطرح کسیکو نہ پریشان پایا
یون پریشانی بیوقت ہے کیون اے بیکل

تری مونس تری ہمدم تری غمخوار ہون مین
تو مجھے یاد کرے آؤن معاً سر کے بل

اُنسیت تو جو کرے جان فدا ہے تجھپر
مین مخالف نہین جو دل سے تری جاؤن نکل

نہ الگ تجھسے ہوئی اور نہین ہے خواہش
نہ ترے لطف کا اوڑ اوڑکے رہے دور آنچل

مین وہ ہون مجھسے ہوئی رونقِ دنیا و دنی
مین وہ ہون مجھسے ہوا کام جہان کا مکمل

مین وہ ہون مجھسے ملی اہلِ جہان کو راحت
گر نہ مین ہوتی تو پڑ جاتی جہان مین ہلچل

بولی تقدیر مین ہون حکمِ الٰہی کی دلیل
بیگمان مرجعِ اعلیٰ ہون ضمیرِ اسفل

کبھی اسکا نہین جھک جھک کے رہا کرتی ہون
تُبھی رُک رُک کی مرا جانبِ واجب ہے عمل

نقشِ اشکال مین پایا گیا جب امرِ محال
مجھے بتلا تو سہی گر کے گیا کون سنبھل

اور کچھ تیری بھی تدبیر سمجھ مین آیا
نہ سرِ قوم سے کیون دونون گئین دور بل

دیدۂ حسنِ عمل اپنا جو سمجھے احول
ہوگیا مجھکو تنفر تری آنکھون مین سبل

دلِ نازک جو کیا درد سے اپنا خالی
بنگیا خانۂ ویران کیطرح شیش محل

ہوئی ہمدردیٔ الفت سی عداوت پیدا   قوم کا درد گیا سنگدلی سے جو بدل
نہی وہ نہی بوی محبت باقی   ایسا اس بادِ مخالف نے کیا مستاصل
یہی وہ قوم ہے جو قبلِ ظہورِ سرور   شہر کو چھوڑ دیا اور بسایا جنگل
سیکڑون شخص فریقین سے مارے جاتے   قوم مین جب کبھی ہو جاتی تھی کچھ جنگ وجدل
بولنے کا نہ شعور اور نہ باتون کی تمیز   بوی تہذیب کہان تھے۔ وہ نہایت اجہل
کوئی بگڑیکا نہ تھا آئین بنانے والا   کہ بگڑنے مین نہ بننے کی تھی فکرِ اکمل
فکرِ تخریب مین کُل شامت اعمال سے تھے   نہ کہین خوبی فعل اور نہ کوئی حسنِ عمل
نہ خدا سے نہ خدائی سی انھین کچھ الفت   سبکا میلانِ طبیعت تھا سوے لات وہُبل
جب خداوندِ دو عالم کو یہ منظور ہوا۔   غلبۂ کفر سے اس قوم مین آئے نہ خلل
بھیجا وہ ہادیِ اسلام کہ جسنے فورًا   کذب کو راستیِ حق سے کیا مستاصل
قوم کے سر مین جو تھا دردِ فساد ونخوت   اُسکی اصلاح کا گھس گھس کے لگا یا صندل
درد بیدردیِ باطل نرہا پھر باقی   کردیا صندلِ اصلاح نے سب دورِ خلل
پھر ہوئی رغبتِ تالیف قلوبِ امت   کہ ہر اک شخص ہے مستعدِ علم وعمل
صاف یون ہو گیا مرآۃِ دلِ اہلِ مومن   کہ نہ کچھ زنگ رہا اور نہ کدورت کا خلل
جب صفائی ہوئی آئینۂ دل مین اُنکے   نظر آنے لگے سب معنی اَاقَلَّ وَدَل
کردیا جب اُنھین بیچینیِ دل نے مجبور   نرہا ضبط کا یارا تو چلے گھر سے نکل
ہر قبیلے کی ہر اک قوم نے آ آکے کہا   حضرتِ سرورِ سلطانِ رسل سے بعجل
تا کبے ابتریِ قوم کو تک تک کے رہین   پاؤن آ ہی نہ الجھ کنج مین نے ہاتھ مین شل
غیر قومونکو مسرت ہو ہمین ہو تکلیف   سر ہمدردی مین جائیگا نہ کچھ عیش بدل

مختصر یہ کہ ہوا اُنکا جو کچھ مطلب تھا — دم مین حل ہوگیا وعقدۂ مالا ینحل

شرق سی غرب تلک تابعِ فرمان ہوا — بچھگیا وادیِ پرخار مین فرشِ مخمل

صفحۂ دہر پہ مضمونِ مصفّا پایا — نظر آنے لگی جنگل مین سہانی جدول

حاشیہ اور چڑھا دینِ متین کا اُسپر — شرح شارح نے جو لکھی نرہا نقطۂ تل

مٹگئی تیرگیِ لات و منات عزّی — جلوہ افگن ہوا رہ کے جو نورِ مشعل

قوم مِل ملگئی جون شیر و شکر آپس مین — نوشدارو نے لیا آکے سلامِ حنظل

قیس دل کو نرہی نجد الم کی حسرت — لیلیِ لطف نے ناقہ پہ جو باندھا محمل

گرکسی طائرِ ناجنس نے پرواز کیا — ٹوٹ ہی اُسپہ پڑا آنکے شہبازِ اجل

رہی باقی نہ وہ زیبِ چمنِ نافرمان — اثرِ بادِ خزان سے گئی رنگت ہی بدل

سر برہنہ جہان اُگتا تھا ہراک خارِ چمن — صاف رکھ رکھ کے بغل آیا کلاہِ مخمل

پنکھڑی برگ کی اوجھل مین نظر بازی کی — آئی ہر غنچۂ سربستہ سے باہر کو نکل

بارشِ ابرِ عنایت نے جو سیراب کیا — تخم سے نخل ہوے پھول کھلے نکلے پھل

سجدۂ شکر بجا لایا زمین پر سبزہ — رنگین ٹہنیان جھک جھک کے ہراک سر کے بل

شورِ اسلام سی پانی مین مچی وہ کھلبل — رہگیا قطرہ ہراک موج سے دریا کی اُبل

غور کچھ چاہیے ای اُمت سلطان ہُدا — متفق ہونے سے سب اُنکے گئی طرز بدل

شرک کفر اُنمین رہا اور نہ عداوت ہی رہی — جتنے جاہل تھے وہ سب ہوگئے افضل اکمل

تم جو آپسمین رکھو رسم محبت جاری — نرہے تم مین تحسّر نہ تکبّر نہ دغل

صاف مٹجاے یہ آئینۂ دل کا دھبّہ — کحل الفت کا لگے دیدۂ دل مین کاجل

کیا سمجھتے نہین اتنا کہ ہی ایک ایک سے ایک — عضو سی عضو بھی جاتے ہوے دیکھی ہین مل

نہ وہ حالت ہی رہی اور نہ وہ کیفیتِ شوق
طلبِ حق ہی رہی اور نہ تمنای عمل

ایک ہی موج سے اُٹھا ہی حبابوں کا ہجوم
رہگئے ایک ہی دریا یہ قطرات اُبل

جنس کو جنس سے ہے مفت عنادِ بیجا
شورِ دریا سی بھی مٹتا ہے کہین موج کا بل

آبرو قطرۂ ناچیز نے پائی کیسا کیا۔
رہگیا رحمتِ حق کا جو اُمنڈ کر بادل

اُسکی امت مین نہ ہوتی تو نپاتی کچھ بھی
نہ یہ قسمت نہ یہ عزت نہ شفاعت نہ عمل

ہمکو بھی موردِ صد لعن و عقوبت کرتا
اُمتِ سابقہ کی طرح سے وہ عزّ و جل

شکرِ صد شکر کرو سجدۂ شکرِ باری
لُے گیا اُسنے تمھین لاکھ سے بہتر افضل

نہ ہو للہ مخالف نہ منافق نہ عدو
نفع تمکو نہین دینے کی یہ رسمِ اجہل

آج ہی لو خبر غیر نہین غیر ہے غیر
کل نسمجھو کسی کروٹ کسی پہلو کسی کل

اتباعِ سُننِ احمدِ مختار کرو
کہ بھٹکنے نہین دیتی ہے یہ راہِ افضل

لب پہ جب ذکرِ شہِ کون و مکان کا آیا
دل مین آیا کہ لکھون نعتِ نبیِ مرسل

بعد اللہ کے ہر ایک سے تو ہے افضل
جو نسمجھے نہین ایمان مین مفصل مجمل

کحلِ مازاغ بصر ہے تری خاکِ نعلین
آستانہ ہی ترا مخرج مریخ و زحل

ہر انکو کھایہ تماشا قسم عز و جل
مالک الملک کا ملک اور ترا اُسمین عمل

تیری طاعت نکرین تجھسے جو الفت نکرین
اُنکی عقلون مین کمی اُنکے دماغون مین خلل

کشش ذرہ خورشید مین تیرے یہ اثر
کرمِ شب تاب کی مانند ہو ہر کرم خجل

تو نے ہر مذہب و ملت کی گرہ کو کھولا۔
وا ہوے تجھسے ہر اک عقدۂ مالاینحل

تجھکو اللہ نے وہ زینتِ صورت دی ہے
ماہ شرمندہ ترے سامنے خورشید خجل

پتلیان تیری ہی صورت کا تماشا کرتین
گر نہ ہوتا اُنھین احکام شریعت پہ عمل

رہِ طاعت مین تری جو نہین رکھتا ہی قدم — دور وہ منزل مقصود سے جاتا ہے نکل

اک نظر گر ترے مکھڑے کی تجلی دیکھے۔ — چشم بینا کی طرح سے بنے چشمِ احول۔

تیری صورت پہ فدا تیری جھلک کے قربان — تو مہ برج نبوت ہے تو خورشید حمل۔

چشم انداز بحال دل زارم گاہے — بندۂ تائب مسکین ہے نہایت بیکل

قصیدہ در نعت

نہ وہ تبلیغ نکوئی نہ وہ ترغیب عمل — وہ ہی دن نہین گئے سب زینت سامان بہل

پھر کلیجہ مرا دکھ درد سے منھ کو آیا — نالۂ بلبل ناشاد ہوا ضربِ مثل

ستم تیرگیِ طالع واژون سے مرے — کیا ہی اندھیر مین ہی صدمۂ تاثیر زحل

جب مرے سوز درونی کو بھڑکتے پایا — دبگیا گرمیِ اخگر ہی سے سوزِ منقل

موم کی طرح ڈھلکنا مرا بیوجہ نہین — تپش سوزش ہجران سے گیا ہو نہین گھل

ٹیون نہ سمجھون مین جواہر سے بھی انکو انمول — صدف چشم سے اشک آتے ہین باہر جو نکل

ٹیا کریگا وہ مرے گوہر نایاب کا مول — جوہری فلکِ پیر کوکب ہے اٹکل

جبکہ یکبار ہوا خونِ تمنا دل مین — آرزوؤن کے امنڈنے لگے کالے بادل

خوب جی کھول کے برسینگے برسنے والے — کیا گھٹا ٹوپ گھٹاون کا بندھا ہے منڈل

پھر کسی موج تبسم پہ گرے گی بجلی — برق کی آج نکلتی ہے نرالی جھل بل

اپنے ہی خرمن عصیان پہ امنڈتے پایا — یہ نہ سمجھا تھا کہ برسے گا کدھر کو بادل

ابرِ رحمت کی جو پڑنے لگے پیہم چھینٹے — جمع ہو ہو گئے رہ رہ کے حواس مختل

ہوش آیا تو چکا چوند نے آنکھین جھپکین — جل اٹھی تیرگی خانۂ دل مین مشعل

قلب کو اپنے جو انوار مجلا پایا — نظر آنے لگے اسرارِ معماء ازل

دیکھا جب منتخب دورِ زمانہ مجھکو ہاتفِ غیب پکارا کہ نہ اب ہو بیکل

تھا صفائی کا ترے قلبِ مصفا مین ظہور فکر ناسوت مین ملکوت مین تو ہی اوّل

اَب تو سمجھینگے تجھے آنکھ کا اپنی تارا جتنے ہین طوطی و طاؤس و کبوتر ہر پل

جب سُنا مین نے تو بیچینیِ دل سے بولا ئہ مجھے دوریِ حضرت نے کیا ہے بیکل

دھیان پھر پیکرِ سلطان رسل کا آیا ئو وہ تصویر سے نبیونکی کہین ہے افضل

رنگ روپ اُسکا جو کھپ کھپ کے رہا آنکھون مین ئر دیا پھر مجھے بیچینیِ دل نے بے کل

بند جب آنکھ ہوئی آنکھ نے جلوہ دیکھا ئہ طرحدار تھا اور حسن مین سب سے افضل

باغِ امکان مین نہین کوئی بھی اُسکا ثانی گل بستانِ اَبد سروِ گلستانِ ازل

ہی تقاضای ابد یہ بہ تمناے ازل ساری تخلیقِ دو عالم سے تو ہی ہی اوّل

تیرے باعث سے ہی تزئین دو عالم شاہا بیگمان ساری خدائی مین ترا ہی ہے عمل

تیری پابوسیِ نعلین سے ہے عرش کو فخر آسمان کیون نہ بچھا ئے تجھے فرشِ مخمل

نہ ملا پر نملا تجھسا حمایت والا مہر بھی ڈھونڈ پھرا لیکے سنہری مشعل

ہے فزون مرتبۂ فقر کا تجھسے رتبہ بادشاہی مین بھی اوڑھے رہا کالا کمل

قاب قوسین ہے رتبہ فتدلّیٰ پایہ کنز مخفی کے جواہر ہین ترے زیبِ بغل

گلِ تنزیہ سے جب نکہتِ تشبیہ اُڑی فرطِ خوشبو سے مہکنے لگا سارا جنگل

تجھ مین نکہت بھی ہے رنگت بھی ہی انوار بھی ہین چشمۂ مہر کا ہم تجھکو سمجھتے ہین کنول

ٹوئی بندون مین خدا کے نہوا اور نہو تیرا ہمتا ترا ہمسر نہ مقابل نہ بدل

بے ترے تائب محزون کو نہین خوش آتا

نہ تماشاے چمن اور نہ سیر جنگل۔

قصیدہ جناب سید عبدالفتاح صاحب عرف اشرف علی صاحب رئیس ناسک

حمدِ خالق نعتِ احمد ہر دو باہم یک شمار — نعت احمد حمد خالق را بیک دل شد قرار

حمد ہر شے حمد خالق نسبتش مخلوق راست — گر زبان دانی کنی تقریر تحریرش بیار

بعد تسلیم وتحیات وسلام شوقیات — التماسِ اضعفِ احقر ہمین ست آشکار

فیض عام ست اینکہ آمد نامۂ از کان بجر — نزد من از پیشِ آنحضرت الٰہی بخش یار

صفحہ اش نور وسویدا ایش سوادِ جہان بود — روشنائی مشک چین گردید یا مشک تتار

وعدہ می گیرند علمای جہان از اتفاق — اجتماع ندوۃ العلما بود با اختیار

مشتمل مضمون آن از ربِ زدنی علم خواست — عالمان را شکر معلوم ست لازم باوقار

منت الحمد للہ در زمانِ ما کہ ہست — بر زبانِ مسلمین نام خدا الیل ونہار

بہر ترویجِ علومِ دین کمر بستہ شدہ — از دل وجان مال وزر حاضر بود بہر نثار

حق مددگار شما باد اکہ بہر دینِ حق — خود ترقی خواہ توفیق ازل آمد بکار

مولوی احمد حسن صاحب مدرس فیض عام — بحرِ علم ومعرفت سید محمد نامدار

رحمت اللہ منشی صاحب حاجی بھائی سیٹھ خوش — حاجی عبدالحق بشیر الدین نجم الاعتبار

ہم رفیع الدین، نور الدین۔ مولا بخش نیک — چودھری عبدالرحیم اہل جماعت پُروقار

نام این مسکین بیاد آوردہ ممنون ساختند — از نوازش نامۂ در جمع علما خواستگار

حسنِ ظن صاحبانم در صفِ علما کشید — کیستم خود را کنم تا در صفِ علما شمار

ہان بدل دارم محبتِ اہل علم از حد زیادہ — ہم دعای خیر بہر شان کنم لیل ونہار

قطرہ کز فیض عامش بر سر خاکم رسید — نے عجب گر زندہ گردم زین چنین ابر بہار

خاک را ہم قطرۂ از شربت جام کرام ‌ ‌ ہست جاری تا ابد زندہ کند ہم فیض بار
فیضِ روحانی ازان علمای ربانی رسید ‌ ‌ شکرِ ایزد زندہ گردید این ضعیف خاکسار
خواستم شامل شوم در مجلس علمای دہر ‌ ‌ بہرۂ از اجرِ این صحبت برم روز شمار
توشۂ عقبیٰ بود دیدار علمای زمان ‌ ‌ یک نظر بر روی عالم اجر دارد صد ہزار
من اَحَبَّ قوم لفظ مصطفیٰ دارم بیاد ‌ ‌ فیض اہلِ ہند آمد در دکن ہم بیشمار
ہر یکی زیشان چو حماد است کرخی زیلعی ‌ ‌ این ثمر آخر ز تخم اولین شد باردار
فضل این امت بہ نسبت گشت اول آخرش ‌ ‌ شد قلم سیف زبان در دورِ آخر یادگار
لیکہ ضعف جسم دارم اینقدر عذر قوی ‌ ‌ از رضای حق نتابم سر کُنم جان را نثار
گرچہ از تیر قضا و قدر کی باشد مفر ‌ ‌ جز رضا و صبر نبود بندہ را با اجتبار
لیس للانسان الا ما سعی فرمودہ اند ‌ ‌ جوشِ دل را استقامت بین جبر و اختیار
موت علما موت علم ست ای خدای ذوالکرم ‌ ‌ دار ایشان را سلامت بہر امت پایدار
چون دعای غائبان از حاضران فائق تر است ‌ ‌ این وجود علم و علما باد دائم کردگار
نیست جز موجود مقصود مسلمانان ہند ‌ ‌ این دعا خواہم ز تو شاہا بحالِ اضطرار
دہ ترقی علم را در ہر زمان و ہر مکان ‌ ‌ عالمان باعمل را دہ رفاہ و اقتدار
ہم درین دنیا بتوفیق و کرم امن و امان ‌ ‌ عاقبت ہم خیر گردان نیز ایمان برقرار
اُمتِ احمد بود خیر الامم نزدیک حق ‌ ‌ از طفیلِ آن حبیب خاص ماند استوار
وعدۂ صادق حفاظت را بدین امت نمود ‌ ‌ از حسود حاسدان تا حشر کی باشد ضرار
اتفاق و فضل و اقبال و فرح فتح و ظفر ‌ ‌ جاہ و ثروت نیز آید از یمین و از یسار
لیکہ باہم یکزبان یکدل شدن شرط رہ است ‌ ‌ ہم دیانت ہم امانت صدق و تقوی را شعار

ملک و ملت دین و دولت ہر دو باہم ملتصق — برعنا نقطہ زن و در غنا را در کف آر

دولتِ دنیا و عقبیٰ ہم مسلمان را بود — دین اسلام ست دینِ حق کزان نبود فرار

احسن الاخلاق می باشد محبت بر ہمہ — حکم حاکم را شوی محکوم ایفاے قرار

چون از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت اے جانِ من — ضد و عکس ہر سخن دائم بخاطر یاد دار

این دعاے اہل مشرق بہر ایمان شد قبول — در حق سکان مغرب گشتہ اسلام آشکار

چشم عبرت را کشا در صنع خالق لب بہ بند — این زبان بندی چہ باشد چشم بندی بار بار

دشمنان را تازہ گرداند محبان را چرا — از کرم محروم دار د فیض جاری آبشار

گرچہ مہجورم ز خدمت جمع خاطر باشدم — چونکہ از دل حاضرم در مجمع عالی تبار

اشرف مسکین بصدق دل دعا می کند
کن اجابت بہرِ مختار جہان پروردگار

قصیدہ جناب مولوی ولی اللہ صاحب جاجموی بصنعت استعارہ

اے گروہ مومنین تمکو مبارکباد ہے — اے گروہ مسلمین تمکو مبارکباد ہے

عرش اعظم سے صدا مرحبا ارشاد ہے — ہر زبان اسدم گہر بار مبارکباد ہے

آج وہ دن ہے کہ فخر افزاے روز عید ہے — باغ عالم مین شگفتہ غنچۂ امید ہے

گلشنِ عالم مثال روضۂ رضوان ہے آج — غنچۂ خواہش نسیمِ فضل سے خندان ہے آج

سرخوش از جام طرب گردید روح قدسیان — نغمۂ سبوح در گوشم رسد از ہر مکان

ہے یہ بزم علم دین احمدِ خیر الورےٰ — ہے یہان نور فضاے لامکان پُر نور فضا

حسن روے نو عروسان جنان یہ انجمن — رنگ و بوے گیسوانِ حوریان یہ انجمن

شہپر قدوسیان ہے سائبان اس بزم مین
فرشِ استبرق ہے زیرِ آستان اس بزم مین

اوج ہفت اورنگ زیر آستان محفل مین ہے
نوبہار روضۂ رضوان یہان محفل مین ہے

کیا شکنج زلف محفل موج گوہر بار ہے
کیا شعاعِ روے محفل مہرِ اختر بار ہے

طارم گردون شکن ہے آستان اس بزم کا
تختۂ جنت بنا ہر اک مکان اس بزم کا

چار قل میخوانند اینجا قلقل مینائے بزم
مست طافح گشت جبریلِ ازل مینائے بزم

درس خوان وصف ہی سارا زمانہ بزم کا
عرش پر تکرار کرتے ہین فسانہ بزم کا

سائبان "فضلِ رحمٰن" سایہ افگن ہے یہان
ہے "عنایت" "احمد" محبوبِ حق کی بیگمان

"لطف اللہ" کا ہی عالم پر بصد فضل و کرم
شکر اسکا جان و دل سے ہر زمان کرتے ہین ہم

شادمان ہین بیگمان ہم سے محمد مصطفےٰ
اور علی شیر خدا ہے شان جنکی لا فتا

ہے یہ جلسہ علم دین احمد مختار کا
جشن ہے علمِ "شفیعِ" عاصیان زار کا

عکس گیر آفتابِ بزم ہے "بدر منیر"
"مظہر حق" کہتے ہین اس بزم کو برنا و پیر

ہر طرف "نور" ملائک سایہ افگن ہے یہان
کیا تماشا ہے زمین ہے آج رشک آسمان

جن و انسان مین خبر دیتا ہے یہ پیک صبا
ہر مکان اس بزم کا تختِ "سلیمان" بنگیا

اوج پر ہے اندنون "نجم" علوم دین یہان
چشم بدبین باد اندر پردۂ حیرت نہان

کون ہین عالم مین جاری ہے جنکا "فیض عام"
بحر جود و مکرمت سرچشمۂ لطف تمام

قلزم لطف و نوازش بحر اخلاق عمیم
چشمۂ فیض اتم بے شبہ با "طبع سلیم"

گلشن علم پیمبر مولوی "احمد حسن"
ابنتہ اللہ نبا تا کل ساعات حسن

ہین "امام دین" پیغمبر تمامی عالمان
خاک کفش پاے انکی سرمۂ چشم جہان

نور رخشان ہے جبین و رخ سے انکے سربسر
سینۂ تاریک عصیان ہو گیا رشکِ قمر

اک نظر دیدار نورِ رخ "کفایت" ہے ہمین | ان شاء اللہ روز محشر کو حمایت ہے ہمین
"یوسف" مصر سعادت علم دین سے بیگمان | اور عزیز خاطر خوش سیرت پیر و جوان
علم سے افلاک پر مسجود آدم ہو گئے | نوح بھی اس علم سے "مسعود" عالم ہو گئے
بسکہ ابراہیم و اسمٰعیل و "اسحاق" نبی | موسیٰ اور عیسیٰ کو بھی اس علم سے نعمت ملی
سینۂ پاک جناب احمد خیر الورے | علم سے ہان مخزن اسرار یزدانی ہوا
ورثہ پیغمبران ہے علم بیشک بیگمان | تھے معزز علم سے اصحاب سردار جہان
نام نامی اُنکے عالم مین ہین مشہور و عیان | یعنی بوبکر و "عمر" "عثمان" و "حیدر" بیگمان
جنکو ہوتی ہے ہدایت علم دین کیواسطے | پر بچھاتے ہین فرشتے راہ مین اُنکے لیے
جو تلاش علم مین رہتے ہین ہر دم ہر زمان | اُنسے "راضی کبریا" ہے اور "محمد" شادمان
علم دین کیواسطے جو ہین مددگار و معین | اُن کو جنت مین ہین غلمان و قصور و حور عین
یا خدا رزاق انسان و ملائک یا خدا | حاضرین بزم کو نعمائے جنت کر عطا

یا "الٰہی بخش" دے حضار محفل کو تمام
اس دعا پر ختم کرتا ہے ولی اپنا کلام

نظم جناب منشی میر اکرام علی صاحب "اکرام" بلگرامی مختار

ہے روز عید سے بھی بڑھکے آج روز سعید | ہے آج جلسۂ دستار بندی قابل دید
کہ جسکی دید کو پیر فلک بشوق مزید | لگائے آنکھوں پہ ہے عینک مہ و خورشید

سوئے زمین وہ تحیر سے ایسا تکتا ہے
بجا ہے گرکہون حیرت نہین یہ سکتا ہے

تحیر اُسکا بجا ہے سکوت اُسکا بجا — کہ کانپور مین علم عرب کا یہ چرچا
ہے جسکا قدرشناس اب کوئی نہین صلا — ہے سو مین ایک نہین جسکا چاہنے والا
وہ نیک بندے مگر جو خدا سے ڈرتے ہین
وہ جان دیتے اسی علم پر ہین مرتے ہین

وگرنہ دیکھو جسے پڑھ رہا ہے انگریزی — نہ فارسی کوئی پڑھتا ہے اب نہ ہے عربی
بہت سے لوگون کے دل مین یہی ہے بات بسی — کہ منحصر ہے اسی علم پر بس اب روزی
وسیلہ اب یہی روزی کا ہے معاش کا ہے
اسی سے ہند مین اب لطف بود و باش کا ہے

کچھ اسمین شک نہین اب ہے ضرورت اسکی شدید — بظاہر اب یہی باب فلاح کی ہے کلید
اسی سے اپنی ترقی کی اب ہے سب کو امید — کریگا ایسے خیالات کی ہر اک تائید
غضب تو یہ ہے کہ پڑھکر اُسے وہ کرتے ہین کام
کہ جس سے دور ہو کوسون طریقۂ اسلام

سکوت اُسکا نہین اس خیال سے بیجا — کہ ہین یہ جن و ملک بھی جواب سے تو وہ ادا
ہے جلسہ مدرسہ فیض عام مین ایسا — کہ جیسا دیکھنا دشوار اس زمانے مین تھا
ہے ہر طرح سے بجا ناز کانپور کو آج
کہ اُسمین دخل ہے برکت کو اور سرور کو آج

کسی طرح غلط اُسکا نہین گمان ہے یہ — یہ کانپور یہ جلسہ خدا کی شان ہے یہ
جو اور جلسے ہین دنیا کے سبکی جان ہے یہ — نہ سربلند ہو کیون دین کا نشان ہے یہ
ہین اور دنیوی جلسے یہ جلسہ دینی ہے

ذرا بھی اسمین نہین دخل نکتہ چینی سے

یہ فیض "مدرسۂ فیض عام" کا سب ہے ہو علم دین کی ترقی یہ جسکا مطلب ہے
نزول رحمت رب اُسپہ روز و شب اب ہے یہ جلسہ ورنہ کسی عہد مین ہوا کب ہے

ہراک طرح سے جو مسعود اور ہمایون ہے
جو رشک وغیرتِ بزم جم و فریدون ہے

وہ عالمان ملائک خصال جمع ہین آج وہ واعظان عدیم المثال جمع ہین آج
وہ اہل جوہر و فضل و کمال جمع ہین آج وہ شاعرانِ قدیم الخیال جمع ہین آج

صفت ہے جنمین بڑی صادق الکلامی کی
خوش اُنسے روح ہے سعدی کی اور جامی کی

کلام اُنکا سراپا ہے راستی آمیز تعصبانہ نہے وہ نہ ہے فساد انگیز
ہے ہر طرح سے وہ دلچسپ اور دل آویز ملیگا اسکا صلہ اُنکو روز رستا خیز

کچھ اس زمانے مین اُسکو نہین ہے گو کہ فروغ
مگر یہ بات ہے سچی کہ وہ نہین ہے دروغ

بہت صحیح کلام اُنکا اور سچا ہے وہ پختہ کار ہین اُنکا کلام پکا ہے
یہ قول بھی نہین اُنکا غلط نہ جھوٹا ہے وہی سمجھتا ہے اچھا سے جو اچھا ہے

بجا ہے یہ بھی کلام انکا اور قابل قدر
ثب ایسا جلسہ ہوا قبل عذر و بعد از عذر

شگفتہ دل ہو کہو کیون نہ ہر مسلمان آج ہو گل کیطرح سے کیون دل نہ اُنکا خندان آج
خدا کی شان کا جلوہ ہے وہ نمایان آج کہ جسکا دل سے ہی ہر اک بشر ثنا خوان آج

سرور تازہ بنا شد چرا کہ وسمہ را
بندھا ہے آج وہ اس مدرسہ کے سر سہرا

ہے جسکے پھولوں مین فضل خدا سے وہ نکہت — خجل ہے جس سے کہ مشک تتار و تبت
جو دیکھ لین اُنھین گلہای گلشن جنّت — تو اُنکی فرط ندامت سے زرد ہو رنگت

وہان کے غنچہ بھی یہ بات بول اٹھین کھل کر
الٰہی ہمکو بھی لڑیون مین اسکی شامل کر

ہمین بھی دیکھ لین دنیا کے لوگ جیتے جی — کھلے کچھ اُنپہ ہمارا بھی حسن اور خوبی
وگرنہ دیکھین گے ہمکو نہ ایسے لوگ کبھی — نہ جنکو خوف خدا ہے نہ پاس شرع نبی

وہ ہمکو دیکھ لین جی بھر کے آج دنیا مین
نہ اک نظر بھی جو دیکھین گے ہمکو عقبیٰ مین

اسی ذریعہ سے شاید وہ راہ پر آئین — قدم کبھی نہ رہ راست سے وہ اپنا ڈگائین
نہ ایسی باتین وہ گڑھ گڑھ کر اب کہین بھی بنائین — جو علم دین کو بیکار یا فضول بتائین

ترے کرم سے ہون وہ بھی اسیکے اب طالب
کہ علم دین ہر اک علم پر رہے غالب

وہ علم کہتی ہے خلق خدا جسے عربی — کلام جسمین خدا کا ہے اور زبان نبی
ہر ایک علم پہ تفضیل جسکو ہے ایسی — کہ جسکے فضل کی ہر ملک مین ہے دھوم مچی

کہ جسکا شہرہ ہو یثرب مین اور بطحا مین
ہے اُس سے بڑھکے کہو کون علم دنیا مین

روا ہے شان مین اُن عالمونکی کہنا یہ بات — صفات جو ہین فرشتون مین ہین وہ انمین صفات

غنیمت اُنکی ہے دنیا مین ذات بابرکات ہے اُنکی خدمت و تعظیم داخل حسنات

الٰہی تا صد و سی سال وہ رہین زندہ
خلاف اُنسے نہو دور چرخ گردندہ

فروغ دین کا ہی جنکو ہر ایک طرح خیال سمجھتے دولت دنیا کو جو نہین کچھ مال
جو چال اگلے بزرگونکی ہی وہ اُنکی ہی چال ہے ناپسند اُنھین وضع اور طریقہ حال

قدیم جو ہین طریقے اُنھین پہ چلتے ہین
ذرا بھی وضع وہ اپنی نہین بدلتے ہین

عمامہ سر پہ کسی کے کسیکے ہے دستار بزرگی جسکے ہر ایک تار پر ہو دل سے نثار
لباس دیکھ کے انکا صغار اور کبار خوش ہو کے کہتے ہین صل علٰے پکار پکار

یہ اُنکی نیچی عبا دے رہی گواہی ہے
تصدق اُنکے عمامون پہ تاج شاہی ہے

ہے شرح آجکے جلسے کی طول اور طویل قلیل وقت مین کیا ہو بیان وہ بالتفصیل
فقط یہ کہنا ہے کافی بہ فضل رب جلیل ہوے ہین وہ طلبا آج فارغ التحصیل

جنھون نے علم کی تحصیل مین وہ کام کیا
کہ جس سے مدرسہ کا اور اپنا نام کیا

جنھون نے سختی وایذا و رنج اور تعب ہین علم دین کی طلب مین کیے گوارا سب
کوئی بھی اُسکو گوارا نہین ہے کرتا اب مگر وہی کہ جو ہین مستحق رحمت رب

خدا کے فضل سے آخر وہ مرتبے پائے
کہ جس سے نائب خیر البشر وہ کہلائے

جنھون نے چھوڑ کے اپنا دیار اور گھر بار | جنھون نے چھوڑ کے مان باپ اور عزیز و یار

جنھون نے ہو کے غریب الوطن بحال زار | جنھون نے از پئے تکمیل علم لیل و نہار

دعائین مانگی ہین مسجد مین ناک سے رگڑی

بندھی ہے آج فضیلت کی اُنکے سر پگڑی

الٰہی رکھ لے تو اب اُنکی پگڑیونکی لاج | سرون پہ اُنکے وہ اعزاز مین ہون شاہی تاج

وہ علم دین کو دین شوق دل سے ایسا رواج | شرف ہو جس سے وہ اور ونکو جو ہی انکو آج

خلاف شرع ہو جو بات وہ کبھی۔ نکرین

وہ مرتے دم بھی ترک تیری بندگی نکرین

جو نام ہی کے ہوی مولوی تو حاصل کیا | ہوے نہ پیرو شرع نبی تو حاصل کیا

جو ہو کے ہادی نہ کی رہبری تو حاصل کیا | جو بات کرنیکی ہے وہ نہ کی تو حاصل کیا

زیادہ علم سے عالم کو ہے عمل درکار

عمل سے علم کا ہے افتخار اور وقار

الٰہی اب عمل نیک بھی ہون اُنکو پسند | کہ جس سے علم کے اُنکے ہون مرتبے دہ چند

بشوق دل وہ رہین تیرے حکم کے پابند | کہ جس سے رتبہ ہر اک حال مین ہو انکا بلند

اگر عمل نہین اچھے تو علم ہے بیکار

ہے اُنکی پگڑی بھی رندونکی لٹ پٹی دستار

کلام اسمین نہین کچھ نہ کوئی حجت ہے | کہ ایسی پگڑی کی کچھ بھی نہین حقیقت ہے

نہ جسمین بوی شریعت ہے یا طریقت ہے | کسی جگہ نہین کچھ اُسکی قدر و عزت ہے

خیال پگڑی کا اتنا اُنھین ضرور رہے

کہ اُس سے نورِ فضیلت کبھی نہ دور رہے

ہے چھوٹے مُنھ پہ بڑی بات گو کہ نازیبا مگر جو بات کہے کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ
نتیجہ جسکا ہو اچھا مآل ہو اچھا کبھی نہ مانے مخاطب الیہ اُسکا بُرا
کرے معاف اُسے پہلے گر خطا سمجھے
پھر اُسکو غور سے بیجا ہے یا بجا سمجھے

جو دل سے حامی ہین اس مدرسہ کے اور معین بڑھایا جاتا ہی لوگون کو جسمین علم دین
اُنھون نے دولت دُنیا و دین لی ہو جھین ہین پیش خالق و مخلوق لائق تحسین.
دعا یہ سب کی ہے کعبے مین اور کلیسا مین
ہو ہر طرح سے بھلا اُنکا دین و دنیا مین

ہی ایسے وقت پر آشوب مین جنھین یہ خیال کہ علم دین جو باقی ہی تھوڑا سا فی الحال
خدانخواستہ آئے نہ اور اُسپہ زوال لٹا و اُسکی ترقی کیواسطے زر و مال
لٹائیگا جو زر و مال ایسے کامون مین
رہے گا فضل خدا سے وہ نیکنامون مین

یہ جنکا قول ہے اللہ دے اگر دولت تب اُسکا لطف ہی جب اُس سے بڑھکی ہو ہمت
زیادہ مال سے ہو جسکی بخل مین شہرت ہی اُس سے بڑھکے کہو کون شخص بدقسمت
وہ مال کیا جو نہ دنیا مین نیکنام کرے
وہ مال کیا جو نہ ممدوح خاص و عام کرے

جو صرف ہو نہ رہ نیک مین وہ دولت کیا جو اپنے مال سے بڑھکر نہو وہ ہمت کیا
عزیز جسنے کیا زر کو اُسکی عزت کیا ہو جسکی بخل مین شہرت کہو وہ شہرت کیا

پکار کر یہ کہا کرتے ہین کرم پیشہ

ڈرین نہ دل کے غنی آج کل کا اندیشہ

نہ نیکنامی ہو جس زر سے اہل زر کو حصول　　نظر مین اہل نظر کی وہ خاک ہے اور دھول

اٹھائے جو نہ رہ نیک مین اٹھائے فضول　　نہ اُس سے راضی خدا ہے نہ اُس سے خوش ہین رسول

اُٹھاؤ مال رہ نیک مین مسلمانو

جو نیکنام ہو ہر ایک مین مسلمانو

بخیل کو نہین رکھتا ہی دوست رب ودود　　سخی سے خوش ہے وہ گو ہو مجوس یا کہ یہود

بخیل خلق کا متروک اور ہے مردود　　نہ اُس سے راضی خدا ہے نہ ہین نبی خوشنود

سخی کا مرتبہ ارفع ہے اور اعلےٰ ہے

سخی کا یار و مددگار حق تعالےٰ ہے

سخی پہ دور فلک سے اگر پڑی مشکل　　تو دم مین ہوئیگی آسان بہت کڑی مشکل

بخیل کے لیے تھوڑی بھی ہی بڑی مشکل　　کبھی ٹلے گی نہ اُسکی کوئی اڑی مشکل

ہو ایسے سخت کی مشکل مین کیسے آسانی

خدا کی راہ مین کوڑی بھی دی نہ جو کانی

بخیل لاکھ ہو زردار پھر بھی ہے بیقدر　　ہزارون رکھتا ہو دینار پھر بھی ہی بیقدر

ہو اپنی قوم کا سردار پھر بھی ہے بیقدر　　سب اُسکو کہتے ہون سرکار پھر بھی ہی بیقدر

سخی کی عزت و حرمت ہے جو فقیری مین

کبھی نہو گی بخیلون کی وہ امیری مین

سخی کو اسلیے رکھتا ہے دوست رب کریم　　لٹایا کرتا ہے وہ اُسکی راہ مین زر و سیم

نہ سمجھیں کسلیے سب اُسکو واجب التعظیم سخی ہیں مساکین ہے کفیلِ یتیم
غریبون بھوکون کا جو روٹی دینے والا ہو
نہ دو جہان مین کیون اُسکا بول بالا ہو

نہ جسکی ذات مین ہو فیض اہلِ زر ہے تو کیا نہ جسمین طاقت پرواز ہو وہ پر ہے تو کیا
نہ جس سے نفع ہو وہ شاہ بھی اگر ہے تو کیا نہ جسمین کچھ بھی ہو جرأت وہ شیر نر ہی تو کیا
ہے اہل زر کے لیے شرط صرف زر کی صفت
بشر وہ کیا نہو جسمین کوئی بشر کی صفت

تف ایسے مال پہ مالک کو جو کرے بدنام تف ایسے مال پہ آئے نہ جو کسیکے کام
تف ایسے مال پہ جسمین سے خرچ ہو نہ چھدام تف ایسے مال پہ کھلو لٹے جو کہ سود حرام
تف ایسے مال پہ بعد فنا جو ساتھ نہو
تف ایسے مال پہ جو صرف اپنے ہاتھ نہو

خدا کی راہ کا سودا کوئی بگانے کرا اسی مین تھوڑے سے دینے کا ہی ثواب بڑا
جو مال گھر مین کسیکے دھرا ہو یا ہو گڑا یہان وہ دیگا ملیگا اُسے وہان وہ پڑا
عدم کی راہ ہے درپیش ہر بشر کے لیے
ضرور چاہیے توشہ کچھ اس سفر کے لیے

ہے یہ بھی لائق تحسین و مدح اُنکا کلام لگا کے کان سنین اُسکو سب خواص و عوام
بشر کو چاہیے کر جاے جیتے جی وہ کام کہ بعد مرگ رہے کچھ دنون تو اُسکا نام
صدا بلند یہ کعبے سے اور دیر سے ہے
بقاے نام اگر ہے تو کار خیر سے ہے

خیال آٹھ پہر جنکو ایسا رہتا ہے　　اُنھین کی ہمت عالی کا یہ نتیجہ ہے
کہ آج سامنے آنکھون کے ایسا جلسہ ہے　　جو ہر طرح سے فرح بخش و راحت افزا ہے

الٰہی اُسکو ترقی روز افزون ہو
نہ حال اُسکا قیامت تلک دگرگون ہو

دعا پہ ختم کلام اب ہے، لازم اے اکرام　　خدا سے مانگ دعا صبح و شام تو یہ مدام
وہ مدرسہ کہ جو ہے فیض عام عالی مقام　　رہے وہ باقی قیامت تک اور اُسکا نام

ہمیشہ پگڑیان اُسمین بندھین فضیلت کی
یہی بہار رہے اُسکے زیب و زینت کی

تضمین تاریخ جلسہ دستاربندی مدرسہ فیض عام جناب مولوی محمد حامد علی صاحب جامد ایڈیٹر و محافظ عملہ تصحیح مطبع منشی نولکشور صاحب

جلسہ لائق دیدار مبارک ہووے　　صحبت حضرتِ اخیار مبارک ہووے
اللہ اللہ یہ دُر بار مبارک ہووے　　جلسہ بندش دستار مبارک ہووے
شرکتِ مجمع ابرار مبارک ہووے

خوشنما بندشِ دستار مبارک ہووے　　مرحبا بندشِ دستار مبارک ہووے
واہ وا بندشِ دستار مبارک ہووے　　حبذا بندش دستار مبارک ہووے
اے خوشا طرۂ طرار مبارک ہووے

یہ تو ہے روز نہین عید کے دن سے بڑھکر　　شادمانی ہے نہین عید کے دن سے بڑھکر
کون کہتا ہے نہین عید کے دن سے بڑھکر　　آج کا دن ہے، کہین عید کے دن سے بڑھکر

سب مسرت کے ہین آثار مبارک ہووے

ایسا جلسہ نہین تعریف کا میری محتاج ایسے جلسے مین جو آجاے وہ پاے معراج
سارے جلسون کا یہ جلسہ ہو کیونکر سرتاج لطفِ اللہ سے علم و عمل خیر کے آج

ہر طرف پھیلے ہین انوار مبارک ہووے

لطف و اکرام ہین بالطف و محبت باہم خلق و انعام ہین بالطف و محبت باہم
خاص اور عام ہین بالطف و محبت باہم اہل اسلام ہین بالطف و محبت باہم

شادمانی سب کے ہین اظہار مبارک ہووے

محنتین آٹھ پہر علم مین کی ہین اُنکو سندین آج فراغت کی ملی ہین اُنکو
دولتین فضل کی اللہ نے دین ہین اُنکو پگڑیان جنکے فضیلت کی بندھی ہین اُنکو

ارثۂ احمدِ مختار مبارک ہووے

جادۂ شرعِ پیمبر کے ہراول ہین یہ اپنی تکمیل مین ہر طرح مکمل ہین یہ
اس سے جو اِنکی ثنا کیجیے افضل ہین یہ خرقہ پوشان درِ احمدِ مرسل ہین یہ

انکو یہ جبہ و دستار مبارک ہووے

دین و دنیا کا خدا نے کیا انکو ہادی اِنکو اللہ نے دی ہے سندِ اُستادی
علم کے شہر کی اب انسے ہوئی آبادی اہل دنیا انھین دین آکے مبارکبادی

دین کے ہین یہ طلبگار مبارک ہووے

اِنکے دشمن کو کبھی کل سے نہ چلنا ہو نصیب منھ کے بل ہر گھڑی ہر وقت پھسلنا ہو نصیب
تُف افسوس ہی ہر دم اُسے ملنا ہو نصیب آتشِ رشک سے حساد کو جلنا ہو نصیب

علم کی گرمی بازار مبارک ہووے

دین احمد کے خدا نے دیے تمغے انکو — واہ کیا خوب یہ تمغے ملے اچھے انکو
ہے ہر اک شخص کو لازم یہ دعائیں انکو — پائی میراث پیمبر کی انھون نے انکو
اے مرے ایزدِ غفار مبارک ہووے

آجتک دیکھا نہ جلسہ کوئی ایسا کامل — کیسے کیسے عُلَما جمع ہین کیا کیا فاضل
کیسے اس جلسے کو کیونکر نہ شرف ہو حاصل — لطف اللہ کا جلسے مین ہوا ہے شامل
مومنو رحمتِ غفار مبارک ہووے

الغرض بندش دستار بفرق فقہا — الغرض بندشِ دستار بفرقِ کُملا
الغرض بندش دستار بفرقِ فضلا — الغرض بندش دستار بفرقِ عُلَما
بطفیل شہِ ابرار مبارک ہووے

اُسکے صدقے مین جو ہی خاص نبی کا ہمدم — اور جو ہے محرم اسرار رسول اکرمؐ
دین احمد کی بنا جس سے ہوئی ہی محکم — از پئے حضرت بو بکرؓ امام اعظم
از پئے جاہدِ کفار مبارک ہووے

اُسکے صدقے مین جو ہے خویش رسول ثقلین — دین و دنیا کی ہوئی جسکے سبب زینت و زین
وہ جو ہے جامعِ قرآن وسعید کونین — از پئے حضرت عثمانؓ غنی ذی النورین
از پئے حیدرؓ کرار مبارک ہووے

اُسکے صدقے مین جو ہے زوجۂ پاکِ حضرت — جس عفیفہ کی ہے قرآن مین آئی مدحت
جلوہ آیۂ تطہیر فروغ عصمت — از پئے حضرت صدیقۂ عالی درجت
از پئے عترت اطہار مبارک ہووے

اُسکا صدقہ ہے لقب جس کا غریب الغربا — اور مظلومی مین معصومی مین جو ہے یکتا

بھوکا پیاسا جو رہ حق مین گیاہے مارا　　از پئے شاہِ شہیدان و شہ کرب و بلا

بہرِ بنت شہِ ابرار مبارک ہووے

کون وہ جو کہ ہے مصداق ھُنّا ابنائ کا　　جا بجا وصف ہے قرآن مین جسکا آیا

پیشواے شہدا قبلۂ دین و دنیا　　از پئے شاہِ شہیدان و شہ کرب و بلا

بہرِ بنتِ شہ ابرار مبارک ہووے

سال پیوستہ کی تاریخ بھی کیا ہی رنگین　　کارآمد ہوئی امسال بھی ای اہل یقین

للہ الحمد کہ پوری ہوئی اُسکی تضمین　　ختم اشعار دعا پر ہین کہو سب آمین

اب ہے تاریخ کا اظہار مبارک ہووے

اے مری فکر رسا آفرین شاباش تجھے　　تونے کیا خوب مضامین لکھے ہین اچھے

جبکہ تضمین کے پورے ہوے سارے جلے　　سال تاریخ کی آخر مین ہوئی فکر مجھے

بولا اُسدم یہ دلِ زار مبارک ہووے

مادہ سال گزشتہ کی جو تاریخ کا تھا　　الف عدد اُسمین دم جمع زیادہ تھا ہوا

تخرجہ سے اُسے تھا ٹھیک کیا معہذا　　ابکی حامدؔ نہ کرین آپ کچھ اُسمین جھگڑا

لکھیے یہ۔ بندشِ دستار مبارک ہووے
۱۳ ۱۱ ھ

تاریخ دستاربندی جناب منشی ساقی داد خانصاحب رئیس قائم گنج

مرحبا اے وارثان انبیا　　حبذا علماے تفسیر و حدیث

اوسط شوال عالی جلسہ　　امتحان شد کاے بتفسیر و حدیث
۱۳ ھ ۱۱

معذرت

بعض مضامین اور نظمون مین بعض اصحاب نے جوش مذہبی مین ایسے الفاظ یا اشعار
اشارۃً خواہ کنایۃً لکھدیے تھے جو مسلمانون کے بعض فرقون کی دل شکنی کا باعث ہوتے
اور مدرسۂ فیض عام کا خاص مقصد یہ ہے کہ مسلمانون مین باہمی محبت اور الفت زیادہ ہو
لہذا اراکین مدرسہ نے اُن فقرات کو نکالدیا ہے یا ترمیم کر دیا ہے۔ امید ہے کہ جن بزرگون
کے مضامین یا قصائد وغیرہ مین اس قسم کا تصرف کیا گیا ہے وہ مقاصد مدرسہ کو مدنظر
رکھکر معاف فرمائینگے۔

وہ جلسہ جسپر اسلامی علوم کی ترقی بلکہ زندگی منحصر ہے نہ صرف اسلامی علوم کی بلکہ خود اسلام کی ترقی کا مدار علیہ ہے۔ وہ جلسہ جو مسلمانون کے ادبار اُنکے باہمی نفاق اور اُنکے مذہبی جھگڑونکو دور کرسکتا ہے۔ وہ جلسہ جسپر مسلمانون کی طرز معاشرت اور اُنکے اخلاق کی درستی کا انحصار ہے وہ جلسہ جو حیات النبی کے سچے نائب زمانے مین مہیا کرسکتا ہے۔ وہ جلسہ جو مسلمانون کے واسطے ترقی کی جائز راہین نکال سکتا ہے وہ صرف ندوۃ العلما ہے اور ہم بیکس مسلمانون کی قسمت کا فیصلہ اگر کسی انجمن سے ہوسکتا ہے تو اسکی توقع اسی مبارک مجلس سے کیجاسکتی ہے۔ ہمدردان قوم نے بہت سی تدبیرین مسلمانون کی بہبودی کی سوچین کسی نے اعلے درجہ کے دنیاوی علوم کو مسلمانون کی ترقی کا ذریعہ سمجھا۔ کسی نے دنیاوی علوم کو معمولی درجہ تک پڑھانا باعث ترقی ٹھہرایا کسی نے خیال کیا کہ صرف قدیمی علوم سے مسلمانون کی ترقی ہوسکتی ہے کوئی ساعی ہوا کہ محض دینیات کی تعلیم دیجاے۔ کسی نے کوشش کی کہ دنیاوی علوم کے ساتھ کسیقدر دینیات پڑھانے سے دینی اور دنیاوی دونون قسم کی ترقی ہوگی لیکن اجتماعی قوت سے کام نکالنے اور مذہب اسلام کے محفوظ رکھنے اور باہمی تنازعون کو دور کرکے مسلمانون کی دینی و دنیاوی ترقی کی اگر کوئی صحیح تدبیر اسوقت تک سمجھ مین آئی ہے تو وہ ندوۃ العلما ہے جو ہندوستان مین اپنی قسم کا پہلا جلسہ ہے۔ اور ان شاء اللہ تمام ہندوستان کے مسلمانون کا وہ ایک مرکز ہوگا۔

چونکہ ہر قوم کی ترقی علما کی بدولت ہوتی ہے نہ عوام کی۔ پس مبارک ہے وہ قوم جسکے علما کو ترقی کا خیال ہوا ہمارے علماے کرام چونکہ ابتک دوسری طرف متوجہ تھے اسلیے زمانہ کی ضرورتون پر اُنکی نگاہ نہ پڑی تھی لیکن خدا کا شکر ہے کہ مسلمانون کی قسمت نے پلٹا کھایا اور اب ایسی مفید انجمن قائم کرنے کا خیال ہوا۔

یہ خیال ابتداے سنہ ۱۳۱۱ھ مین اُسوقت پیدا ہوا جب مدرسۂ فیض عام کانپور کی دستار بندی کے وقت بہت سے نامی گرامی علما رونق افروز تھے بعض دور اندیش علما کی یہ راے ہوئی کہ مسلمانون کے باہمی جھگڑے زیادہ ہوتے جاتے ہین مذہبی مقدمات کے عدالتون مین دائر ہونے سے توہین اسلام ہوتی ہے۔ ہم علما مین مخالفت کو روز افزون ترقی ہے۔ اور سب سے بڑھکر خرابی یہ ہے کہ جیسے مفسر، محدث، فقیہ، فلسفی، متکلم، ادیب، شاعر اور مورخ پہلے زمانے کے علما تھے اب اُس پایہ اور قابلیت کے علما کے وجود سے زمانہ خالی ہوتا جاتا ہے اور ان سب خرابیون کا انسداد اُسوقت ہو سکتا ہے جب علما کی ایک باضابطہ مجلس قائم ہو چنانچہ علما نے اس الہامی تجویز سے اتفاق کر کے رضامندی کے دستخط کر دیے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس سال وہ جلسہ قائم ہوا۔ اور یہ مفید جلسہ چونکہ کانپور مین مدرسۂ فیض عام کے جلسۂ دستار بندی کے بعد اُسی ہال مین منعقد ہوا۔ لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس عظیم الشان اور بے مثل جلسہ کا مختصر حال بھی اس روئداد مین شائع کر دیا جاے مفصل حالات ندوۃ العلما کی روئداد سے معلوم ہونگے جو کہ عنقریب طبع ہونے والی ہے اور شائقین کو جناب مولٰنا مولوی محمد سید علی صاحب مدظلہ ناظم ندوۃ العلما مقیمہ احاطۂ کمال خان کانپور سے درخواست کرنے پر مل سکیگی۔

اجلاس اوّل ندوۃ العلما

منعقدہ ۱۵ شوال وقت سہ پہر

اس جلسہ مین بھی بدستور آدمیون کی کثرت تھی جب مجمع پورا ہوگیا تو کارروائی شروع ہوئی۔شمس العلما جناب مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی پروفیسر مدرسۃ العلوم علی گڑھ کی تحریک اور جناب مولٰنا شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی کی تائید سے جناب مولٰنا مولوی محمد لطف اللہ صاحب اس جلسہ کے بھی صدر انجمن قرار پائے اور صاحب صدر انجمن نے بعد اظہار شکرگزاری افتتاح جلسہ کی اجازت دی۔

اول جناب مولٰنا شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی نے مقاصد ندوۃ العلما پر گفتگو فرمائی جسکا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔اور افسوس ہے کہ ایسی عمدہ اور موثر تقریر جو تمام مطالب پر حاوی تھی بجنسہ نہ لکھی جاسکی۔

تقریر جناب مولٰنا مولوی شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی

الحمد للہ نستعینہٗ ونستغفرہٗ الخ حضرات ! مجلس ندوۃ العلما کے جو اغراض و مقاصد ہین حسب اجازت جناب صدر انجمن مین اسکو بیان کرتا ہون۔ ہرچند مین اس قابل نہین ہون کہ ایسی مجلس مین کچھ عرض کرون مگر الامر فوق الادب۔ دنیا کے جسقدر کام ہین سب متعلق باغراض ہوتے ہین۔ جو حضرات اس مجلس مین تشریف لائے ہین وہ سب عاقل ہین آخر بلا وجہ تو اس جلسہ مین آئے نہین ؟ اگر یہ کہا جاے کہ دنیاوی غرض تمام حضرات کو یہان تک لائی ہے تو یہ غلط ہے کیونکہ یہ تو علما فقرا کا جلسہ ہے کوئی

دنیاوی جاہ نہین ہے۔ پس معلوم ہوا کہ محض دینی غرض یہانتک لائی ہے جو اغراض ندوۃ العلما کے ہین اُنکو تمام حضرات جانتے ہونگے مختصر یہ ہے۔

اول یہ جلسہ علما کا ایک مہتم بالشان جلسہ ہے اس جلسہ سے کوئی فائدہ ہویا نہو تاہم اصلاح قوم متصور ہے تمام امیدین علما کی ذات عالی سے وابستہ ہین۔ علما کون ہین؟ وارث انبیا ہین۔ حدیث شریف مین آیا ہے کہ ورثہ انبیا کا علم ہے اور وارث اُسکے علما ہین۔ علم سے وہ علم مقصود نہین ہے جو ذہن سے نکلا ہو یا جسکا ماخذ فلسفہ ہو کیونکہ مسائل فلسفی بعض حق ہوتے ہین بعض ناحق۔ علم وہ ہے جسکا ماخذ رسول اللہ ہون۔ وہ کون علم ہے؟ کتاب اللہ اور کتاب الرسول جسطرح نجوم و کواکب سے آسمان کی زینت ہی اسیطرح علما سے زمین کی زینت علما ہدایت کرتے ہین۔ اوہام باطلہ کو رفع کرتے ہین۔ علما کا ایک جگہ جمع ہونا رحمت ہی۔ دولت انبیا کے خزینہ دار ہین ایک زمانہ وہ تھا کہ ہندوستان مین کوئی ایسی جگہ نتھی جہان سلسلہ علم ظاہری و باطنی کا نہو۔ اب ملک مین ہر جگہ خانقاہین ہُو کے عالم مین ہین۔ مدارس ویران پڑے ہین۔ مسائل کے حل کرنے والے کوئی نہین ہین۔ نہ اُگلی سی ہمت ہے نہ ذوق ہے۔ صحابۂ کرام کا یہ حال تھا۔ کہ ایک ایک مسئلے کے دریافت کرنے کے واسطے منزلونکا سفر اختیار کرتے تھے۔

دوسری بات یہ ہے کہ عوام کی خرابی بیشتر علما کی بے توجہی سے ہے اگر توجہ کرین تو ممکن نہین ہے کہ اصلاح نہو تدبیر اور توجہ دلی سے قومی اصلاح ممکن ہے جب علما ایک جگہ جمع ہونگے تو ممکن نہین ہے کہ وہ کوئی فضول بات کرینگے جو امر قوم کے حق مین مفید ہوگا اُسیکا ذکر کرینگے۔ اسوقت مختلف عقائد اور خیال کے علما موجود ہین۔ اذواق جداگانہ ہین لیکن سب ایک دائرۃ اللہ مین شامل ہین۔ دائرۂ اسلام سے کوئی خالی نہین۔ ارباب اہل حدیث مین جو نزاع ہوتی ہے اُسکا ثمرہ یہ ہے کہ عدالتین ہوتی ہین اور جزویات مسائل کے مقدمات عدالت

مین دائر ہوتے ہین حالانکہ فیصلہ کے واسطے کتاب اللہ موجود ہے۔ باہمی مناظرہ اور جدال مین تمام وقت ضائع ہوتا ہے اسوقت تو اسکی ضرورت ہے کہ حصن حصین دیوار اسلام کی رخنہ اندازی کی جو لوگ فکر مین ہین اُسکے دور کرنے کی ہمت چاہیے جسطرح ممکن ہو اسکا قلع و قمع کرنا مناسب ہے پادری۔ دہریہ۔ ملاحدہ۔ منکرین خدا۔ اُس حصن کی توڑنے کی فکر مین ہین۔ جنکے دل مین ایمان ہے اُنکو پوری توجہ اسطرف کرنا چاہیے۔ علما کو لازم ہے اسرار دین سے واقف ہون اُن خاندانون کے بچے جنکی پشتہا پشت سے اسلام چلا آتا ہے وہ اسکول جاتے ہین جو بات عقل سے باہر ہے وہ اسکو قبول نہین کرتے اوہام مین مبتلا ہوجاتے ہین کتب اسرار دینیہ کی تعلیم سے یہ اصلاح ہوسکتی ہے۔ اگر علما توجہ کرین تو دفع ممکن ہے۔ اگر توجہ ہے تو باہمی نزاع پر ہے۔ اب یہ وقت ہے کہ مختلف اذواق اور خیالات کے علما غیر قومون کی طرف توجہ کرین اور اُن اعتراضات کو دفع کیا کرین جو مذہب پر وارد ہوتے ہین ایک زمانہ وہ تھا کہ جن علوم سے نتائج دنیا مترتب ہوتے تھے وہ زمانہ شاہان اسلام کا تھا علما کے پاس جاگیر اور معافیان ہوتی تھین دینی اور دنیوی دونون قوتین مجتمع تھین اب کوئی وجاہت ظاہری نہین ہے سوائے وعظ کے اور کیا باقی ہے ہمتین قاصر ہوگئی ہین خالصًا للہ پڑھنے والے کم ہین علوم کی طرف توجہ نہین ہے۔ لہذا ضرورت ہے کہ ایسے سہل طریقے ایجاد ہون جس سے علوم دینیہ کی تعلیم مین آسانی ہوجاے اور وقت بھی کم صرف ہو۔ موجودہ حالت یہ ہے کہ اگر کسی طالب علم کو زمانہ جاہلیت عرب کے اشعار دیے جائین کہ اسکا ترجمہ کرو تو ممکن نہین ہے نہ ایک دو سطرین عربی کی محاورہ کے موافق لکھ سکتے ہین۔ افسوس ہے کہ ہماری تعلیم مین کیسا نقصان ہے۔ کوشش ہونا چاہیے کہ ہمارے طلبہ نظم و نثر کو سمجھین اور تحریر پر قدرت پیدا کرین تمام علما کے جمع ہونے سے وقت کا ضائع کرنا تو مقصود نہین ہے جو راے مشورے سے قرار پاے

اُسپر عمل کرنا چاہیے۔ یہ حضرات جنکی آج دستار بندی ہوئی ہے اُنکو چاہیے کہ کتب کا مطالعہ کرین مسائل کو اخذ کرین جسقدر تعلیم ہوئی ہے اُس سے قوت مطالعہ اور ایک استعداد ہو گئی ہے فعلیت پیدا نہین ہوئی ہے جو علوم حاصل کیے ہین اُنسے غرض دنیا ہی متصور نہین ہے علوم مروجہ مین اُن علوم کی ضرورت ہے جس سے تہذیب نفس ہو شلاً اربعین۔ احیاء العلوم وغیرہ فقہ پر پوری توجہ کرنا چاہیے میرے نزدیک انھین چیزون کی ضرورت ہے۔ مختصر طور پر ندیۃ العلما کے اغراض بیان کر چکا ہون۔ اب دستور العمل پیش ہونے والا ہے لہذا مین اپنی جگہ پر بیٹھتا ہون۔

بعد ختم تقریر مولانا صاحب مدوح کے جناب شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی پروفیسر مدرستہ العلوم علیگڑھ نے دستور العمل ندیۃ العلما مرتبہ جلسۂ خاص پیش کیا۔ اور جناب مولوی فتح محمد صاحب تائب لکھنوی نے اُسکی تائید کی۔ اسکے بعد جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اپنی کرسی سے اُٹھے اور حسب ذیل گفتگو کی۔

تقریر جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی

"دستور العمل بنانے کا یہ قاعدہ ہے کہ ایک سب کمیٹی قواعد بناتی ہے اور ہر دفعہ پر بحث کر لیتی ہے اس انجمن کا چونکہ یہ پہلا جلسہ ہے اور قواعد کسی باضابطہ سب کمیٹی نے جو اس جلسہ عام کی طرف سے مقرر کی گئی ہو نہین بنائے مناسب تھا کہ ایک باضابطہ سب کمیٹی مقرر ہوتی اور وہ ہر دفعہ پر بحث کرتی اگر موقع ہو تو سب کمیٹی مقرر کیجائے ورنہ یہ انجمن سب کمیٹی کا کام دے اور ہر شخص کو مکرر سہ کرر گفتگو کرنے کا اختیار دیا جائے۔"

چنانچہ یہ راے قرار پائی کہ بوقت شب ایک جلسہ کیا جاے جسمین صرف علما شریک

ہون اور دستور العمل پر بحث ہو۔

اسکے بعد جلسہ نماز عصر کے واسطے ملتوی ہوکر بعد نماز پھر شروع ہوا۔ اول جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب نے محبت، اتفاق اور دینی دنیاوی ترقی کے متعلق ایک بسیط تقریر فرمائی جو ہر پہلو سے نہایت اعلی اور اکمل تھی۔ لیکن افسوس ہے کہ اُسکی یادداشت نہ لکھی گئی جسکی وجہ سے اس تقریر کا خلاصہ درج نہین ہوسکتا۔ اسکے بعد جلسہ ختم ہوا۔

اجلاس دوم ندیۃ العلماء
منعقدۂ ۱۶ شوال وقت ۶ بجے صبح

پروگرام مین جلسہ کا وقت ۷ بجے قرار پایا تھا لیکن تمام ہال چونکہ ۶ بجے صبح تک شائقین سے بھر گیا اور انتظار لوگون کو ناگوار ہونے لگا اسوجہ سے جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب انصاری ناظم امور دینیہ مدرسۃ العلوم علیگڈھ نے پر اثر وعظ شروع کردیا اور ایک گھنٹے تک بیان کیا۔ بعد ختم وعظ کے جناب مولوی حافظ نیاز احمد صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول فتحپور نے مسلمانون کی موجودہ طرز معاشرت پر ایک نہایت فصیح تقریر فرمائی۔ انکے بعد جناب مولوی عبدالحکیم صاحب پٹنوی اور جناب مولوی ابوالفرح عبدالحمید صاحب پانی پتی واعظ جامع مسجد آگرہ نے یکے بعد دیگرے وعظ کہا۔ چونکہ جناب صدر انجمن صاحب بوجہ عذر خاص کے اسوقت تک تشریف نہ لائے تھے اسلیے بتحریک جناب شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی اور بتائید جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اس جلسہ کے صدر انجمن جناب مولوی محمد شاہ صاحب محدث رام پوری قرار پائے چنانچہ صاحب صدر انجمن نے کاروائی شروع کرنے کی اجازت دی۔

سب سے پہلے جناب مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی اپنی کرسی سے کھڑے ہوے اور نہایت قابلیت کے ساتھ حسب ذیل تقریر کی۔

تقریر جناب مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی مؤلف تفسیر حقانی

حضرات! مین ضروری امور خدمت مین عرض کرتا ہون۔ مین مختصراً اُن مصائب کا ذکر کرونگا جنمین قوم مبتلا ہے۔ سُنیے! آپ کیا تھے اور کیا ہو گئے؟ قوم کی حالت کسدرجہ خراب ہو گئی ہی ہمارے بزرگون نے جو کچھ کیا ہے ہم اُن کارنامون کو بھول نہین سکتے۔ علوم جغرافیہ، فقہ، دینیات کی جیسی ترقی ہوئی وہ زمانہ سے محو نہو گی۔ فتوحات کا یہ حال تھا کہ جبل الطارق سے ہسفانیہ تک اسلام کی عملداری نمایان تھی۔ معاملات کی خوبی مین مسلمان ضرب المثل تھے اسکو بھی زمانہ بھولا ہے نہ بھولیگا جب سے ہماری قوم ہندوستان مین آئی اُسوقت سے ابتک جو ترقی ملک کی آبادی مین اور تہذیب مین کی ہے اُسکو بھی نہین بھول سکتا ہون۔ بزرگون نے جو اصلاح دینی اور دنیاوی مین کوشش کی ہے اُسکے حسرتکے آثار رونے کو باقی ہین۔ علمی مدارس، عالیشان مکانات عبرتکے آیات پڑھ رہے ہین۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ قوم کی کیا حالت ہوئی اور کیونکر اصلاح ہو سکتی ہے اسپر بحث کرنا ہے۔

موجودہ حالت قوم کی ظاہر ہے۔ ادبار کی گھٹا چھا رہی ہے۔ مگر افسوس! کہ کسیکو ہماری مصیبت کی خبر بھی نہین ہے۔ زیادہ تر حسرت اسکی ہے کہ نہ ہمین درد کی خبر ہے نہ بیماری علوم جو تصانیف ہمارے بزرگ چھوڑ گئے ہین وہ ہماری یادگار ہین اُنپر ہمکو ناز ہے۔ عزت قومی سلب ہو گئی ہے مسلمانون کی قوم وہ ہے کہ جسنے حکمران قوم ہو کر سات سو برس ہند مین عملداری کی ہے تم اُنھین مین سے ہو۔ کیا اس قابل نہین ہو کہ اپنی اصلاح کر سکو؟ دولت

گئی، ثروت گئی، علوم گئے، اخلاق مٹ گئے، جور استی ہین الامم ضرب المثل تھی وہ بھی جاتی رہی۔ ایک وقت ہین مشہور تھا کہ مسلمان جھوٹ نہین بولتے اب کہتے ہین کہ مسلمان سچ نہین بولتے افسوس! قومی اتفاق، ہمدردی کی یہ حالت تھی کہ اگر لونڈی امن دیدیتی تھی تو پھر اُسکو تمام قوم تسلیم کرلیتی تھی۔ اب یہ حال ہے کہ ایک بھائی کو دوسرے بھائی پر بھروسہ نہین ہے اس سے زیادہ اور کیا افسوس کی بات ہے۔ ہمارے اخلاق قومی، صفات انسانی فطرت کے سچے نمونہ تھے۔ اب ہر طبقہ کی حالت خراب ہے، امرا شہوات نفسانی ہین مصروف ہین، علما ہین نزاع ہے، مشائخ نے بے توجہی کا جالہ اپنے سر پر لیا ہے، ہر ایک اپنی حالت ہین گرفتار ہے۔ خدا کا قانون ہے اِذَا اَرَدْنَا اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ یعنی جس قوم کے ستارے کو ہم غروب کرنا چاہتے ہین اول اُسکے امرا فسق ہین مبتلا ہوتے ہین جب آسمانی حجت تمام ہو جاتی ہے پس فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ۝

اگلی استون کو اگر تاریخ دیکھو تو پاوگے کہ اسی بدکاری نے برباد کیا یہی وہ ہیضہ ہے کہ جسنے اقبالمند قومون کو کھالیا۔ نینوا، بابل کے تخت کو اسی نے اُلٹ دیا۔ قیصر، کسرا، کی سلطنت کو تباہ کردیا۔ یہ وہ قانون ہے کہ ابدالآباد تک جاری رہے گا غفلت شعار قوم کو خدا صاحب سلطنت کبھی نہین کرتا۔ ہمارے اندر بھی یہ ہوا آگئی پھر کیونکر سلطنت رہتی۔ جو رکن سلطنت باقی ہین وہ بیکار ہین جسم فاسد کے اجزا بھی فاسد ہوتے ہین غفلت و تکبر کا حصہ باقی ہے۔ جسکے سردار کا یہ حال ہو وہ دنیا سے واللہ تمتع حاصل نہین کرسکتا۔ خدا نے ہمسے سلطنت چھین لی۔ اسکا کوئی شکوہ نہین۔ بادشاہ عیش وعشرت ہین مصروف رہتے تھے رعایا کے امورات پر کبھی توجہ نہوئی عبرت کا مقام ہے۔ خیر! جو ہوا اُسکو جانے دو اب بھی دولت وثروت کو سنبھالنا چاہیے۔ جو شاہی جاگیر و مناصب وعطیہ علما کے موروثی تھے

وہ ہمنے برباد کردیے۔ علما کی ہمت اور کوشش پست ہوگئی وعظ کا طریقہ بدلگیا۔ علما مین
باہمی اختلافات کے رسالے پلٹنین تیار ہین۔ مناظرے روز بروز شروع ہین۔ نفاق کا
یہ عالم ہے کہ ایک محلہ کے ہزار اور ایک گھر کے دس گھر ہوگئے ہین۔ قوم کی عادت بگڑی
ہوئی ہے وہ عادی اسبات کی تھی کہ ہمارے کام سلطنت کرے۔ مسجد کون بناوے؟
بادشاہ۔ قاضی کون مقرر کرے؟ بادشاہ۔ کھانا کون کھلاوے؟ بادشاہ۔ صنعت وحرفت
کرنا معیوب تھا۔ خاندان مغلیہ چشم وچراغ سلطنت تھا۔ اُسکے بجھتے ہی سب ٹ گیا اپنے کام آپ
کرنے کی عادت چھوٹ گئی۔ علما کے وعظ کا اب طریقہ یہ ہے۔ واقعات کربلا، ذکر شہادت
جنت، دوزخ، وعظ مین یہ ذکر کرکے قوم کو رولاتے ہین ایسا وعظ بیان کیا جاتا ہے کہ کوئی
فریق ناراض نہو۔ آمدنی کے ذریعہ مین نقصان نہ آوے اسکا اثر قوم پر کیا ہوسکتا ہی؟
اے یتیم قوم! اور اے بے وار ثو تمھارے وارث اُٹھ گئے نئی قوم حکمران ہے۔ نئی
صحبت ہے، نیا زمانہ ہے، ہم ہین کہ وہی خواب غفلت۔ مثل ہندو صاحبون کے اپنا
کام ہمکو آپ کرنا چاہیے۔ اگر ہم کرنا چاہین تو سب کچھ کرسکتے ہین ہماری قوم مین بزرگون کے
اوصاف اب بھی باقی ہین۔ ہماری رگون مین ہاشمی خون دورہ کررہا ہے۔ لیکن افسوس
اسکا ہے کہ ہماری قوتین مجموعی نہین رہین۔ عرب کی حالت سُن چکے ہو کہ کس پستی مین تھا
رسول اللہ صلعم کی تعلیم سے کسقدر دینی و دنیوی فائدے ہوے تمام قوتین جمع ہوگئی تھین
تمام قوم ایک سردار کے ماتحت تھی اُسکی اطاعت کرتی تھی سب کام پورے ہوتے تھے
اب کوئی ہمارا سردار نہین ہے جسکی اطاعت سب پر فرض ہو جس قوم مین اطاعت کا مادہ ہے
وہ مقتدر ہے۔ مشہور ہے کہ دہلی مین کٹھبنون کا سردار ہے آجتک اُنکی برادری کا کوئی مقدمہ
عدالت مین نہین گیا ہمارے بیان کیا ہے؟ "ہمچو من دیگرے نیست" ذاتی اور شخصی شہرت کے

ہر ایک مفتون ہے ہر ایک اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر نام پیدا کرنا چاہتا ہے۔ حضرات!
اولوالعزمی کو دور کیجیے اور ایک پیشوا قائم کیجیے جو دینی دنیاوی امور مین رہبری کرے رسول اللہ
صلعم نے فرمایا ہے کہ جسنے اپنا امام نہ بنایا اُسکا کوئی انتظام اور نظم قومی ممکن نہین ہے۔ چنانچہ خدا
نے بھی ہر طرز عبادت کو مجموعی صورت مین دکھایا ہے۔ راجہ رنجیت سنگھ نے عید کے دن
دیکھا کہ ہزارون مسلمان ایک امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہین تو اُسنے کہا کہ اگر سلمان دو مہینے
بھی ایسی اطاعت کرین تو تمام قوم مطیع ہو جائے۔ اب اس سے زیادہ جہالت کیا ہوگی جسنے اپنے
امام کو بجانا۔ حشرات الارض کی طرح سے سیکڑون مذہب ایجاد ہو گئے سبب یہ ہے کہ کوئی سردار
نہین ہے کوئی قومی مجلس نہین ہے۔ طوائف الملوکی مذہب مین بھی ہے۔ دنیاوی امور مین
قطع نظر کرو حیوانات مین بھی سردار بنانے کی عادت ڈالی گئی ہے۔ شلاً سکھو نکا چھتا جو سب
ملکر کام کرتی ہین۔ ہندو، عیسائیون مین بھی مجلسین ہین مگر نہین ہے تو سر برآوردہ قوم مین
جو شاہان عجم کی اولاد سے ہے۔ اب وہ علما نہین رہے ہین جنکے کمالات ظاہری و باطنی
اپنی سرداری کا سکہ جماتے تھے نہ مشائخ ہین نہ درویش۔ جو کہین کہین باقی ہین وہ ستارون
کیطرح غروب ہوتے جاتے ہین جو صورتین قبل غدر نظر آتی تھین وہ اب کہان ہین جو پہلے مجمع نماز مسجد
مین ہوتا تھا اب ویسی جماعت نہین ہوتی سردار کا بنانا نہایت ضروری کام ہے بعد انتقال آنحضرت
کے صحابہ نے قبل تجہیز و تکفین جو کام کیا وہ یہی تھا کہ سردار منتخب کیا گویا خدا کی طرف سے یہ الہام تھا کہ
تمکو ابھی بہت کچھ کرنا ہی قیصر و کسریٰ کی سلطنت پر قبضہ کرنا ہے۔ اپنا سردار اول بناؤ۔ میرے نزدیک
قومی ترقی کے واسطے اسکی بہت ضرورت ہی۔ سردار کون ہوسکتے ہین؟ علما۔ کیونکہ سلطنت
باپ دادا کا حصہ نتھا۔ خلیفہ کی تنخواہ مقرر کیجاتی تھی۔ جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے تو فرمایا
کہ مین تجارت کرتا تھا اب کرون تو کر نہین سکتا اگر قومی خدمات انجام دون تو ذریعہ معاش

کیا ہوگا اسلیے بیت المال سے تنخواہ مقرر کیگئی جو اس زمانے کے مطابق بتّیس ۳۲ تینتیس ۳۳ روپے
ہوتے ہین۔ موٹا کپڑا استعمال فرماتے تھے سجد نبوی کے مقابلے مین ایک ریت کا ٹیلہ تھا وہ
دیوان عام وخاص تھا۔ مورخین کا قول ہے کہ صدیق اکبرؓ نے عذر کیا کہ میری تنخواہ کم ہے کیونکہ
عبدالرحمٰن کا خرچ میرے ذمہ ہے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ عبدالرحمٰن بالغ ہے خود کماے اور
کھاے سلطنت خرچ نہ دیگی۔ بی بی اور اطفال صغار کا خرچ ملیگا۔ بس علی ہذا خلیفہ بلا مشورہ کوئی
کام نکرتا تھا۔ سردار کون ہو؟ بادشاہ کا بیٹا یا پوتا۔ نہین کوئی ایک شخص نہین جمہوری سردار قائم
کیجیے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ مین دو چیزین چھوڑتا ہون۔ کتاب اللہ و عزت رسول اللہ
مجموعی طور پر جماعت علما کو سردار بناؤ وہ وارث الانبیا ہین سلطنت نہ تو رسم و رواج کی اصلاح
کرسکتی ہے نہ عادات و تمدّن کی۔ مذہبی جھگڑے اور نزاع کا تصفیہ، رسوم بد کی اصلاح ممکن نہین
ہے۔ اگر ہم مین سردار کی اطاعت کا مادہ ہو تو مصارف موتیٰ، مصارف شادی، ولادت اولاد
و دیگر رسوم کا انسداد ہوسکتا ہے۔

ندوۃ العلما سے یہ بھی ایک فائدہ ہے کہ سال بھر مین بچھڑی ہوئی صورتین مل بیٹھین گی
طریقۂ تعلیم نہایت بگڑ گیا ہے اُسکی نسبت یہ مثال دینا بیجا نہوگا کہ گاڑی کے پرزے ٹوٹ جائین
اور سفر کے طے ہونے کی امید ہو۔ دو قسم کی تعلیم ہونا چاہیے ایک تو عام لڑکون کی تعلیم ہو دوسرے
خاص علوم کی تعلیم موجودہ درس نظامیہ کافی نہین ہے اُسمین ضروری علوم چھوٹ گئے ہین
اور بیکار حصہ شامل ہے۔ ندوۃ العلما کا یہ مقصد ہونا چاہیے کہ وہ واعظون کو ہدایت کرے جو خود گے
ہون اُنکو روکے۔ قوم اسلام سے صرف شہر کے مسلمان مراد نہین ہین بلکہ قوم کا بڑا حصہ
دیہات مین رہتا ہے۔ ہمارا وعظ اُنکے کان تک نہین پہنچ سکتا۔ کیونکہ ہمارے پاس کوئی
وسائل نہین ہین اکثر ہمارے بھائی مسلمان اسلام کے نام سے ناواقف ہین بعض ایسے

دیہات ہین جنہین مسلمانون کا نام سید ماتادین اور سید گنگارام ہے۔ اسلام کی علامت اب اُنکے گھرون مین یہ ہے کہ وضو کرنے کا بدھنا باپ دادا کے زمانہ کا رکھا ہے۔ دیوالی دسہرے مین نکال کے پوجا کرتے ہین۔ غیر قومون یعنی مشنری وغیرہ کا منتر جلد چلتا جاتا ہے حشر مین اسکی جوابدہی ہمپر ہوگی۔ ٹھنڈی چھاؤن کے وعظ کام نہین آتے ہین۔ علاقہ مدراس اور نظام اور دہلی کے نواح مین بچے عیسائی کثرت سے ہوتے جاتے ہین امرا عیش مین گرفتار ہین مولویون کو مذہبی جھگڑے سے فرصت نہین اب ندوۃ العلما قائم ہوئی ہے امید ہے کہ تمام انتظام کریگی۔ غیر قومون کے جھگڑے اور مذہبی توہمات سے جنکی بنیاد اوہام باطلہ پر ہے نجات ہوجائیگی۔

ابھی جناب مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب تقریر فرمارہے تھے کہ جناب مولٰنا محمد لطف اللہ صاحب تشریف لائے آتے وقت آپنے ملاحظہ فرمایا کہ دو یورپین جنٹلمین عام آدمیون مین بیٹھے ہین جنکی نسبت دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ انمین سے ایک پادری ویسکاٹ صاحب پرنسپل مشن کالج کانپور اور دوسرے اُنکے چھوٹے بھائی ہین لہذا جناب ممدوح نے علما سے ارشاد فرمایا کہ دو پادری صاحبان جو اسوقت ہمارے جلسہ مین تشریف لائے ہین چونکہ یہ بھی اپنی قوم کے عالم ہین اور ہمکو بھی بوجہ اُنکے علم کے عزت کرنا لازم ہے میری راے مین ان دونون صاحبون کو بلاکر چبوترۂ علما پر بٹھانا چاہیے سب نے اس راے کو پسند کیا چنانچہ پادری صاحبان کو باصرار بالاے چبوترہ علما کی کرسیون پر بٹھایا گیا۔

ان دونون یورپین پادریون کے ساتھ جو خلاق محمدی کا برتاو ہمارے مقدس علمانے کیا اُسنے غیر آدمیون پر بھی ثابت کردیا کہ ہمارے علما درحقیقت وارث انبیا ہین اور اُنمین اخلاق محمدی موجود ہے۔ اس اخلاقی برتاو نے حاضرین کے دلپر نہایت عمدہ اثر ڈالا اور ہر شخص نے

جناب مولنٰنا محمد لطف اللہ صاحب کی اس تجویز پر آفرین کی۔

وعظ جناب مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب مہتمم مدرسہ احمدیہ آرہ

جب مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب اپنی تقریر ختم کرکے کرسی پر بیٹھ گئے تو جناب مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب آروی اپنی کرسی سے اُٹھے اور قبل وعظ کہنے کے دعا مانگی کہ "خدا کرے مین قوم کی ضرورت کے موافق گفتگو کر سکون۔ میری تمام تقریر حق اور راستی سے مملو ہو۔ مین کسی جگہ نفسانیت اور تعصب سے کام نہ لون" وغیرہ وغیرہ۔ اُسکے بعد تقویٰ پر وعظ شروع کیا۔

پہلے چند آیات سورۂ آل عمران پارۂ چہارم پڑھکر سنائین۔ افسوس ہے کہ اس تقریر کا بھی خلاصہ نہ لکھا جا سکا لیکن مولوی صاحب کے وعظ کا ماحصل یہ تھا کہ مسلمانون نے تقویٰ کو چھوڑ دیا ہے۔ اسیوجہ سے ساری خرابیان ہین اُنھون نے تقویٰ کے معنی بیان کرتے وقت کہا کہ "ایک شخص نے حضرت امیرالمومنین عمر ابن الخطاب خلیفۂ دوم رضی اللہ عنہ سے تقویٰ کی تعریف دریافت کی۔ آپنے پوچھا کہ بھائی تم کبھی خاردار جنگل سے گذرے ہو تو کسطرح گذرے اُسنے عرض کی کہ دامن سمیٹے ہوے نکل گیا ہون اسکے جواب مین آپنے فرمایا بعینہ یہی مثال تقویٰ کی ہے کہ دنیا کے مکروہات سے دامن بچاے ہوے رہو۔

مولوی صاحب نے اپنے وعظ مین۔ استقلال، راستی، پرہیزگاری اور اطاعت کے اوصاف بیان کیے۔ اسلام کے دنیاوی فوائد اور دین و دنیا کا باہمی تعلق بیان کیا غرضکہ اُنکا وعظ نہایت دلچسپ تھا اور تمام حاضرین ایک شوق اور محویت سے سُن رہے تھے اور ہر شخص اُنکے طرز بیان کی داد دیتا تھا۔

تقریر جناب مولوی سید غلام الحسنین صاحب مجتہد

جناب مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب کے بعد جناب مولوی سید غلام الحسنین صاحب مجتہد علم کے متعلق بیان کرنے والے تھے کہ مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب نے کھڑے ہو کر جناب مجتہد صاحب کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ شیعون مین پہلے عالم ہین جو ہماری اتحادی مجلس مین تشریف لائے۔

اسکے بعد مجتہد صاحب نے کھڑے ہو کر ایک خطبہ عربی کا پڑھا اور فرمایا کہ ہمارے بہت سے علوم مفقود ہو گئے ہین مسلمانون کے ایجاد کردہ پچھتر علوم تھے جنکو مین کل بیان کرونگا جسکو سنکر مسلمان روئینگے۔ افسوس کہ آج اُنکا کوئی جاننے والا نہین ہے اب وہ علوم خواب وخیال مین بھی نظر نہین آتے۔ مین نے اُن علوم کا نام کتابون مین دیکھکر یاد نہین کیا مین تکبر کی راہ سے نہین کہتا وہ علوم میرے سینے مین محفوظ ہین۔ مسلمانون کی دستگیری کا دعوی کیا جاتا ہے برا نہ مانیے گا ڈوبی کشتی کے باہر لانے والے کون ہین اُنکا نام بتائیے۔ مسلمانون پر الزام لگایا جاتا ہے کہ تلوار کے زور سے اسلام پھیلایا۔ رسول نے اُسکے نائب نے اور نائب کے نائب نے اول ہدایت کی اور سمجھا کر دین پھیلایا پھر بدرجۂ مجبوری مسلمانون نے تمام حجت کو ختم کر کے جہاد کیا میرے پاس وقت نہین ہے مین پچھتر علوم کا حال دو گھنٹے تک مفصل کل بیان کرونگا۔

تقریر جناب مولوی سیّد محمد شاہ صاحب محدث رام پوری

جناب مجتہد صاحب کے بعد جناب مولوی سید محمد شاہ صاحب محدث رام پوری نے اپنی کرسی سے کھڑے ہو کر فرمایا کہ مجتہد صاحب نے در بارۂ پچھتر علوم کے فرمایا ہے کہ کوئی اُنکا

جاننے والا نہین ہے تو جاننا چاہیے ہم عالم اُسکو کہتے ہین جو علم دین کا جاننے والا ہو اور
جو شاعر، مقرر، ادیب، فلسفی ہو اسکو عالم نہین بلکہ قابل کہتے ہین۔ صرف نحو وغیرہ
بقدر ضرورت جاننا کافی ہے۔ اور علم بغیر عمل کے نافع نہین اُسکا اچھا سمجھنا بجنسہ بانجھ عورت
سے لڑکا چاہنا ہے۔ ہمکو ضرور نہین ہے کہ ارسطو، فلاطون، کے علوم سیکھین میری عادت
عام جلسون مین شامل ہونے کی نہین ہے صرف آپ لوگون کی محبت یہان کھینچ لائی ہے
ورنہ حکام رام پور نے مجھے بہت بلانا چاہا مگر مین نے توجہ نہین کی۔

اس محبت کی بابت رسول اللہ صلعم نے کیا تعلیم فرمائی ہے سنو! عرب مین جہالت
کا زور تھا ایک کو دوسرے کے ساتھ دشمنی تھی اُنکو باہمی اطمینان قلب نتھا اس اطمینان
کے واسطے رسول اللہ نے فرمایا کہ جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملے تو کہا کرے
"اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ" اور دوسرا جواب مین کہے "وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ" آپنے یہ الفاظ اسلیے مقرر کیے
تھے تاکہ قوم سے بدگمانی کی عادت چھوٹ جاے جب ایک سلام علیک کہتا ہے گویا دوسرے
کو پورا اطمینان دلاتا ہے کہ بھائی تم مجھسے خوف نکرو میری طرف سے بدگمان نہو۔ علے
ہذا القیاس ایسی ہی حکمت ارکان نماز، حج، عیدین، زکوٰۃ، آداب طعام مین ہے۔
اسیطرح مقرر صاحب نے تجہیز و تکفین اور فاتحہ وغیرہ کے فوائد بیان کیے۔ اور جلسہ برخاست ہوا

اجلاس سوم ندوۃ العلما

منعقدہ ۱۶ شوال وقت سہ پہر

اسوقت جناب مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب مہتمم مدرسہ احمدیہ آرہ نے اتفاق اور
عبادت پر وعظ بیان کیا جسکا خلاصہ یہ تھا کہ عبادت کے یہ معنی نہین ہین کہ ہم اپنے آپکو

ہلاک کر دین خدا نے شریعت اسلام کو سہل فرمایا ہے جب کسی امتحان کا حکم ہوتا ہی تو اول
کورس تیار ہو جاتا ہے مسلمانون کے واسطے یہ کورس (قرآن شریف ہاتھ مین تھا اسکو
دکھا کر کہا) مقرر و منضبط ہو چکا ہے۔ ہمکو اسی کی تقلید کرنا واجب ہے۔ بے سود عبادت مین
محنت کچھ مفید نہین ایک شخص پیاس سے مر رہا ہے اور آپ نفل نماز پڑھ رہے ہین تو ایسی
حالت مین نماز توڑ دین۔
غرضنکہ درمیان مین نماز عصر پڑھکر شام تک وعظ ہوتا رہا۔ بعد اسکے جلسہ ختم ہوا۔

اجلاس چہارم ندیۃ العلما
۱۶ شوال بوقت شب

اسوقت صرف علما کا جلسہ تھا جسمین دستور العمل ندیۃ العلما کا پیش ہوا اور بعد بحث و
مباحثہ کے مرتب ہوا جو روئداد جلسۂ ندیۃ العلما کے ساتھ شائع ہوگا۔

اجلاس پنجم ندیۃ العلما
۱۷ شوال بوقت صبح

اول جناب شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی نے حسب ذیل تجویز پیش کی۔
تجویز اول یہ کہ موجودہ نصاب تعلیم قابل اصلاح ہے۔
اس تجویز کے متعلق جناب مولوی شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی نے پیش کرتے
وقت جو گفتگو کی اُسکا خلاصہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

تقریر جناب مولٰنا مولوی شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی

موجودہ طریقۂ تعلیم سے قوت مطالعہ پیدا ہوجاتی ہے اس طریقہ مین زیادہ اصلاح کی ضرورت ہے۔ تفسیر کا یہ حال ہے کہ جلالین پڑھائی جاتی ہے جسکے حروف قرآن شریف سے بھی کم ہین۔ بیضاوی شریف کے ڈھائی پارے پڑھائے جاتے ہین۔ علم ادب مین بہت کمی ہے وہ علوم ہمارے درس مین نہین ہین جس سے اصلاح نفس ہو اور اُسکے امراض دور ہون اسلیے موجودہ طرز تعلیم قابل ترمیم ہے۔

بعد ختم تقریر جناب مولوی شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی اس تجویز کی تائید جناب شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی نے کی اور اُسکے متعلق نہایت قابلیت سے جو تقریر کی اسکا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

تقریر جناب شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی پروفیسر مدرسۃ العلوم علی گڑھ

جو بحث اسوقت پیش ہے مین اُسپر مفصل بیان کرنا چاہتا تھا مگر کام زیادہ ہے لہذا مختصر طور پر بیان کرتا ہون موجودہ طرز تعلیم کی اصلاح بین العلما مسلم ہے علم سے ہمارا مذہبی تعلق ہے کیونکہ مسلمانون مین کوئی خصوصیت نہین ہے اسلام کی تقسیم باعتبار ملک کے ہے جسکو کلمۂ توحید پر اعتقاد ہے وہ مسلمان ہے۔ پس قوم اسلام کے یہ معنی ہین کہ جو مذہب اسلام رکھتا ہو۔ ہمارا مذہب دراصل علم مجسم ہے۔ جسقدر علم موجود ہین۔ جسکے سبب سے مسلمانونکو اور قومون پر ترجیح ہے وہ سب مذہب کے ساتھ ساتھ پیدا ہوئے تھے جسکو اب لوگ ایک سمجھتے ہین۔ علم بلاغت، علم فلسفہ، یہ بھی مذہبی ضرورت ہی سے پیدا ہوے تھے۔ وہ

تو مین جنین زمانہ حضرت آدم سے علم نہین آیا جب وہان اسلام گیا علم النبی ساتھ لیگیا۔
موجودہ طرز تعلیم مین ایک یہ نقص ہے کہ ہر علم کی ایک غرض خاص ہوتی ہے وہ اغراض آجکل کی تعلیم سے کم حاصل ہوتے ہین یعنی منطق جو ابتدا سے پڑھائی جاتی ہے اور آئندہ تک ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ مگر جو منطق کی تعریف کی گئی ہے اُسکی مشق بہت کم ہوتی ہے۔ ایسے طلبہ کم ہین کہ جو (۵) فیصدی مسائل کو حل کر سکین۔ دوسری کمی یہ ہے کہ جو علم پڑھایا جاتا ہے وہ اُسی کتاب تک محدود رہتا ہے۔ مثلاً مختصر معانی۔ مطول درس مین ہے اگر کوئی آیت قرآنی فارغ التحصیل طلبہ کے سامنے پیش کیجاے کہ اسکو اصول بلاغت سے سمجھائیے تو وہ اسکو نہین بتلا سکتے ہین علم بلاغت کا مقصد یہ ہے کہ تمام مسائل کو اصول بلاغت پر منطبق کر سکین میری راے مین کتابی خصوصیت کم کیجاے اور علم سے زیادہ اعتنا ہونا چاہیے۔ کافیہ۔ شرح جامی۔ نحو مین پڑھائی جاتی ہے۔ لیکن اسکے پڑھنے والون کو کوئی زائد مسئلہ نحو کا معلوم نہوگا نہ انین نحو کے مسائل زائد ہین طلبہ کو کتاب سے زیادہ اعتنا ہے۔ علم القران اور علم ادب جسکی بہت ضرورت ہے بہت کم ہے۔ علم تفسیر مین جلالین ہے جسکے حروف قرآن سے بھی کم ہین علم تفسیر کو زیادہ وسعت دینا چاہیے۔ کیونکہ قرآن مجید، علم مواعظ، علم کلام، مسائل فقہیہ پر حاوی ہے۔ اجمالی طور سے ایسی کتابین ہون جس سے معلوم ہو کہ خاص کر یہ علوم قرآن مین ہین۔ دوسرا حصہ علم بلاغت کا ہے اسمین نہایت کمی ہے قرآن مجید کی بلاغت اسطرح پر ثابت کرنا چاہیے کہ اسکے الفاظ شیرین ہین تنافر حروف سے بری ہے مثلاً قرآن شریف مین ہے لَا رَیْبَ فِیْہَا بجاے اسکے لاشک فیہا نہین ہے۔ علے ہذا القیاس بلاغت کی جو اعلی درجہ کی نظمین ہین وہ منتخب کیجائین۔ عرب کی شاعری کے چار ارکان ہین مدح، عشق، ہجو، فخر، اسمین اسالیب کلام کو معین کرنا چاہیے کیونکہ یہی

اسلوب تمام شاعری مین ہین۔

ہر زبان کا ایک اثر خاص طور پر ہوتا ہے۔ مثلاً انگریزی اُسمین یہ نہین پڑھایا جاتا ہے کہ تم آزادی سیکھو زندقہ پر مائل ہو۔ مگر اُسکا آپ اثر ہوتا ہے یہی حال فارسی کا ہے۔ ہندو جو فارسی پڑھتے تھے اُسکا اثر تربیت، طرز معاشرت، وضع وغیرہ پر ہوا۔ اگر یہ سوال کیا جاے کہ زبان عربی کی روح کیا ہے۔؟ اور مثل سلف صالح کے اس زمانہ مین لوگ کیون نہین پیدا ہوتے۔ اسکا کیا جواب ہے؟ اب وہ استقلال نہین ہے جو پہلے تھا۔ علامہ بشاری نے علم نباتات و جغرافیہ کی تحقیقات مین اٹھائیس برس سفر کیا۔ ایک ایک نبات کی تصویر اُسکے پھل اور اُسکے خواص کو ثابت کیا دو ہزار نباتات وہ تحقیق کین جو دنیا کو کم معلوم ہین جو ایجادین مسلمانون کی ہین وہ طلبہ کو پڑھانا چاہیے۔ مین نہایت زور سے اس تحریک کی تائید کرتا ہون کہ اس مجلس سے علما منتخب کیے جائین کہ نصاب تعلیم پر غور کر کے سال آئندہ کی مجلس مین پیش کرین۔

بعد ختم تقریر جناب مولوی محمد شبلی صاحب کے جناب مولوی محمد اسحق صاحب سکرٹری انجمن حمایت بیوگان بارہ بنکی نے فرمایا کہ موجودہ طرز تعلیم اسوقت کے مناسب نہین ہے ہمارے علما کو خیال فرمانا چاہیے کہ طلبا امور دنیا مین محتاج نہون۔ عربی پڑھنے کے بعد طلبہ محتاج ہو جاتے ہین اُنکے معاش کی فکر رکھنا چاہیے انگریزی تعلیم ہو یا کوئی دوسری زبان شرعاً اُسکا پڑھنا ناجائز نہین ہے ایسے مدارس ہونا چاہیے کہ جسمین عربی ہو اور دنیاوی تعلیم بھی ہو۔ جس سے دین اور دنیا دونون درست ہون۔

جناب مولوی محمد یونس خانصاحب رئیس دتاولی نے فرمایا کہ جو مضمون زیر بحث ہے مین اُسکی تائید کرتا ہون یہ ضروری تحریک ہے۔ ضروری شرائط اسوقت فروگذاشت ہو گئے ہین

جیسے علما سابق مین ہوتے تھے اب کیا وجہ ہے کہ ویسے پیدا نہین ہوتے ہین۔ علما
کی توجہ مذہبی علوم پر کم ہے حکمت، فلسفہ، منطق مین عمر عزیز کا بڑا حصہ صرف کیا جاتا ہے
موجودہ تعلیم انگریزی دنیاوی اعتبار سے بہت اچھی ہے کیونکہ اگر دنیاوی تعلیم اچھی نہوتی
تو یہ ترقی کیونکر ممکن تھی۔ تار، ریل وغیرہ دنیاوی علوم کا نتیجہ ہے۔ عربی بقدر ضرورت پڑھنا
چاہیے زیادہ اُن علوم کے اکتساب کی ضرورت ہے جسکی وجہ سے یورپ کی ترقی ہے۔
لہذا مین تائید کرتا ہون کہ عربی نصاب مین ضروری اصلاحین کیجائین۔

جناب مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی نے فرمایا کہ انگریزی تعلیم جس سے دولت
پیدا ہوتی ہے وہ مدرسون کی تعلیم سے حاصل نہین ہوتی۔ انڈیا کی موجودہ تعلیم سے طالب علم
بیکار ہو جاتا ہے۔ کوئی صنعت و حرفت نہین سکھائی جاتی تجربہ سے ثابت ہے۔ کہ ایف۔ اے
بی۔ اے۔ کے طالب علم نوکریون کے محتاج ہین۔

جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب نے اسکے جواب مین فرمایا کہ ایسے مدارس بھی اب
موجود ہین جہان صنعت و حرفت کی تعلیم ہوتی ہے۔

اسکے بعد جناب مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی نے دو مضمون تحریری پیش کیے ایک
مضمون جناب مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی اور دوسرا مضمون جناب خواجہ
الطاف حسین صاحب حالی کا تھا بسبب کمی وقت کے یہ طے پایا کہ اسوقت پڑھنے کی
ضرورت نہین ہے اراکین جلسہ مین یہ مضمون پیش ہو آخر کار اس تجویز کو سوائے ایک
اختلاف کے تمام علمانے بالاتفاق تسلیم کر لیا۔ کہ موجودہ طرز تعلیم قابل اصلاح ہے۔ چنانچہ
اُسیوقت ۲۳ ممبر نصاب تعلیم پر غور کرنے کے واسطے منتخب ہوئے۔

جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے حسب ذیل تجویز پیش کی۔

تجویز دوم یہ کہ مدارس اسلامیہ کے مہتممین سے استدعا کیجاے کہ ہر سال ندوۃ العلما کے اجلاس مین شریک ہونے کے واسطے خود تشریف لائین گے یا اپنے مدرسہ کے کسی مدرس کو وکیل مقرر کرکے بھیجین گے اور اُنکے مصارف سفر اپنے مدرسہ سے ادا کرنا منظور فرمائینگے۔

پیش کرتے وقت مولوی صاحب ممدوح نے فرمایا "حضرات! یہ انجمن تعلیم کی ذمہ دار ہوئی ہے اور جو نقص تعلیم مین ہین اُسکی اصلاح کرنا چاہتی ہے اس جلسہ مین چند علما شریک ہین نہایت کثرت سے مجمع ہونا چاہیے۔ ہر بلاد کے علما ہر مدرسہ کے مدرس ہر انجمن اسلامیہ کے وکیل جلسہ مین ہونا چاہیے تاکہ ہر معاملہ کا فیصلہ کثرت راے سے ہو"

جناب مولوی عبداللہ صاحب انصاری نے اسکی تائید کی اور فرمایا کہ علاوہ دیگر فوائد کے ایک عمدہ نتیجہ یہ ہوگا کہ اور مدارس کے علما تشریف لائینگے تو باہم مدارس مین ارتباط کا سلسلہ جُڑ جائیگا۔ اسپر زائد بحث نہین ہوئی اور تجویز باتفاق تمام پاس ہوئی۔

جناب مولوی عبداللہ صاحب انصاری نے حسب ذیل مضمون پیش کیا۔

تجویز سوم یہ کہ مدارس اسلامی جو کثرت سے جابجا قائم ہین اُنکو ایک سلسلہ مین مربوط کرنے کے لیے دو تین بڑے بڑے مدرسہ مثل مدرسۂ دیوبند و مدرسۂ فیض عام کانپور و مدرسۂ احمدیہ آرہ وغیرہ بطور دار العلوم کے قرار دیے جائین اور چھوٹے چھوٹے مدرسہ اُنکی شاخین بنائی جائین اور اُنکی تمام کارروائی ان دار العلوموں کی نگرانی و انتظام مین رہے۔

پیش کرتے وقت مولوی صاحب ممدوح نے مختصر الفاظ مین فرمایا کہ سلسلہ مدارس کا قائم ہونا بہت مفید ہے جو دار العلوم قائم ہون اُنکو افسر المدارس یا راس المدارس کہنا چاہیے ارتباط نہ صرف براے نام ہو بلکہ دل سے وابستہ ہونا چاہیے تاکہ کوئی تفرق باقی نہ رہے

بعد تائید جناب مولوی عبدالغنی صاحب بھیکم پوری کی تجویز باتفاق تمام پاس ہوئی۔

جناب مولوی فتح محمد صاحب "تائب" لکھنوی نے حسب ذیل مضمون پیش کیا۔

تجویز چہارم مدرسۂ فیض عام کانپور چونکہ باعتبار تعلیم کے نہایت اعلیٰ درجہ کا مدرسہ ہے اور بتعداد کثیر عربی پڑھنے والے طلبہ اسمین موجود ہین لیکن عدم مکان مدرسہ کی وجہ سے نہ صرف تعلیم مین ہرج ہوتا ہے بلکہ انکے آرام و آسایش کا کافی انتظام نہین ہو سکتا ہے لہذا کل ہندوستان کے مسلمانون کو بلحاظ محبت اور ہمدردی علم ضرور ہے کہ مدرسۂ فیض عام کے ایسے مکان بنانے کے واسطے جسمین دو سو پردیسی طلبہ رہسکین حسب حیثیت چندہ دین اور مستحق ثواب ہون۔

پیش کرتے وقت مولوی صاحب ممدوح نے جو تقریر فرمائی اسکا خلاصہ ذیل مین درج ہے۔

تقریر جناب مولوی فتح محمد صاحب تائب لکھنوی

حضرات! حق سبحانہ تعالیٰ نے جب ارادہ فرمایا کہ آپ کو دنیا مین لاے اور علم ابدی اور تعلیم و تربیت سے آراستہ فرماے اُسنے ہمارے واسطے ایک تعلیم گاہ بنائی۔ وہ تعلیم گاہ کون ہے۔

وہ دنیا مین گھر سب سے پہلا خدا کا — خلیل ایک معمار تھا جس بنا کا
ازل مین مشیت نے تھا جسکو تاکا — کہ اس گھر سے نکلے گا چشمہ ہدیٰ کا

یعنی خانۂ کعبہ کو بنانا شروع کیا وہ کیونکر بنا ظاہر ہے۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ اپنے دوش مبارک پر پتھر، اینٹ، گارا، اُٹھاتے تھے اور کوئی تیسرا شخص اُنکا مددگار نتھا جب بنکر تیار ہوا تو تمام دنیا کا مرجع ٹھیرا۔ خدا کی رضامندی کے واسطے عمر بھر مین ایکدفعہ

وہان جانا فرض ہوگیا پھر اسکی تکمیل کے واسطے رسول اللہ صلعم کو بعوث کیا۔آپنے اس مکان کو تعلیم کا مدرسہ بنایا اور آپ ہی مدرس حقیقی اس مدرسہ کے تھے جسکے خوشہ چین سب حضرات علما ہین۔

اے ہمدردان قوم اسلام! مسلمانون کے واسطے بھی ایک جگہ عمدہ تعلیم گاہ ہونا چاہیے کیا مسلمان پسند کرینگے کہ جو طریقہ پرودگار عالم نے تجویز فرمایا ہے اُس طریقہ کو فراموش کردین؟ نہین یہ غیر ممکن ہے۔آج یہ جو انوار نظر آتے ہین کسکے ہین۔کسکے فیوض کا نتیجہ ہے؟ مدرسہ فیض عام کا۔افسوس ہے کہ ہم اچھے مکانون مین رہین اور مدرسہ کی ایسی خراب حالت ہو۔ہم سایہ مین ہون اور طلبہ دھوپ مین۔افسوس ہے!

اگر حق سبحانہ تعالی مسلمانون سے سوال کرے تو کیا جواب ہے۔حدیث شریف مین آیا ہے کہ مدارس دینی بہشت کی کیاریان ہین۔اگر مسلمان سچی ہمت، سچے جوش، صدق نیت سے تھوڑی مدد کرین تو خدا بہت کچھ روپیہ فراہم کردیگا۔ایسے موقع پر تمام مسلمانون کو ہاتھ اور دل دونون کھولنا چاہیے۔

اس تجویز کی تائید جناب مولوی شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی نے فرمائی اور بیان کیا کہ تمام عالم تعلیم گاہ ہے۔مدرسہ فیض عام کا فیض عام ہے۔عراق تک کے طلبہ موجود ہین جملہ مصارف مدرسہ کانپور کے چندہ سے چلتے ہین۔باہر کے چندہ دینے والے بہت کم ہین لہذا مین چاہتا ہون کہ چندہ کی عام تحریک کیجاے۔

اسکے بعد جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب نے ایک نہایت عمدہ وعظ چندہ کی تحریک مین بیان کیا اور مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکم پورا اور مولوی خلیل الرحمن خان صاحب رئیس بھیکم پور وجناب شیخ عبد الرحیم صاحب سوداگر نے جھولیان

ہاتھ مین لیکر چندہ کی تحصیل شروع کی ان اصحاب کی اس کوشش کا صلہ خداوند تعالیٰ
کے ہاتھ مین ہے۔ بندۂ مہتمم کے پاس سواے دعا اور شکریہ کے کیا ہے جو ایسے نیک کام
کے معاوضہ مین پیش کرے۔ چنانچہ ان بزرگون کا شکریہ ادا کرتا ہون اور انکی بہبودی دارین
کے لیے دست بدعا ہون۔

جن اصحاب نے تعمیر مکان مدرسہ کے واسطے چندہ عنایت فرمایا انکا بھی شکریہ
ادا کیا جاتا ہے اور فہرست نمبر ۲ مین چندہ دہندگان کے اسماے گرامی درج ہین۔

جملہ اراکین مدرسہ ہذا علماے کرام کے نہایت شکرگزار ہین کہ اُنھون نے مدرسہ کی
عام حالت پر نظر ڈالکر مدرسہ کے تعمیر کی سفارش کی۔

اسکے بعد ندوۃ العلما کے انتظامی جلسہ کے واسطے سولہ ممبرون کا انتخاب ہوا اور
علما و دیگر اصحاب نے جلسۂ ندوۃ العلما کا رکن ہونا منظور کیا اور جناب مولوی سید محمد علی صاحب
کانپوری ندوۃ العلما کے ناظم منتخب ہوے۔

بعد اسکے جناب شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی نے منجانب علما مسلمانان کانپور
کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا۔ اور جناب منشی محمد رحمت اللہ صاحب رعد نے مسلمانان کانپور
کی طرف سے مہمانون کی تشریف آوری اور عزت دہی کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ برخاست ہوا۔

اجلاس خاص

اگرچہ ندوۃ العلما کی کارروائی صرف ۷ شوال ۱۱ بجے تک ہونا قرار پائی تھی لیکن جناب
مولوی سید غلام الحسنین صاحب مجتہد کا مضمون چونکہ کثرت کام کی وجہ سے پیش نہو سکا تھا
لہذا ۲ بجے سے پھر جلسہ ہوا اور آپنے پچھتر علوم کے متعلق طویل مضمون پڑھا جو غالبًا روداد

ندیۃ العلماء کے ساتھ شائع ہوگا۔

اسکے بعد جناب مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب نے مجتہد صاحب کا شکریہ ادا کیا اور خدا وند تعالی کا اس امر کے متعلق شکریہ ادا کیا کہ جلسہ بخیر وخوبی ختم ہوا اور مسلمانون کی آئندہ بہبودی کی دعا مانگی۔

انکے بعد جناب مولوی احمد حسن صاحب مدرس اعلی مدرسۂ فیض عام نے سب صاحبوں کا شکریہ ادا کیا اور الحمد للہ جلسہ خیریت سے ختم ہوا۔

فہرست نمبر ۱ چندہ جو متعلق جلسہ دستار بندی کی اہل ہمت بزرگان نے عنایت فرمایا

نمبر	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۱	جناب مولوی عبد الغفور صاحب ڈپٹی کلکٹر کانپور	ما ر	...
۲	جناب منشی علیم الدین احمد صاحب رئیس اعظم کلکتہ	ما ر	وعدہ
۳	جناب شیخ قادر بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ فیض آباد	صـ ر	...
۴	جناب شیخ عبد اللہ صاحب ٹھیکہ دار آلہ آباد	صـ ر	...
۵	جناب شیخ عبد الحکیم صاحب سوداگر کانپور امین مدرسۂ ہذا	صـ ر	...
۶	ناچیز الٰہی بخش مہتمم مدرسۂ ہذا	صـ ر	...
۷	جناب شیخ علی محمد صاحب سیٹھ کانپور	صـ ر	...
۸	جناب شیخ فیاض محمد صاحب سوداگر کانپور	صـ ر	وعدہ
۹	جناب حافظ محمد فخر الدین صاحب سوداگر کانپور	صـ ر	وعدہ
۱۰	جناب منشی فصیح الدین صاحب ڈپٹی محکمہ نہر گنگ کانپور	صـ ر	وعدہ

نمبر شمار	اسماے گرامی چندہ دہندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۱۱	معرفت جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب	للعہ/	...
۱۲	جناب حافظ محمد ہاشم صاحب سوداگر ٹھنڈی سڑک کانپور	سہ/	...
۱۳	جناب حافظ محمد عبد الستار صاحب سوداگر بساطی بازار کانپور	سہ/	...
۱۴	جناب شیخ کریم الدین صاحب سوداگر میرٹھ	سہ/	...
۱۵	جناب قاضی محمد حبیب صاحب ڈپٹی کلکٹر بارہ بنکی	سہ/	...
۱۶	جناب مولوی غلام الحسنین صاحب مجتہد لاوڑ ضلع مظفر نگر	صعہ/	...
۱۷	جناب پنڈت پرتھی ناتھ صاحب وکیل اعظم کانپور	صعہ/	...
۱۸	جناب شیخ فیاض علی صاحب تاجر چوب بانسمنڈی کانپور	صعہ/	...
۱۹	جناب مولوی عبد السبحان صاحب رئیس پٹنہ	صعہ/	...
۲۰	جناب سیٹھ حاجی بھائی صاحب تاجر پور دہ ہیراحن کانپور	صعہ/	...
۲۱	جناب حافظ محمد عبد الستار صاحب سوداگر مچھلی بازار کانپور	صعہ/	...
۲۲	جناب منشی شوکت حسین صاحب سب اورسیر کانپور	صعہ/	...
۲۳	جناب شیخ محبوب الٰہی صاحب رئیس قصبۂ دلیل نگر ضلع اٹاوہ	صعہ/	...
۲۴	جناب شیخ مولا بخش صاحب سوداگر کلکتہ	صعہ/	...
۲۵	جناب شیخ محمد اشرف صاحب سوداگر بساطی بازار کانپور	صعہ/	وعدہ
۲۶	جناب منشی عبد الغفور صاحب ایجنٹ سروڈر اسمتھ کمپنی کانپور	عسہ/	...
۲۷	جناب شیخ الہ دیا صاحب سوداگر بساطی بازار کانپور	عسہ/	...
۲۸	جناب منشی قربان احمد صاحب وکیل بارہ بنکی	عسہ/	...

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۲۹	جناب حاجی محمد کفایت اللہ صاحب سوداگر لٹھا کانپور	عه/	وعدہ
۳۰	جناب مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکم پور	صه/	...
۳۱	جناب مولوی خلیل الرحمن خانصاحب رئیس بھیکم پور	صه/	...
۳۲	جناب حافظ محمد عبدالغفار صاحب سوداگر بساطی بازار کانپور	صه/	...
۳۳	جناب شیخ کرم الٰہی صاحب سوداگر مصری بازار کانپور	صه/	...
۳۴	جناب شیخ الٰہی بخش صاحب سوداگر ٹھنڈی سڑک کانپور	صه	وعدہ
۳۵	جناب منشی احمد حسین صاحب تھانہ دار کلیان پور	لعه/	وعدہ
۳۶	جناب شیخ صدرالدین صاحب تاجر چرم قلی بازار کانپور	عه/	...
۳۷	جناب شیخ فضل الٰہی صاحب زمیندار موضع بہار پور	عه/	...
۳۸	جناب حافظ محمد عبدالحافظ صاحب رئیس قائم گنج	عه/	...
۳۹	جناب لالہ مادہو رام صاحب رئیس کانپور	عه/	...
۴۰	جناب حکیم غلام رضا خان صاحب از بردوان	عه/	بذریعۂ منی آرڈر
۴۱	جناب بابو ترلوک ناتھ صاحب وکیل اعظم کانپور	عه	...
۴۲	جناب مرزا محمد قاسم صاحب ٹھیکہ دار میونسپلٹی کانپور	عه	...
۴۳	جناب عبدالوحید خانصاحب مالک شتر گاڑی کانپور	عه/	...
۴۴	جناب سیٹھ حیدر صاحب مدراسی	عه/	...
۴۵	جناب یار محمد خانصاحب سوداگر نیل بنارس	عه/	...
۴۶	جناب زبردست خان صاحب رئیس فتح پور	عه/	...

نمبر شمار	اسماے گرامی چندہ دہندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۴۷	جناب الطاف حسین خان صاحب رئیس باندہ	عہ/	...
۴۸	جناب قاضی خلیل الدین صاحب وکیل پیلی بھیت	عہ/	...
۴۹	جناب محمد علی خان صاحب سیٹھ فتح پور	عہ/	...
۵۰	جناب شیخ محمد صمصام علی صاحب تعلقدار کنڈارا ضلع بہرائچ	عہ/	...
۵۱	جناب منشی دلدار حسین صاحب سب انسپکٹر گلون ضلع کانپور	عہ/	...
۵۲	جناب مولوی محمد صدیق صاحب مہتمم مدرسہ ہاشمیہ بمبئی	عہ/	بذریعہ منی آرڈر
۵۳	جناب شیخ عبد الرحیم صاحب سوداگر بساطی بازار کانپور	عہ/	...
۵۴	جناب شیخ نبی بخش صاحب و رحیم بخش صاحب تاجر چرم کانپور	بہ/	...
۵۵	جناب شیخ فضل آلہی و خلیل احمد صاحب رئیس اٹاوہ	عہ/	...
۵۶	جناب شیخ عنایت آلہی صاحب خلف شیخ فضل آلہی صاحب	عہ/	...
۵۷	جناب حافظ محمد آلہی و حافظ شفیع الدین صاحب سوداگر کانپور	عہ/	...
۵۸	جناب منشی عزیز الحق صاحب تھانہ دار کرنیل گنج کانپور	عہ/	...
۵۹	جناب شیخ صفدر علی صاحب تاجر چوب الہ آباد	عہ/	...
۶۰	جناب چودھری حسین بخش صاحب معرفت چودھری مولا بخش صاحب	عہ/	...
۶۱	عالیجناب حضرت مولانا محمد لطف اللہ صاحب علی گڑھ	عہ/	...
۶۲	جناب شاہ محمد سعید صاحب رئیس مونگیر	عہ/	...
۶۳	جناب منشی احمد حسین صاحب تحصیلدار بارہ بنکی۔	عہ/	...
۶۴	جناب منشی نور الحسن خان صاحب وکیل بارہ بنکی	عہ/	...

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۶۵	جناب مولوی محمد سلطان قلی صاحب الہ آباد	عہ/	...
۶۶	جناب اورسیر صاحب فتح پور	عہ/	...
۶۷	جناب مولوی محمد اشرف صاحب وکیل کان پور	عہ/	...
۶۸	جناب منشی فضل علی صاحب تحصیلدار اکبر پور	عہ/	وعدہ
۶۹	جناب شیخ نظام الدین صاحب رئیس قصبہ دلیل نگر ضلع اٹاوہ	عہ/	وعدہ
۷۰	جناب منشی محمد ثناء الدین صاحب تاجر چوب بانسمنڈی کانپور	عہ/	وعدہ
۷۱	جناب منشی محمد امیر خانصاحب و محمد وزیر خانصاحب سوداگر جنرل گنج کانپور	عہ/	...
۷۲	جناب منشی سید ضامن علی صاحب ڈپٹی کلکٹر کانپور	عہ/	...
۷۳	جناب بابو عبدالغنی صاحب ٹھیکہ دار کانپور	ملے/	...
۷۴	جناب حاجی شکر اللہ صاحب رنگریز کان پور	معہ/	...
۷۵	جناب حافظ بخش آلہی صاحب موضع بہارپور	ہے/	...
۷۶	جناب حافظ عبدالحمید خان صاحب الہ آباد	ے/	...
۷۷	جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب اجمیر شریف	ے/	...
۷۸	جناب بابا حبیب صاحب تاجر شکر جرنیل گنج کانپور	صہ/	...
۷۹	جناب شیخ احمد بخش صاحب و محمد بخش صاحب سوداگر فتحگڑھ	صہ/	...
۸۰	جناب منشی عبدالعزیز صاحب ایجنٹ نیبل صاحب	صہ/	...
۸۱	جناب شیخ بخش آلہی صاحب جھانسی والے	صہ/	...
۸۲	جناب منشی عبدالعزیز صاحب تاجر چرم بانسمنڈی کانپور	صہ/	...

کیفیت	تعداد چندہ	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	نمبر شمار
...	صہ ر	جناب حاجی خانو موسیٰ صاحب تاجر شکر جرنیل گنج کان پور	۸۳
...	صہ ر	جناب مان خان صاحب کانپور	۸۴
...	صہ ر	جناب حاجی بنو صاحب فیض آبادی مقیم نئی سڑک کان پور	۸۵
...	صہ ر	جناب شیخ ہسّو صاحب تاجر چرم کان پور	۸۶
...	صہ ر	جناب شیخ دلاور صاحب رنگریز کان پور	۸۷
...	صہ ر	جناب مولوی کریم اللہ صاحب طالب علم کان پور	۷۸
...	صہ ر	جناب منشی محمد عبدالرحمٰن خان صاحب مالک مطبع نظامی کانپور	۸۹
...	جہ ر	جناب مولوی احسن علی صاحب فتح پور	۹۰
...	صہ ر	جناب مسٹر محمد ہادی صاحب رئیس کان پور	۹۱
...	صہ ر	جناب محمد شفیع صاحب و عبدالرزاق صاحب کرنیل گنج کان پور	۹۲
...	صہ ر	جناب منشی شیخ نصیب علی صاحب جاجمو	۹۳
...	صہ ر	جناب شیخ انعام اللہ صاحب سوداگر دہلی	۹۴
...	صہ ر	جناب شاہ محمد یعقوب صاحب رئیس مونگیر	۹۵
...	صہ ر	جناب مولوی محمد یونس خان صاحب رئیس دتاولی	۹۶
...	صہ ر	جناب شیخ عبدالکریم صاحب سوداگر جوتا بازار کان پور	۹۷
...	صہ ر	جناب شیخ محمد باقر صاحب تاجر چرم کانپور	۹۸
...	صہ ر	جناب مولوی غربت اللہ صاحب وکیل کانپور	۹۹
...	صہ ر	جناب شیخ رفیع الدین عرف مولنا کانپور	۱۰۰

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۱۰۱	جناب میان حاجی ابراہیم عارف صاحب. سیٹھ کانپور	صہ؍	...
۱۰۲	جناب منشی محمد جان صاحب. پوروہ ہیرامن کانپور	صہ؍	...
۱۰۳	جناب منشی محمد رحمت اللہ صاحب. مالک مطبع نامی کانپور	صہ؍	...
۱۰۴	جناب شیخ عزیز الدین صاحب. سوداگر جوتا بازار کانپور	صہ؍	...
۱۰۵	جناب شیخ محمد سعید صاحب. و شیخ محمد شریف صاحب سوداگر بساطی بازار کانپور	صہ؍	...
۱۰۶	جناب شیخ امام علی صاحب. بساطی بازار کان پور	صہ؍	...
۱۰۷	جناب منشی فضل حسین صاحب. تھانہ دار انور گنج کانپور	صہ؍	...
۱۰۸	جناب کمال احمد صاحب انور گنج کانپور	صہ؍	...
۱۰۹	شیخ بشیر احمد صاحب پسر مہتمم	صہ؍	...
۱۱۰	جناب آغا حیدر صاحب مہتمم مدرسہ دہلی	صہ؍	...
۱۱۱	جناب میر نواب صاحب. پسر احمد علی صاحب. سررشتہ دار جھانسی	صہ؍	...
۱۱۲	جناب مولوی شاہ محمد حسین صاحب. الہ آبادی	صہ؍	...
۱۱۳	جناب میر خیرات علی صاحب فتح پور	صہ؍	...
۱۱۴	جناب مولوی محمد صاحب. ناظم انجمن حمایت اسلام گڑا	صہ؍	...
۱۱۵	جناب مولنا سید محمد علی صاحب کانپور	صہ؍	...
۱۱۶	جناب شیخ ولی محمد صاحب ڈاکٹر بکین گنج کا	صہ؍	...
۱۱۷	جناب منشی مولی بخش صاحب. تحصیلدار پنشنر قنوج	صہ؍	...
۱۱۸	جناب حاجی عبد الغفار صاحب. و انعام الٰہی صاحب. سوداگر فیض آباد	صہ؍	...

نمبر شمار	اسماے گرامی چندہ دہندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۱۱۹	جناب شیخ عبدالرحیم صاحب تاجر چوب بانسمنڈی کانپور	صہ ر	...
۱۲۰	جناب مولوی محمد امین صاحب نصیر آبادی	صہ ر	...
۱۲۱	جناب محمد قاسم صاحب سیٹھ کان پور	صہ ر	...
۱۲۲	جناب شیخ نثار علی صاحب الہ آبادی	صہ ر	...
۱۲۳	جناب حاجی انعام اللہ خانصاحب ہمیر پور	صہ ر	...
۱۲۴	جناب مولوی عبدالجلیل صاحب تحصیلدار ہمیر پور	صہ ر	...
۱۲۵	جناب شیخ الٰہی بخش و بخش الٰہی صاحبان رئیس اٹاوہ	صہ ر	...
۱۲۶	جناب منشی ریاض الدین صاحب ساکن سنہ گانون	صہ ر	وعدہ
۱۲۷	جناب مولوی احمد حسین صاحب مختار کانپور	صہ ر	وعدہ
۱۲۸	جناب چودھری مولا بخش صاحب توپخانہ بازار کانپور	للعہ ر	...
۱۲۹	جناب ناظر نصیر الدین صاحب کان پور	للعہ ر	...
۱۳۰	جناب شیخ احسن الزمان صاحب فتح پور	للعہ ر	...
۱۳۱	جناب منشی محمد اسحٰق صاحب وکیل ہائی کورٹ الہ آباد	للعہ ر	...
۱۳۲	جناب منشی احمد خان صاحب ٹھیکہ دار کرنیل گنج کانپور	للعہ ر	...
۱۳۳	جناب حافظ علیم الدین صاحب تاجر چوب بانسمنڈی کانپور	ملے ر	...
۱۳۴	جناب محمد اسحٰق صاحب تاجر چوب بانسمنڈی کانپور	سلے ر	...
۱۳۵	جناب حافظ قدرت اللہ خانصاحب محرر ہمیر پور	عہ ۴ر	...
۱۳۶	جناب احمد حبیب صاحب موضع منڈیا ضلع بریلی	عہ	...

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۱۳۷	جناب حاجی الہ بخش صاحب سوداگر کانپور	عار	...
۱۳۸	جناب مولوی امان الحق صاحب ایم اے۔ گورکھپور	عار	...
۱۳۹	جناب خدا بخش صاحب گوالٹولی کانپور	عار	...
۱۴۰	جناب محمد مشہود صاحب صاحبزادہ تحصیلدار صاحب کانپور	عار	...
۱۴۱	جناب منشی منصب علی صاحب سوداگر ٹھنڈی سڑک کانپور	عار	...
۱۴۲	جناب شیخ محمد الٰہی صاحب تیل گودام کانپور	عار	...
۱۴۳	جناب سید محمد حسین صاحب گھڑی ساز کانپور	عار	...
۱۴۴	جناب مدار بخش صاحب سبزی منڈی کانپور	عار	...
۱۴۵	جناب شیخ الہ بخش صاحب تمباکو فروش کانپور	عار	...
۱۴۶	جناب حاجی ولی محمد صاحب و عبدالحق صاحب مبارکپور	عار	...
۱۴۷	جناب محمد داد خانصاحب اسی بوچر خانہ کلان کانپور	عار	...
۱۴۸	جناب علی حسین صاحب تاجر چوب بانسمنڈی کانپور	عار	...
۱۴۹	جناب عمر خان صاحب مختار کانپور	عار	...
۱۵۰	جناب خلیل احمد صاحب فرزند شیخ رحیم بخش صاحب کانپور	عار	...
۱۵۱	جناب محمد مجتبیٰ صاحب و خلیق احمد صاحب کانپور	عار	...
۱۵۲	جناب رشید احمد خانصاحب کانپور	عار	...
۱۵۳	جناب منشی بخشش احمد صاحب پیشکار عدالت ججی کانپور	عار	...
۱۵۴	جناب حافظ عبدالرحمٰن صاحب تاجر چرم کانپور	عار	...

نمبر شمار	اسماے گرامی چندہ دہندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۱۵۵	جناب منشی انصار حسین صاحب تھانہ دار شیو راجپور	عہ ر	...
۱۵۶	جناب شیخ علی حسین صاحب فتح پور	عہ ر	...
۱۵۷	جناب محمد بدر الدین صاحب انسپکٹر چھاونی کانپور	عہ ر	...
۱۵۸	جناب شیخ رحمت علی صاحب شیخ پور	عہ	...
۱۵۹	جناب قاضی تفضل حسین خانصاحب موضع جگبنی ضلع فتحپور	عہ ر	...
۱۶۰	جناب حافظ محمد ظفریاب صاحب ہیڈ ماسٹر کانپور	عہ ر	...
۱۶۱	جناب میر ثروت حسین صاحب فتح پور	عہ ر	...
۱۶۲	جناب آغا بیگ صاحب سب انسپکٹر ریلوے علیگڑھ	ہہ ر	...
۱۶۳	جناب میر محمد حسین صاحب لکھنو۔	عہ ر	...
۱۶۴	جناب محمد امین خان صاحب نائب تحصیلدار کانپور	عہ ر	...
۱۶۵	جناب عبد الوحید صاحب میدہ بازار کانپور	عہ ر	...
۱۶۶	جناب حافظ انعام اللہ صاحب لکھنو	عہ ر	...
۱۶۷	جناب اکبر خان صاحب پیشکار کان پور	عہ ر	...
۱۶۸	جناب مولوی سید ابو البقا صاحب دائرہ شاہ اجمل الہ آباد	عہ ر	....
۱۶۹	جناب مولوی عبد الحمید صاحب ولد مولوی تفضل حسین صاحب	عہ ر	...
۱۷۰	جناب حاجی مرزا کلو صاحب الہ آباد	عہ ر	...
۱۷۱	جناب الطاف حسین خان صاحب پورینی	عہ ر	...
۱۷۲	جناب شیخ عبد اللہ صاحب تاجر چرم خورجہ	عہ ر	...

نمبر شمار	اسماے گرامی چندہ دہندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۱۷۳	جناب محمد صغیر حسین صاحب احاطہ کمال خان کانپور	عاً	...
۱۷۴	جناب لال محمد صاحب کارندہ موضع بہار پور	عاً	...
۱۷۵	جناب ڈاکٹر محمد اشرف خان صاحب	عاً	...
۱۷۶	جناب مولوی عنایت اللہ صاحب خلف حضرت لطف اللہ صاحب	عاً	...
۱۷۷	جناب مولوی امانت اللہ صاحب خلف ایضاً	عاً	...
۱۷۸	جناب چودھری الٰہی بخش صاحب پورہ ہیرامن کانپور	عاً	...
۱۷۹	جناب ہدایت صاحب تاجر الہ آباد	عاً	...
۱۸۰	جناب قاضی وصی الدین صاحب امین عدالت ججی کانپور	عاً	...
۱۸۱	مساۃ ہمشیرہ شکر اللہ صاحب رنگریز کانپور	عاً	...
۱۸۲	جناب سرفراز احمد صاحب قنوج	عاً	...
۱۸۳	جناب انوار احمد صاحب قنوج	عاً	...
۱۸۴	جناب مولوی محمد نذیر صاحب امیٹھی	عاً	...
۱۸۵	جناب مولوی شاہ زمان صاحب ولائتی	عاً	...
۱۸۶	جناب منشی ولایت حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ وکسینیشن	عاً	...
۱۸۷	جناب منصب علی صاحب سب انسپکٹر	عاً	...
۱۸۸	جناب منشی عبد الغیاث صاحب نائب تحصیلدار ہمیر پور	عاً	...
۱۸۹	جناب سید محمد اسمٰعیل صاحب مغربی رئیس ہمیر پور	عاً	...
۱۹۰	جناب منشی قاضی نذیر احمد صاحب برادر ڈپٹی فصیح الدین صاحب	عاً	وعدہ

کیفیت	تعداد چندہ	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	نمبر شمار
...	عا ر	جناب مرزا یوسف علی صاحب سائنس ماسٹر گورنمنٹ اسکول گونڈہ	۱۹۱
وعدہ	عا ر	جناب احمد علی خان صاحب پوروہ ہیرامن کانپور	۱۹۲
وعدہ	عا ر	جناب شیخ حبیب اللہ صاحب تاجر مرادآباد	۱۹۳
وعدہ	عا ر	جناب منشی نثار علی صاحب کانپور	۱۹۴
...	عا ر	جناب شیخ نور محمد صاحب گوالٹولی کانپور	۱۹۵
...	عا ر	جناب سید عبداللہ صاحب علم سوداگر چوک کانپور	۱۹۶
...	ابر	جناب قاضی وارث علی صاحب رئیس ہمیرپور	۱۹۷
...	بہ ر	جناب حافظ مولا بخش صاحب ناچگھر کانپور	۱۹۸
...	عہ ر	جناب نجیب خانصاحب ملازم مولنا محمد علی صاحب کانپور	۱۹۹
...	عہ ر	جناب شیخ حسینی صاحب پوروہ ہیرامن کانپور	۲۰۰
...	عہ ر	جناب حافظ عنایت اللہ صاحب گوالٹولی کان پور	۲۰۱
...	عہ ر	جناب مہرداد خان صاحب داروغۂ صفائی کانپور	۲۰۲
...	عہ ر	جناب منشی عبداللطیف صاحب داروغۂ صفائی کانپور	۲۰۳
...	عہ ر	جناب اشرف حسین صاحب ناظر چھاونی کانپور	۲۰۴
...	عہ ر	جناب احمد خان صاحب لال کرتی کان پور	۲۰۵
...	عہ ر	جناب محمد خلیل اللہ خان صاحب کان پور	۲۰۶
...	عہ ر	جناب محمد رفیق و محمد حفیظ صاحب کانپور	۲۰۷
...	عہ ر	جناب محمد ہادی صاحب	۲۰۸

نمبر شمار	اسماے گرامی چندہ دہندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۲۰۹	جناب حافظ پیر محمد صاحب بساطی بازار کانپور	عـہ	...
۲۱۰	جناب محمد نصراللہ صاحب واصلباقی نویس فتحپور	عـہ	...
۲۱۱	جناب حاجی غلام محی الدین بساطی بازار کانپور	عـہ	...
۲۱۲	جناب حاجی حسینی صاحب تمباکو فروش کانپور	عـہ	...
۲۱۳	جناب مرزا رجب بیگ صاحب کانپور	عـہ	...
۲۱۴	جناب عبداللہ صاحب تمباکو فروش	عـہ	...
۲۱۵	جناب مرزا امیر بیگ صاحب کنسٹبل کان پور	عـہ	...
۲۱۶	جناب شیخ فضل الٰہی صاحب جھانسی والے	عـہ	...
۲۱۷	جناب شیخ محمد صدیق صاحب ایجنٹ	عـہ	...
۲۱۸	جناب عبدالرحمٰن صاحب مدراسی کانپور	عـہ	...
۲۱۹	جناب احسان اللہ و برہان الدین صاحب	عـہ	...
۲۲۰	جناب ولی محمد صاحب فیتہ والی قلی بازار کانپور	عـہ	...
۲۲۱	جناب منشی عبدالحی صاحب نئی سڑک کانپور	عـہ	...
۲۲۲	جناب حاجی مولا بخش صاحب صابون فروش	عـہ	...
۲۲۳	جناب ولی محمد صاحب چوکیدار توپخانہ بازار کان پور	عـہ	...
۲۲۴	جناب ڈاکٹر عبدالغنی صاحب فتح پور	عـہ	...
۲۲۵	جناب شیخ منے صاحب کانپور	عـہ	...
۲۲۶	جناب چودھری حاجی جانو صاحب نیپال گنج	عـہ	...

نمبر شمار	اسماے گرامی چندہ دہندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۲۲۷	جناب شیخ قادر بخش صاحب کانپور	عہ/	...
۲۲۸	جناب اطہر حسن صاحب	عہ/	...
۲۲۹	جناب منشی محفوظ علی صاخب کانپور	عہ/	...
۲۳۰	جناب مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب اورسیر کانپور	عہ/	...
۲۳۱	جناب منشی مظفر علی خان صاحب انسپکٹر سابق کانپور	عہ/	...
۲۳۲	جناب بادل خان صاحب جمعدار گلس بازار کانپور	عہ/	...
۲۳۳	جناب شمشاد علی صاحب تاجر چوب بانسمنڈی کانپور	عہ/	...
۲۳۴	جناب شیخ الطاف حسین صاحب سب رجسٹرار شیوراج پور	عہ/	...
۲۳۵	جناب شیخ شہاب الدین صاحب نائب رجسٹرار شیوراج پور	عہ/	...
۲۳۶	جناب مولوی دوست محمد خان صاحب لکھنو	عہ/	...
۲۳۷	جناب کفایت اللہ صاحب مراد آباد	عہ/	...
۲۳۸	جناب شیخ فصیح اللہ صاحب تاجر کفش کانپور	عہ/	...
۲۳۹	جناب حاجی مومن و عبدالقدیم صاحب کانپور	عہ/	...
۲۴۰	جناب حاجی شہاب الدین صاحب	عہ/	...
۲۴۱	جناب شیخ مولابخش صاحب	عہ/	...
۲۴۲	جناب شیخ علی بخش صاحب نورباف کانپور	عہ/	...
۲۴۳	جناب محمد ادریس صاحب فتح پور	عہ/	...
۲۴۴	جناب مولوی محمد رضا صاحب فتح پور	عہ/	...

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۲۴۵	جناب شاہ عبد الہادی صاحب فتح پور	عہ/	...
۲۴۶	جناب منشی سراج الحسن خان صاحب فتح پور	عہ/	...
۲۴۷	جناب شاہ آل احمد صاحب فتح پور	عہ/	...
۲۴۸	جناب جہانگیر احمد صاحب شیخ پور	عہ/	...
۲۴۹	جناب محمد شریف صاحب فتح پور	عہ/	...
۲۵۰	جناب قدرت علی شاہ صاحب فتح پور	عہ/	...
۲۵۱	جناب میر احسان علی صاحب فتح پور	عہ/	...
۲۵۲	جناب مولوی محمد شاہ صاحب کانپور	عہ/	...
۲۵۳	جناب خلیفہ واجد علی صاحب ہسوہ فتح پور	عہ/	...
۲۵۴	جناب مولوی فخر الدین صاحب فتح پور	عہ/	...
۲۵۵	جناب داروغہ محمد حسین صاحب فتح پور	عہ/	...
۲۵۶	جناب حافظ عبد الکریم صاحب بانسمنڈی کانپور	عہ/	...
۲۵۷	جناب محمد بلاقی صاحب علی گڑھ	عہ/	...
۲۵۸	جناب شیخ الٰہی بخش صاحب ملازم حاجی کفایت اللہ صاحب	عہ/	...
۲۵۹	جناب شاہ محمود عالم صاحب غازی پور	عہ/	...
۲۶۰	جناب شیخ بخش اللہ صاحب چپراسی اکبر پور	عہ/	...
۲۶۱	جناب احمد بخش صاحب	عہ/	...
۲۶۲	جناب فضل حق صاحب	عہ/	...

نمبر شمار	اسماے گرامی چندہ دہندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۲۶۳	جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب	عہ ر	...
۲۶۴	جناب منشی عبدالرحمٰن صاحب	عہ ر	...
۲۶۵	جناب منشی میر حسین صاحب	عہ ر	...
۲۶۶	جناب منشی قدرت اللہ صاحب گوالٹولی	عہ ر	...
۲۶۷	جناب خواجہ عبدالواحد صاحب مالک مطبع انتظامی کانپور	عہ ر	...
۲۶۸	جناب حکیم نظر علی خان صاحب کانپور	عہ ر	...
۲۶۹	جناب منشی مرتضیٰ خان صاحب ملازم مدرسہ	عہ ر	...
۲۷۰	جناب سید حیدر حسین صاحب کانپور	عہ ر	...
۲۷۱	جناب شیخ عبداللہ صاحب وکسینیٹر	عہ ر	...
۲۷۲	جناب شیخ سعداللہ صاحب آلہ آباد	عہ ر	...
۲۷۳	جناب عابد علی صاحب ہیڈ کانسٹبل	عہ ر	...
۲۷۴	جناب محمد حسن صاحب لکھنو	عہ ر	...
۲۷۵	جناب مولوی احمد مکی صاحب	عہ ر	...
۲۷۶	جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب بھوپال	عہ ر	...
۲۷۷	جناب مولوی محمد احمد صاحب بھوپال	عہ ر	...
۲۷۸	جناب منشی محمد نذیر صاحب محرر سرو ڈر اسٹمپ کانپور	عہ ر	...
۲۷۹	جناب منشی محمود علی خان صاحب کانپور	عہ ر	...
۲۸۰	جناب سید عطاء الملک صاحب سیاہہ نویس ہمیرپور	عہ ر	...

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۲۸۱	جناب مولوی عبدالکریم صاحب وکیل ہمیرپور	عہ/	...
۲۸۲	جناب سید محمد اسمٰعیل صاحب وکیل ہمیرپور	عہ/	...
۲۸۳	جناب مولوی فیاض علی صاحب منصرم ہمیرپور	عہ/	...
۲۸۴	جناب محمد اعجاز حسین صاحب وکسینیٹر ہمیرپور	عہ/	...
۲۸۵	جناب حامد الٰہی صاحب نقشہ نویس کانپور	عہ/	وعدہ
۲۸۶	جناب منشی علی احمد صاحب بکین گنج کانپور	عہ/	وعدہ
۲۸۷	جناب منشی حبیب اللہ صاحب کوتوالی کانپور	عہ/	وعدہ
۲۸۸	جناب محمد علی خان صاحب ہیڈ کانپور	عہ/	وعدہ
۲۸۹	جناب وزیر خان صاحب انور گنج کانپور	عہ/	وعدہ
۲۹۰	جناب مولوی مظہر حسین صاحب کانپور	۸/	...
۲۹۱	جناب شیخ حسین بخش صاحب کانپور	۸/	...
۲۹۲	جناب منشی ضامن علی صاحب فتح پور	۸/	...
۲۹۳	جناب شیخ رمضان علی صاحب	۸/	...
۲۹۴	جناب شیخ کریم بخش صاحب اعظم گڑھ	۸/	...
۲۹۵	جناب ولایت حسین صاحب رامپوری	۸/	...
۲۹۶	جناب منشی عبدالحمید صاحب	۸/	...
۲۹۷	جناب شیخ الٰہی بخش صاحب اعظم گڑھی	۸/	...
۲۹۸	جناب شیخ عبدالمجید صاحب اعظم گڑھی	۸/	...

نمبر شمار	اسماے گرامی چندہ دہندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۲۹۹	جناب شیخ فیضو صاحب سبزی فروش نئی سڑک کانپور	۸ر	...
۳۰۰	منجانب اہلخانہ شیخ نینی تماکو فروش جرنیل گنج	۸ر	...
۳۰۱	جناب منشی ضیاء الدین صاحب ہمیرپور	۸ر	...
۳۰۲	جناب بدر عالم صاحب ہیڈ کنسٹبل ہمیرپور	۸ر	...
۳۰۳	جناب منشی رمضان علی صاحب اہلمد کلکٹری	۸ر	...
۳۰۴	جناب منشی ولایت حسین صاحب محرر شتر گاڑی ہمیرپور	۸ر	...
۳۰۵	جناب شیخ فیاض الدین صاحب محرر ہمیرپور	۸ر	...
۳۰۶	جناب میر عابد علی صاحب محرر ہمیرپور	۸ر	...
۳۰۷	جناب شیخ کلن صاحب ملازم گذر ہمیرپور	۸ر	...
۳۰۸	جناب علی حسین صاحب محرر ہمیرپور	۸ر	...
۳۰۹	جناب عطر شاہ صاحب ملازم گذر ہمیرپور	۸ر	...
۳۱۰	جناب سید علی نصیر صاحب ماسٹر ضلع اسکول ہمیرپور	۸ر	...
۳۱۱	جناب امام خان صاحب ملازم گذر ہمیرپور	۸ر	...
۳۱۲	جناب نواب خان صاحب کنسٹبل ہمیرپور	۶ر	...
۳۱۳	جناب شیخ بہادر صاحب کانپور	۴ر	...
۳۱۴	جناب رضا حسین صاحب	۴ر	...
۳۱۵	جناب منظور حسین صاحب ملازم گذر ہمیرپور	۴ر	...
۳۱۶	جناب سعادت خان صاحب ملازم گذر ہمیرپور	۴ر	...

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ دہندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۳۱۷	جناب خلیل الرحمن صاحب ملازم گذر ہمیرپور	۴ر	...
۳۱۸	جناب ہسو بیگ صاحب ملازم گذر ہمیرپور	۴ر	...
۳۱۹	جناب لال محمد صاحب وکسینیٹر ہمیرپور	۴ر	...
۳۲۰	جناب پیر خان صاحب ہمیرپور	۴ر	...
۳۲۱	جناب شیخ عیدو صاحب کانپور	۲ر	...
۳۲۲	جناب شیخ نتھو صاحب نیچہ بند کانپور	۲ر	...
۳۲۳	جناب فصیح اللہ صاحب کانپور	۲ر	...
۳۲۴	جناب نبی بخش صاحب ملازم گذر ہمیرپور	۲ر	...
۳۲۵	جناب حافظ میر خان صاحب ملازم گذر ہمیرپور	۲ر	...
۳۲۶	جناب رضا علیصاحب ملازم گذر ہمیرپور	۱ر	...
۳۲۷	نام لکھنے سے رہگئے	۱۳ر لعہ	...

نقد وصول ... ... الماعہ ۱۰ر

وعدہ ... ... مالعہ

میزان کل اماعہ ۱۰ر

فہرست نمبر ۲ چندہ برائے تعمیر مکان مدرسہ فیض عام کانپور

نمبر شمار	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۱	جناب مولانا محمد عبدالقیوم صاحب ڈپٹی کمشنر انعام حیدرآباد دکن	الـ	وعدہ
۲	جناب حاجی شیخ قادر بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ فیض آباد	مار	وعدہ
۳	جناب حاجی محمد یوسف خان صاحب رئیس دتاولی ضلع علیگڑھ	مار	وعدہ
۴	جناب محمد عیسیٰ خان صاحب رئیس دتاولی	مار	وعدہ
۵	جناب مولوی محمد یونس خانصاحب رئیس دتاولی	مار	وعدہ
۶	جناب مولوی عبدالسبحان صاحب رئیس پٹنہ	مار	وعدہ
۷	جناب مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکم پور	مار	وعدہ
۸	جناب چودہری محمد عظیم صاحب رئیس سندیلہ	مار	...
۹	جناب شیخ عبدالحکیم صاحب سوداگر امین مدرسۂ ہذا	مار	...
۱۰	جناب حافظ محمد ہاشم صاحب سوداگر ٹھنڈک سرک کانپور	مار	وعدہ

نوٹ :- پاس کیا ہے اہل حاجت کے صلہ احسان کا ٭ شکر پر محسن کا فرض ہے انسان کا - جناب مولنا صاحب کی اس فیاضی اور ہمدردی کا نہ صرف کارکنان مدرسۂ ہذا کو بلکہ تمام اہل اسلام کو شکریہ ادا کرنا لازم ہے کیونکہ علاوہ اس عالی ہمتی کے کہ ایکہزار کی رقم صیغۂ تعمیر مدرسہ کو عطا فرمانیکا آپنے وعدہ کیا - ابتداءً آپ ہی تعمیر مدرسہ کے محرک ہوئے اور ایسے کار اہم پر خادمان مدرسہ کو ہمت دلائی یعنی جسوقت جناب ممدوح مدرسۂ فیض عام ملاحظہ فرمانیکے واسطے کانپور تشریف لائے تو بروقت ملاحظہ مکان مدرسہ کی تنگی اور عدم وسعت پر اظہار افسوس فرمایا اور کمال کشادہ دلی و فراخ حوصلگی محرک ہوئے کہ مدرسۂ فیض عام کا مکان کسی مناسب موقع پر کافی جگہ مین تعمیر کیا جائے - اور وعدہ فرمایا کہ جسوقت اس فرخندہ بنیاد کام کا ارادہ کیا جائے ایک ہزار روپیہ آپ مدد فرمائینگے چنانچہ جب اس مبارک تحریک کی خبر ارکین ندوۃ العلما کو ہوئی تو جملہ علمائے موجودین نے آپکی فیاضانہ امداد اور ہمدردانہ صلاح کا شکریہ ادا کیا اور سبنے اس تجویز کو پسند فرماکہ اپنے بابرکت جلسہ مین پیش کیا اور الحمدللہ کہ بلا اختلاف کل حضار نے اسکی ضرورت کو تسلیم کر لیا - پس مدرسہ فیض عام کانپور جبتک قائم رہے گا آپ کا نام نامی بھی زندہ رہیگا اور آئندہ والی نسلین شکرگزاری کے ساتھ آپ کی اس یادگار پر فخر کرینگی - چنانچہ کارکنان مدرسۂ فیض عام نے یہ تجویز کی ہے کہ آپکی اس فیاضانہ ہمدردی کا شکریہ نہ صرف زبانی ادا کیا جاوے بلکہ ایک پتھر پر کندہ کرا کے مدرسہ مین لگایا جاوے - ٭

نمبر شمار	اسماے گرامی عطا کنندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۱۱	ناچیز مہتمم مدرسہ ہذا	ما/	وعدہ
۱۲	جناب حاجی موسیٰ خان صاحب رئیس دتاولی	ےعہ/	وعدہ
۱۳	جناب منشی محمد تیغ بہادر صاحب مالک مطبع لکھنو	ےصہ/	نقد عا/ وعدہ صہ
۱۴	جناب سید محمد سعید صاحب رضوی	صہ/	...
۱۵	جناب مولوی عبد الجلیل صاحب وکیل اعظم کانپور	صہ/	وعدہ
۱۶	جناب شیخ حافظ محمد فخر الدین صاحب سوداگر کانپور	صہ/	وعدہ
۱۷	جناب الطاف حسین خان صاحب رئیس ردولی شریف	صہ/	وعدہ
۱۸	جناب شیخ فیاض محمد صاحب سوداگر بساطی بازار کانپور	صہ/	وعدہ
۱۹	جناب حکیم غلام رضا خان صاحب دہلی از بردوان	للعہ/	...
۲۰	جناب شیخ عبد الغفار صاحب فیلخانہ گنج کانپور	سہ	...
۲۱	عالیجناب حضرت مولنٰا محمد لطف اللہ صاحب علی گڑھ	ےبسہ	وعدہ
۲۲	جناب زبردست خان صاحب رئیس مسی ضلع فتح پور	ےعسہ	وعدہ
۲۳	جناب حافظ عبد السبحان صاحب کرنیل گنج کانپور	ےبسہ/	وعدہ
۲۴	جناب منشی ابو الحسن صاحب وکیل نئی سڑک کانپور	ےعسہ/	...
۲۵	جناب محمود الحسن خان صاحب تحصیلدار کان پور	ےبسہ	...
۲۶	جناب شیخ فیاض علی صاحب تاجر چوب بانسمنڈی کانپور	عسہ/	وعدہ
۲۷	جناب حافظ محمد الٰہی و حافظ شفیع الدین صاحب سوداگر کانپور	ےسہ/	وعدہ
۲۸	جناب شیخ محمد حسین صاحب موضع بہار پور	سہ	...

فہرست نمبر ۲ چندہ برائے تعمیر مکان مدرسہ فیض عام کانپور

نمبر شمار	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۱	جناب مولٰنا محمد عبد القیوم صاحب ڈپٹی کمشنر انعام حیدر آباد دکن	الـــہ	وعدہ
۲	جناب حاجی شیخ قادر بخش صاحب انریری مجسٹریٹ فیض آباد	مار	وعدہ
۳	جناب حاجی محمد یوسف خان صاحب رئیس دتاولی ضلع علیگڈھ	مار	وعدہ
۴	جناب محمد عیسیٰ خان صاحب رئیس دتاولی	مار	وعدہ
۵	جناب مولوی محمد یونس خانصاحب رئیس دتاولی	مار	وعدہ
۶	جناب مولوی عبد السبحان صاحب رئیس پٹنہ	مار	وعدہ
۷	جناب مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکم پور	مار	وعدہ
۸	جناب چودھری محمد عظیم صاحب رئیس سندیلہ	مار	...
۹	جناب شیخ عبد الحکیم صاحب سوداگر امین مدرسۂ ہذا	مار	...
۱۰	جناب حافظ محمد ہاشم صاحب سوداگر ٹھنڈک سرک کانپور	مار	وعدہ

نوٹ ۔ پاس کیا ہے اہل حاجت کے صلہ احسان کا ۔ شکر یہ محسن کا فرض ہے انسان کا ۔ جناب مولٰنا صاحب کی اس فیاضی اور ہمدردی کا نہ صرف کارکنان مدرسۂ ہذا کو بلکہ تمام اہل اسلام کو شکریہ ادا کرنا لازم ہے کیونکہ علاوہ اس عالی ہمتی کے کہ ایکہزار کی رقم صیغۂ تعمیر مدرسہ کو عطا فرمانیکا آپنے وعدہ کیا ۔ ابتداءً آپ ہی تعمیر مدرسہ کے محرک ہوے اور ایسے کار اہم پر خادمان مدرسہ کو ہمت دلائی یعنی جسوقت جناب ممدوح مدرسۂ فیض عام ملاحظہ فرمانیکے واسطے کانپور تشریف لائے تو بروقت ملاحظہ مکان مدرسہ کی تنگی اور عدم وسعت پر اظہار افسوس فرمایا اور کمال کشادہ دلی و فراخ حوصلگی محرک ہوے کہ مدرسۂ فیض عام کا مکان کسی مناسب موقع پر کافی جگہ مین تعمیر کیا جائے ۔ اور وعدہ فرمایا کہ جسوقت اس فرخندہ بنیاد کام کا ارادہ کیا جائے ایک ہزار روپیہ آپ مدد فرمائینگے چنانچہ جب اس مبارک تحریک کی خبر اراکین ندوۃ العلما کو ہوئی تو جلہ علماے موجودین نے آپکی فیاضانہ امداد اور ہمدردانہ صلاح کا شکریہ ادا کیا اور سب نے اس تجویز کو پسند فرماکہ اپنے بابرکت جلسہ مین پیش کیا اور الحمد للہ کہ بلا اختلاف کل حضار نے اسکی ضرورت کو تسلیم کر لیا ۔ پس مدرسہ فیض عام کانپور جبتک قائم رہے گا آپ کا نام نامی بھی زندہ رہیگا اور آئندہ والی نسلین شکرگزاری کے ساتھ آپ کی اس یادگار پر فخر کرینگی ۔ چنانچہ کارکنان مدرسۂ فیض عام نے یہ تجویز کی ہے کہ آپکی اس فیاضانہ ہمدردی کا شکریہ نہ صرف زبانی ادا کیا جاے بلکہ ایک پتھر پر کندہ کرا کے مدرسہ مین لگایا جاے ۔ ✣

نمبر شمار	اسماے گرامی عطا کنندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۱۱	ناچیز مہتمم مدرسہ ہذا	مار	وعدہ
۱۲	جناب حاجی موسیٰ خان صاحب رئیس دتاولی	صعہ	وعدہ
۱۳	جناب منشی محمد تیغ بہادر صاحب مالک مطبع لکھنو	رصہ	نقد عاہ وعدہ صہ
۱۴	جناب سید محمد سعید صاحب رضوی	صہ	...
۱۵	جناب مولوی عبد الجلیل صاحب وکیل اعظم کانپور	صہ	وعدہ
۱۶	جناب شیخ حافظ محمد فخر الدین صاحب سوداگر کانپور	صہ	وعدہ
۱۷	جناب الطاف حسین خان صاحب رئیس رودولی شریف	صہ	وعدہ
۱۸	جناب شیخ فیاض محمد صاحب سوداگر بساطی بازار کانپور	صہ	وعدہ
۱۹	جناب حکیم غلام رضا خان صاحب دہلی از بردوان	للعہ	...
۲۰	جناب شیخ عبد الغفار صاحب فضل گنج کانپور	سہ	...
۲۱	عالیجناب حضرت مولنا محمد لطف اللہ صاحب علی گڑھ	صیسہ	وعدہ
۲۲	جناب زبردست خان صاحب رئیس مسی ضلع فتح پور	صیسہ	وعدہ
۲۳	جناب حافظ عبد السبحان صاحب کرنیل گنج کانپور	صیسہ	وعدہ
۲۴	جناب منشی ابو الحسن صاحب وکیل نئی سڑک کانپور	صیسہ	...
۲۵	جناب محمود الحسن خان صاحب تحصیلدار کان پور	صیسہ	...
۲۶	جناب شیخ فیاض علی صاحب تاجر چوب بانسمنڈی کانپور	عسہ	وعدہ
۲۷	جناب حافظ محمد آلہی و حافظ شفیع الدین صاحب سوداگر کانپور	صیسہ	وعدہ
۲۸	جناب شیخ محمد حسین صاحب موضع بہار پور	سہ	...

نمبر شمار	اسماے گرامی عطا کنندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۲۹	جناب شیخ عبدالرحمن صاحب و حافظ الہ دیا صاحب سوداگر مچھلی بازار کانپور	عہ/	...
۳۰	جناب شیخ محبوب علی صاحب سب اورسیر قنوج	عہ/	...
۳۱	جناب شیخ عبدالرحیم صاحب تاجر بانسمنڈی کانپور	عہ/	وعدہ
۳۲	جناب شیخ عبدالرحیم صاحب سوداگر بساطی بازار کانپور	عہ/	وعدہ
۳۳	جناب منشی محمد خانصاحب وکیل کانپور	عہ/	وعدہ
۳۴	جناب عبدالوحید خان صاحب انور گنج کانپور	عہ/	وعدہ
۳۵	جناب منشی محمد نثار الدین صاحب تاجر بانسمنڈی کانپور	عہ/	وعدہ
۳۶	جناب شیخ بخش الٰہی صاحب جھانسی والے کانپور	بہ/	وعدہ
۳۷	جناب مولوی محمد اسحق صاحب منصرم انجمن بوگان پرتابگڈھ	عہ/	...
۳۸	جناب میر محمد حسین صاحب لکھنؤ کٹرہ میر فیض	عہ/	وعدہ
۳۹	جناب حاجی احمد صاحب تاجر پارچہ مبارک پور	صہ/	...
۴۰	جناب مولوی محمد اشرف صاحب وکیل کانپور	صہ/	...
۴۱	جناب حافظ عبدالحافظ خان صاحب رئیس قائم گنج	صہ/	...
۴۲	جناب مولوی احمد رضا خان صاحب رئیس بریلی	صہ/	...
۴۳	جناب مولوی احمد حسین صاحب مختار کانپور	صہ/	...
۴۴	جناب محمد امین خان صاحب نائب تحصیلدار کانپور	صہ/	...
۴۵	جناب وزیر خان صاحب بشن پوری	صہ/	...
۴۶	جناب شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی	صہ/	...

نمبر شمار	اسماے گرامی عطا کنندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۴۷	جناب مولوی شاہ سلیمان صاحب پھلواری شریف	صہ/	...
۴۸	جناب منشی عبدالعزیز صاحب ایجنٹ نیبل صاحب کانپور	صہ/	...
۴۹	اہلخانہ شیخ شکر اللہ صاحب رنگریز کانپور	صہ/	...
۵۰	جناب ڈاکٹر محمد یار خان صاحب کانپور	صہ/	...
۵۱	جناب حاجی خیر اللہ صاحب تاجر چرم کانپور	صہ/	...
۵۲	جناب محمد عطاء اللہ خان صاحب انسپکٹر حلقہ کانپور	صہ/	وعدہ
۵۳	جناب شیخ بہاء الدین صاحب کارخانہ آہن سازی کانپور	صہ/	وعدہ
۵۴	جناب منشی نصیر الدین صاحب ناظر ججی کانپور	صہ/	وعدہ
۵۵	جناب حاجی الٰہی بخش صاحب سوداگر لکھنؤ	صہ/	وعدہ
۵۶	ازجانب بیوہ صاحبہ علیجاہ افسر صاحب رسالدار مرحوم قائم گنج	للعہ/	...
۵۷	جناب قاری سلیمان صاحب حیدرآبادی	للعہ/	...
۵۸	جناب نجیب خان صاحب ملازم مولٰنا محمد علی صاحب	للعہ/	...
۵۹	جناب محمد الدین خان صاحب بانسمنڈی کانپور	للعہ/	وعدہ
۶۰	جناب شیخ علی بخش صاحب تماکو فروش پُروہ ہیرامن	سلے/	...
۶۱	جناب شیخ عبدالوہاب صاحب وکیل فتح گڑھ	ے/	...
۶۲	جناب منشی عبدالحق صاحب امین عدالت ججی کانپور	ے/	وعدہ
۶۳	جناب حافظ عبدالرحمٰن صاحب فرخ آبادی	عاز	...
۶۴	جناب تجمل حسین صاحب فتح پور	عا	...

نمبر شمار	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۶۵	پسر جناب شیخ فیاض علی صاحب بانسمنڈی کانپور	عا ر	...
۶۶	جناب زبردست خان صاحب کانپور	عا ر	...
۶۷	جناب مولوی حمید الدین خان صاحب شاہجہانپور	عا ر	...
۶۸	جناب حافظ محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر فیض آباد	عا ر	...
۶۹	جناب عماد الحسن صاحب وکیل فتحگڑھ	عا ر	...
۷۰	جناب حافظ عبد المجید صاحب الہ آباد	عا ر	...
۷۱	جناب کلیم اللہ صاحب الہ آباد	عا ر	...
۷۲	جناب عبد الوہاب صاحب فتح پور	عا ر	...
۷۳	جناب محمد شفیع صاحب فتح پور	عا ر	...
۷۴	جناب مولوی عبد اللطیف صاحب پیلی بھیت	عا ر	...
۷۵	جناب شاہ محمد سعید صاحب مونگیر	عا ر	...
۷۶	جناب واجد علی خان صاحب کانپور	عا ر	...
۷۷	جناب انعام اللہ خان صاحب	عا ر	...
۷۸	جناب منشی محمد جان صاحب پوروہ ہیرامن کانپور	عا ر	...
۷۹	جناب شیخ شمشاد علی صاحب بانسمنڈی کانپور	عا ر	...
۸۰	جناب شیخ احمد حسین صاحب بانسمنڈی کانپور	عا ر	...
۸۱	جناب قاضی خلیل الدین صاحب کانپور	عا ر	...
۸۲	جناب مہدی صاحب ٹین ساز کانپور	عا ر	...

نمبر شمار	اسماے گرامی عطا کنندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۸۳	جناب شیخ محمد حسین صاحب خیاط فراشخانہ کانپور	عا ر	...
۸۴	جناب حافظ انعام آلہی صاحب فتح گڑھ	عا ر	...
۸۵	مسماۃ دختر شکر اللہ صاحب رنگریز	عا ر	...
۸۶	جناب شیخ الہ بخش صاحب و عبد المجید صاحب سوداگر کانپور	عا ر	...
۸۷	جناب احمد خان صاحب پسر محمد خان صاحب وکیل کانپور	عا ر	وعدہ
۸۸	جناب سید مظہر حسین صاحب محافظ دفتر میونسپلٹی کانپور	عا ر	...
۸۹	جناب بابو امجد علی صاحب بنگلہ مرزا حاجی کانپور	عا ر	وعدہ
۹۰	جناب عبد اللہ صاحب ٹھیکہ دار مول گنج کانپور	عہ ر	...
۹۱	جناب حافظ محمد ظفریاب صاحب ہیڈ ماسٹر اسکول کانپور	عہ ر	...
۹۲	جناب حافظ سید محمد علی صاحب گلاوٹھی	عہ ر	...
۹۳	جناب حافظ ولی محمد صاحب جلال پور	عہ ر	...
۹۴	جناب حاجی قدرت افضل صاحب جلال پور	عہ ر	...
۹۵	جناب شہباز خان صاحب	عہ ر	...
۹۶	جناب محمد عظیم خان صاحب	عہ ر	...
۹۷	جناب حاجی حسینی صاحب تمباکو فروش جرنیل گنج کانپور	عہ ر	...
۹۸	جناب شاہ میر خان صاحب مرحوم قائم گنج	عہ ر	...
۹۹	جناب شیخ محمد صدیق صاحب و محمد حفیظ صاحب سوداگر کانپور	عہ ر	...
۱۰۰	جناب حسن یار خان صاحب قائم گنج	عہ ر	...

نمبر شمار	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۱۰۱	جناب حافظ حیات محمد صاحب اعظم گڑھ	عہ/	...
۱۰۲	جناب عبد الحمید صاحب برای بریلی	عہ/	...
۱۰۳	منجانب قصبہ خستر کلان چودھری مولی بخش صاحب	عہ/	...
۱۰۴	جناب محمد اسمٰعیل صاحب مارہروی	عہ/	...
۱۰۵	جناب مولوی عبداللہ صاحب انصاری دیوبندی علیگڑھ	عہ/	...
۱۰۶	جناب حافظ امیر حسن صاحب	عہ/	...
۱۰۷	جناب مولوی نیاز احمد صاحب	عہ/	...
۱۰۸	جناب شیخ کلو صاحب لکڑی فروش کانپور	عہ/	...
۱۰۹	جناب عبد السلام صاحب	عہ/	...
۱۱۰	جناب ڈاکٹر عبد الغنی صاحب فتح پور	عہ/	...
۱۱۱	جناب مولوی عبد العزیز صاحب گلاوٹھی	عہ/	...
۱۱۲	جناب چودھری محمد عالم صاحب ایرانی	عہ/	...
۱۱۳	جناب محمد اسحٰق صاحب مارہروی	عہ/	...
۱۱۴	جناب نواب واحد علی خان صاحب کانپور	عہ/	...
۱۱۵	جناب حکیم محمد علی صاحب کانپور	عہ/	...
۱۱۶	جناب حافظ عبد الستار خان صاحب لکھنوی	عہ/	...
۱۱۷	جناب شیخ نتھو صاحب نیچہ بند کانپور	عہ/	...
۱۱۸	جناب قیام الدین صاحب فتح پور	عہ/	...

نمبر شمار	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۱۱۹	جناب مولوی حکیم فضل اللہ صاحب ناظر باغ کان پور	عہ ر	...
۱۲۰	جناب مولوی شیخ احمد صاحب مکی۔	عہ ر	...
۱۲۱	جناب چودھری سید عالم صاحب فتح پور	عہ ر	...
۱۲۲	جناب چودھری اسحٰق صاحب مارہروی	عہ ر	...
۱۲۳	جناب الطاف رسول صاحب رامپوری	عہ ر	...
۱۲۴	جناب محمد سید علی صاحب محرر مویشی خانہ کانپور	عہ ر	...
۱۲۵	جناب محمد بشیر الدین خان صاحب	عہ ر	...
۱۲۶	جناب جان محمد صاحب	عہ ر	...
۱۲۷	جناب محمد رضا خان صاحب فتح پور	عہ ر	...
۱۲۸	جناب اکبر علی صاحب ٹھیکہ دار جلیسر	عہ ر	...
۱۲۹	جناب شفیع الدین صاحب سوداگر کان پور	عہ ر	...
۱۳۰	جناب شیخ بدلو صاحب انجن ڈرائور فرخ آباد لین۔	عہ ر	...
۱۳۱	جناب منشی عبد العزیز صاحب بانسمنڈی کانپور	عہ ر	...
۱۳۲	جناب عبد الرحمٰن صاحب لکھنوی	عہ ر	...
۱۳۳	جناب حاجی ابراہیم علی صاحب	عہ ر	...
۱۳۴	مسماۃ ملانی بی صاحبہ کانپور	عہ ر	...
۱۳۵	جناب غضنفر علی صاحب	عہ	...
۱۳۶	جناب حافظ مولی بخش صاحب قنوج	عہ ر	...

نمبر شمار	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد چندہ	کیفیت
۱۳۷	جناب منشی علی حسین صاحب فتح پور	عہ/	...
۱۳۸	جناب قاضی عبداللہ صاحب بانسمنڈی کانپور	عہ/	...
۱۳۹	جناب شیخ شبراتی صاحب لکھنؤ	عہ/	...
۱۴۰	جناب منشی عنایت علی صاحب فتح پور	عہ/	...
۱۴۱	جناب شیخ جھبو صاحب الہ آباد	عہ/	...
۱۴۲	جناب انوار الحسن صاحب نئی سڑک کانپور	عہ/	...
۱۴۳	جناب حافظ سلیمان صاحب فٹفل گنج کانپور	عہ/	...
۱۴۴	جناب عبداللہ شاہ صاحب رئیس دتاولی	عہ/	...
۱۴۵	جناب بنیاد علی صاحب پورہ ہیرامن کانپور	عہ/	...
۱۴۶	مسماۃ دختر دلاور صاحب رنگریز کانپور	عہ/	...
۱۴۷	جناب محمد حنیف صاحب پسر شکر اللہ صاحب رنگریز کانپور	عہ/	...
۱۴۸	جناب حسین بخش صاحب حلواسوہن فروش کانپور	عہ/	...
۱۴۹	جناب فخر الدین صاحب فتح پور	عہ/	...
۱۵۰	جناب شیخ عبدالرحیم صاحب سوداگر مچھلی بازار کانپور	عہ/	...
۱۵۱	جناب شیخ علیم الدین صاحب بانسمنڈی کانپور	عہ/	...
۱۵۲	جناب حاجی بُھلن صاحب پنج باغ کانپور	عہ/	...
۱۵۳	جناب اکبر خان صاحب درزی کانپور	عہ/	وعدہ
۱۵۴	جناب شیخ عبدالقادر صاحب مچھلی بازار کانپور	عہ/	وعدہ

فہرست نمبر ۲ اسمائے گرامی علمائے کرام جو تشریف لاکر عزت افزائے جلسہ ہوئے

۱ عالیجناب حضرت مولنٰا محمد لطف اللہ صاحب عم فیضہم

۲ شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی پروفیسر مدرسۃ العلوم علی گڑھ۔

۳ جناب مولوی عبد اللہ صاحب انصاری دیوبندی منتظم امور دینیہ مدرسۃ العلوم علی گڑھ

۴ جناب مولوی محمد عنایت اللہ صاحب خلف الرشید حضرت مولنٰا محمد لطف اللہ صاحب علی گڑھ

۵ جناب مولوی محمد امانت اللہ صاحب خلف الرشید حضرت مولنٰا محمد لطف اللہ صاحب علی گڑھ

۶ جناب مولوی سید احمد صاحب علی گڑھ

۷ جناب مولوی محمد یحییٰ صاحب علی گڑھ

۸ جناب مولوی بہادر علی صاحب ایم اے علی گڑھ

۹ جناب مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مولف تفسیر حقانی دہلی

۱۰ جناب مولوی حکیم عبد الغنی صاحب دہلی

۱۱ جناب مولوی محمد غوری صاحب بل گاؤں

۱۲ جناب مولنٰا حکیم شاہ محمد حسین صاحب پریسیڈنٹ انجمن رفاہ المسلمین الٰہ آباد۔

۱۳ جناب مولوی عبید اللہ صاحب الٰہ آباد

۱۴ جناب مولوی احمد خان صاحب الٰہ آباد

۱۵ جناب مولوی محی الدین صاحب اسسٹنٹ پروفیسر میور کالج الٰہ آباد

۱۶ جناب مولوی حافظ محمد فاضل صاحب الٰہ آباد

۱۷ جناب مولوی محمد اسحٰق صاحب وکیل ہائی کورٹ الٰہ آباد

۱۸ جناب مولوی حافظ فخر الدین صاحب الٰہ آباد

۱۹ جناب مولوی مظہر حسین مترجم ہائیکورٹ الٰہ آباد

۲۰ جناب مولوی عبد الباسط صاحب مدرس الٰہ آباد

۲۱ جناب مولوی عبد الحمید صاحب دائرہ شاہ اجمل الٰہ آباد

۲۲ جناب سید شاہ محمد بشیر صاحب سجادہ نشین دائرہ شاہ اجمل الٰہ آباد۔

۲۳ جناب قاضی سید شاہ محمد حاجی جان صاحب دائرہ شاہ اجمل الٰہ آباد۔

۲۴ جناب سید شاہ محمد اجمل صاحب دائرہ شاہ اجمل الٰہ آباد

۲۵ جناب مولوی سید حکیم محمد افضل صاحب دائرہ شاہ اجمل الٰہ آباد۔

نمبر	نام
۲۶	جناب مولوی سید محمد فاخر صاحب عرف محمد راشد صاحب دائرۂ شاہ اجمل الہ آباد
۲۷	جناب مولوی سید ابو البقا صاحب دائرۂ شاہ اجمل الہ آباد
۲۸	جناب مولوی حافظ عبد الکافی صاحب دائرۂ شاہ اجمل الہ آباد
۲۹	جناب مولوی محمد ابراہیم خان صاحب وکیل محلہ دوندی پور الہ آباد
۳۰	جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب از بٹالہ ضلع گورداسپور
۳۱	جناب مولوی حکیم ظہور الاسلام صاحب بانی و مہتمم مدرسۂ اسلامیہ فتح پور
۳۲	جناب مولوی منظور الحسن صاحب ماسٹر فتحپور
۳۳	جناب مولوی امام علی صاحب مدرس مدرسۂ اسلامیہ فتح پور
۳۴	جناب مولوی غلام حسین صاحب فتحپور
۳۵	جناب سید شاہ قدرت علی صاحب فتحپور
۳۶	جناب مولوی امانت علی صاحب فتحپور
۳۷	جناب مولوی احسن علی صاحب وکیل فتحپور
۳۸	جناب مولوی محمد رضا صاحب مہتمم مدرسۂ اسلامیہ فتح پور
۳۹	جناب سید شاہ آل احمد صاحب فتحپور
۴۰	جناب سید شاہ عبد الہادی صاحب فتحپور
۴۱	جناب مولوی منیر الدین صاحب فتحپور
۴۲	جناب مولوی غلام محی الدین صاحب فتحپور
۴۳	جناب مولوی حافظ نیاز احمد صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ اسکول فتح پور
۴۴	جناب مولوی نور محمد صاحب مدرس مدرسۂ اسلامیہ فتحپور
۴۵	جناب مولوی عبد الحمید صاحب فتح پور
۴۶	جناب مولوی شفیع الدین صاحب فتحپور
۴۷	جناب مولوی فخر الدین صاحب فتحپور
۴۸	جناب مولوی حبیب الدین صاحب مدرس مدرسۂ اسلامیہ فتحپور
۴۹	جناب مولٰنا محمد راغب اللہ صاحب بانی ب
۵۰	جناب مجتہد العصر مولوی غلام الحسنین صاحب کنتوری گکروڈی ضلع مظفر نگر
۵۱	جناب مولوی عبد السبحان صاحب رئیس پٹنہ

۵۲ جناب مولٰنا محمد عبد الرحمٰن صاحب اُستادِ صاحبزادگان ولیعہد صاحبہ ریاست بھوپال

۵۳ جناب مولوی شیخ محمد صاحب بن مولوی شیخ حسین صاحب عرب محدث مدرس مدرسہ دفقیہ بھوپال

۵۴ جناب مولوی سید عبد الحی صاحب رائے بریلوی از بھوپال

۵۵ جناب قاری محمد سلیمان صاحب علوی مکی مقیم حیدر آباد دکن۔

۵۶ جناب مولوی عبد الحکیم صاحب صادقپوری از پٹنہ

۵۷ جناب مولوی شیخ احمد صاحب مکی مقیم بھوپال

۵۸ جناب مولوی حکیم علی حیدر خانصاحب لکھنوی از پٹنہ

۵۹ جناب مولٰنا حکیم شاہ محمد سلیمان صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ پھلواری ضلع پٹنہ

۶۰ جناب مولوی محمد شریف صاحب پٹنہ

۶۱ جناب مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب مہتمم مدرسہ احمدیہ آرہ۔

۶۲ جناب مولوی حافظ کریم الدین صاحب اٹاوہ

۶۳ جناب مولٰنا محمد عبد الغنی خانصاحب مدرس بھیکم پور

۶۴ جناب مولوی عبد الحمید خان صاحب بھیکم پور

۶۵ جناب مولوی حبیب الرحمٰن خانصاحب رئیس بھیکم پور

۶۶ جناب مولوی خلیل الرحمٰن خانصاحب رئیس بھیکم پور

۶۷ جناب قاضی خلیل الدین صاحب رئیس پیلی بھیت

۶۸ جناب مولوی عبد اللطیف صاحب پیلی بھیت

۶۹ جناب مولوی وصی احمد صاحب مدرس پیلی بھیت

۷۰ جناب مولوی صفدر علی صاحب پیلی بھیت

۷۱ جناب مولوی غلام حسین صاحب پیلی بھیت

۷۲ جناب مولوی فتح محمد صاحب نائب منتظم جماعت اسلام لکھنؤ۔

۷۳ جناب حکیم مولوی جمال الدین صاحب لکھنؤ

۷۴ جناب مولوی زین الدین صاحب لکھنؤ

۷۵ جناب مولوی سید رشید النبی صاحب بہاری از لکھنؤ

۷۶ جناب مولوی مرزا عبد الکریم بیگ صاحب لکھنؤ

۷۷ جناب مولوی محمد حنیف صاحب لکھنؤ

۷۸ جناب مولوی ہدایت رسول صاحب لکھنؤ

۷۹ جناب مولوی حکیم کمال الدین صاحب لکھنؤ

۸۰ جناب مولوی حافظ عبد العزیز صاحب محدث لکھنؤ

۸۱ جناب مولوی عبدالواحد صاحب لکھنؤ

۸۲ جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل ہمیرپور

۸۳ جناب مولوی مشتاق علی صاحب فیض آباد

۸۴ جناب مولوی حافظ خدا بخش صاحب مدرس مدرسہ رحمانی فیض آباد

۸۵ جناب مولوی نظیر حسن صاحب جے پور

۸۶ جناب مولوی عبید الحق صاحب شاہجہانپور

۸۷ جناب مولوی فیض رسول صاحب شاہجہانپور

۸۸ جناب مولوی احمد زمان خانصاحب صاحبزادہ جناب مولانا مسیح الزمان خان صاحب "

۸۹ جناب مولوی حمید الزمان خانصاحب صاحبزادہ جناب مولانا مسیح الزمان خان صاحب "

۹۰ جناب مولوی سید عبد الوحید صاحب "

۹۱ جناب مولوی عنایت علی صاحب ممبر انجمن حمایت اسلام کڑا۔

۹۲ جناب مولوی نہال احمد صاحب وائس پریسیڈنٹ انجمن حمایت اسلام کڑا

۹۳ جناب مولوی محمد صاحب سکرٹری انجمن حمایت اسلام کڑا

۹۴ جناب مولوی محمد یسین خانصاحب کڑا

۹۵ جناب مولوی سجاد حسین صاحب صدر انجمن انجمن حمایت اسلام کڑا

۹۶ جناب ابو الفرح مولوی عبد الحمید صاحب پانی پتی از آگرہ۔

۹۷ جناب مولنا دوست محمد صاحب مدرس مدرسہ جامع مسجد آگرہ

۹۸ جناب مولوی محمد باقر صاحب آگرہ

۹۹ جناب قاضی رحمت علی صاحب آگرہ

۱۰۰ جناب مولوی عبد الواحد صاحب آگرہ

۱۰۱ جناب سید شاہ محمود عالم صاحب رئیس غازیپور

۱۰۲ جناب مولوی محمد امین صاحب نصیر آباد

۱۰۳ جناب مولوی خلیل الرحمن صاحب خلف مولنا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری

۱۰۴ جناب مولوی محمد یحیٰی صاحب رئیس قائم گنج

۱۰۵ جناب مولنا احمد رضا خان صاحب بریلی

۱۰۶ جناب مولنا مولوی سید محمد شاہ صاحب محدث رامپور

۱۰۷ جناب مولنا مفتی محمد لطف اللہ صاحب رامپور

۱۰۸ جناب مولوی تاج الدین صاحب وکیل لاہور

معذرت

علاوہ حضرات مذکورۂ بالا کے اور بھی بہت سے علما رونق افروز تھے جنکے اسمائے گرامی تحریر نہو سکے امید کہ وہ حضرات جنکے نام تحریر ہونے سے رہگئے ہیں معاف فرمائینگے۔

فہرست نمبر ۵ اسمائے گرامی روسا عظام جو تشریف لاکر رونق دہ جلسہ ہوے

نمبر	نام
۱	عالیجناب منشی احتشام علی صاحب خلف الرشید عالیجناب منشی امتیاز علی صاحب وزیر اعظم ریاست بھوپال۔
۲	عالیجناب چودھری محمد عظیم صاحب رئیس اعظم و تعلقدار سندیلہ
۳	عالیجناب محمد عیسیٰ خانصاحب رئیس وتاولی
۴	جناب منشی محمد تیغ بہادر صاحب لکھنؤ
۵	جناب چودھری سید عالم صاحب رئیس ارایان۔
۶	جناب حافظ عبد الحافظ خان صاحب رئیس قائم گنج۔
۷	جناب سید خیرات علی صاحب تحصیلدار فتحپور
۸	جناب منشی محمد مظہر صاحب فتح پور
۹	جناب منشی بشیر الدین صاحب ایڈیٹر نجم الاخبار
۱۰	جناب شیخ حافظ محمد ابراہیم صاحب الہ آباد
۱۱	جناب منشی عبد الحکیم صاحب نائب مہتمم مدرسۂ احمدیہ آرہ۔
۱۲	جناب محمد اسحق صاحب علی گڑھ
۱۳	جناب عبد الحمید صاحب علی گڑھ
۱۴	جناب حافظ امیر الدین صاحب علی گڑھ
۱۵	جناب حافظ عبد الرحمن صاحب مولین۔
۱۶	جناب حکیم خواجہ جمال الدین صاحب لکھنؤ
۱۷	جناب حکیم خواجہ کمال الدین صاحب لکھنؤ
۱۸	جناب محمد یوسف علی صاحب لکھنؤ
۱۹	جناب خواجہ عاشق مجتبیٰ صاحب لکھنؤ
۲۰	جناب میر محمد حسین صاحب لکھنؤ
۲۱	جناب منشی سید حسن شاہ صاحب مہتمم رسالۂ اتحاد
۲۲	جناب میر محمد ہادی صاحب لکھنؤ

۲۳ جناب حافظ عبد المجید خانصاحب الہ آباد

۲۴ جناب عبد الوحید صاحب پٹنہ

۲۵ جناب میر سرفراز علی صاحب کڑا

۲۶ جناب سید محمد نصر اللہ صاحب واصلباقی نویس فتح پور

۲۷ جناب مزمل حسین صاحب طالب علم گورنمنٹ اسکول فتح پور۔

۲۸ جناب منشی تصدق حسین صاحب فتحپور

۲۹ جناب حافظ بشیر الدین صاحب طالبعلم فتحپور

۳۰ جناب عبد الرحمٰن صاحب فرزند میر احسن علی صاحب وکیل فتح پور۔

۳۱ جناب منشی برکت علی صاحب اورسیر فتحپور

۳۲ جناب سید اعجاز حسین صاحب طالبعلم فتحپور

۳۳ جناب حافظ سید علی جواد صاحب فتحپور

۳۴ جناب زبردست خانصاحب رئیس ضلع فتحپور

۳۵ جناب شیخ فتح الدین صاحب فتحپور

۳۶ جناب حافظ شمس الحق صاحب فتحپور

۳۷ جناب علی حسین صاحب فتح پور۔

۳۸ جناب محمد حسن صاحب فتح پور

۳۹ جناب محی الدین خان صاحب فتح پور

۴۰ جناب شیخ محمد حسین صاحب فتح پور

۴۱ جناب نذیر محمد صاحب فتح پور

۴۲ جناب عبد القیوم صاحب فتح پور

۴۳ جناب عبد الرب صاحب فتح پور

۴۴ جناب الطاف حسین خانصاحب رئیس ہردوئی

۴۵ جناب عبد الرب صاحب ثانی فتح پور

۴۶ جناب محمد شریف صاحب فتح پور۔

۴۷ جناب احسان علی صاحب طالبعلم فتحپور

۴۸ جناب وارث حسن صاحب فتح پور۔

۴۹ جناب حاجی انعام اللہ خان صاحب رئیس میرٹھ

۵۰ جناب میر نثار حسین صاحب اورسیر اٹاوہ

۵۱ جناب میر محمد حسین صاحب ضلعدار اٹاوہ

۵۲ جناب محمد محسن صاحب اٹاوہ

۵۳ جناب محمد مستحسن صاحب اٹاوہ

۵۴ جناب محمد عقیل حسین صاحب اٹاوہ

۵۵ جناب محمد وقار حسین صاحب اٹاوہ

۵۶ جناب عبد المجید خان صاحب اٹاوہ

۵۷ جناب شیخ احسن الزمان صاحب مختار فتحپور

نمبر	نام
۵۸	جناب خلیفہ واجد علی صاحب رئیس فتحپور
۵۹	جناب منشی مرح خان صاحب فتح پور
۶۰	جناب حافظ خدا بخش صاحب طالبعلم فتحپور
۶۱	جناب حسین بخش صاحب مولودخوان فتحپور
۶۲	جناب حافظ محمد اسمعیل صاحب سوداگر فیض آباد
۶۳	جناب شیخ قادر بخش صاحب انریری مجسٹریٹ فیض آباد۔
۶۴	جناب شاہ ابو القاسم صاحب الہ آباد۔
۶۵	جناب معلم الدین صاحب الہ آباد۔
۶۶	جناب تفضل حسین خانصاحب رئیس فتحپور
۶۷	جناب علی مردان خان صاحب فتحپور
۶۸	جناب میر ثروت حسین صاحب فتحپور
۶۹	جناب منشی عالم خان صاحب رئیس قائم گنج
۷۰	جناب حافظ فضل محمد صاحب قائم گنج
۷۱	جناب نبی خان صاحب قائم گنج
۷۲	جناب حافظ عبد الرحیم صاحب فتحگڑھ
۷۳	جناب محمد یحییٰ خان صاحب فتحگڑھ
۷۴	جناب حافظ عزیز الدین صاحب وکیل دہلی
۷۵	جناب بابو اعزاز الدین صاحب دہلی
۷۶	جناب شیخ انعام اللہ صاحب سوداگر دہلی
۷۷	جناب حاجی کلیم اللہ خان صاحب نائب تحصیلدار ہمیرپور
۷۸	جناب حافظ محمد ابراہیم علی صاحب مارہرہ۔
۷۹	جناب منشی محمد اسمعیل صاحب ہمیرپور
۸۰	جناب بشیر احمد صاحب اٹاوہ۔
۸۱	جناب منشی الطاف رسول صاحب رامپور
۸۲	جناب میر خورشید حسن صاحب لکھنؤ
۸۳	جناب منشی علی شیر خان صاحب فتحپور
۸۴	جناب محمود احمد صاحب فتحپور۔
۸۵	جناب فصیح الدین صاحب فتحپور۔
۸۶	جناب منشی محمد وزیر خان صاحب بلھور
۸۷	جناب محمد یحییٰ صاحب پانی پت
۸۸	جناب میر ذاکر حسین صاحب سررشتہ دار الہ آباد
۸۹	جناب عبد الباقی صاحب رئیس الہ آباد۔
۹۰	جناب شیخ سعد اللہ صاحب الہ آباد
۹۱	جناب ہدایت خان صاحب سوداگر الہ آباد
۹۲	جناب علی جان صاحب سوداگر الہ آباد
۹۳	جناب شیخ پیر محمد صاحب سوداگر الہ آباد
۹۴	جناب شیخ عبد الغنی صاحب سوداگر الہ آباد

نمبر	نام
۹۵	جناب منشی محمد سلیمان صاحب. ہمیر پور
۹۶	جناب چودھری محمد اسحٰق صاحب. مارہرہ
۹۷	جناب بدرالدین صاحب مارہرہ
۹۸	جناب میر نیاز حسین صاحب. الہ آباد۔
۹۹	جناب احمد حسن صاحب پیلی بھیت۔
۱۰۰	جناب محمد حسین صاحب. پیلی بھیت
۱۰۱	جناب فضل الرسول صاحب آگرہ۔
۱۰۲	جناب عبدالرزاق صاحب فیض آباد
۱۰۳	جناب حافظ عبدالرحمٰن صاحب. دلیل نگر
۱۰۴	جناب میر احمد علی صاحب. دلیل نگر۔
۱۰۵	جناب حافظ فخرالدین صاحب. دلیل نگر
۱۰۶	جناب محمد الدین خان صاحب. قائم گنج
۱۰۷	جناب نادر شاہ خان صاحب. قائم گنج
۱۰۸	جناب حافظ انعام الٰہی صاحب سوداگر فتحگڑھ
۱۰۹	جناب ظہور حسن صاحب. قنوج
۱۱۰	جناب شیخ عبدالوہاب صاحب. وکیل فتحپور
۱۱۱	جناب سراج الحسن خانصاحب وکیل فتحپور
۱۱۲	جناب شیخ عماد الحسن خانصاحب وکیل فتحپور
۱۱۳	جناب سمیع الدین صاحب. طالبعلم فتحپور
۱۱۴	جناب شفیع احمد صاحب طالبعلم فتحپور
۱۱۵	جناب حافظ اللہ رکھو صاحب طالبعلم فتحپور
۱۱۶	جناب عبدالحی صاحب طالبعلم فتحپور
۱۱۷	جناب ذاکر حسین صاحب. طالبعلم فتحپور
۱۱۸	جناب محمد ادریس صاحب. فتحپور
۱۱۹	جناب محمد حسن صاحب. انسپکٹر پنشنر فتحپور
۱۲۰	جناب بدرالحسن صاحب. طالبعلم فتحپور۔
۱۲۱	جناب ڈاکٹر عبدالغنی صاحب فتح پور
۱۲۲	جناب منشی عنایت علی صاحب فتح پور
۱۲۳	جناب بدیع الزمان خان صاحب. فتحپور
۱۲۴	جناب محمد علی خان صاحب. تعلقدار فتحپور
۱۲۵	جناب قیام الدین صاحب فتحپور
۱۲۶	جناب تجمل حسین خان صاحب. رئیس فتحپور
۱۲۷	جناب محمد اسحٰق صاحب طالبعلم فتحپور
۱۲۸	جناب حاجی مرزا کلو صاحب الہ آباد
۱۲۹	جناب مرزا رجب بیگ صاحب. لکھنؤ

عذر!

اکثر اصحاب جو کانپور میں تشریف لا کر اپنے احباب کے مکان پر مقیم ہوئے انکے نام نامی درج نہو سکے امید کہ معاف فرمائینگے

فہرست نیمہ نام نامی اُن اصحاب کے جو شریک جلسہ نہو سکے لیکن اظہار ہمدردی کے خطوط نے بھیجے

نمبر	نام
۱	عالیجناب نواب عبدالغنی صاحب رئیس ڈھاکہ
۲	عالیجناب نواب عالمگیر محمد خان صاحب ریاست بھوپال۔
۳	عالیجناب امیر الامرا صدر اعظم شیخ محمد بہاؤالدین صاحب سی آئی۔ای۔ مدار المہام ریاست جوناگڑھ
۴	عالیجناب مولٰنا محمد عبدالقیوم صاحب ڈپٹی کمشنر انعام حیدرآباد دکن۔
۵	عالیجناب محمد مزمل اللہ خان صاحب رئیس بھیکم پور۔
۶	جناب حافظ محمد روح اللہ خان صاحب آنریری مجسٹریٹ اٹاوہ۔
۷	جناب مولوی الطاف حسین صاحب حالی علیگڑھ
۸	جناب مولوی فضل حق صاحب دیوبند
۹	جناب مولوی احمد حسن صاحب مدرس دیوبند
۱۰	جناب مولوی حکیم غلام رضا خانصاحب بردوان
۱۱	جناب مولٰنا قاری عبدالرحمٰن صاحب پانی پت۔
۱۲	جناب مولٰنا محمد فضل اللہ صاحب لکھنؤ
۱۳	جناب ایڈیٹر صاحب اخبار وفادار لاہور
۱۴	جناب منیجر صاحب اخبار نیر اعظم مرادآباد
۱۵	جناب مولوی سراج الدین احمد صاحب رامپور
۱۶	جناب مولوی حافظ شیخ غلام محی الدین صاحب صوفی لاہور۔
۱۷	جناب منشی شمس الدین صاحب سکرٹری حمایت اسلام لاہور۔
۱۸	جناب منشی محمد حسین خان صاحب منیجر اخبار دبدبہ سکندری رام پور
۱۹	جناب شیخ محمد عابد صاحب سوداگر بمبئی
۲۰	جناب شیخ محمد لطیف صاحب و محمد عبداللہ صاحب انبالہ۔
۲۱	جناب مولوی محمد صدیق صاحب شہزادپور

نمبر	نام
٢٢	جناب مولوی عبداللہ صاحب لاہور
٢٣	خان بہادر جناب علی گوہر خان صاحب کانگڑہ
٢٤	جناب منشی نادر علی صاحب سیفی ایڈیٹر اخبار رہبر ہند لاہور
٢٥	جناب مولٰنا مولوی محمد امانت اللہ صاحب رئیس غازیپور۔
٢٦	جناب غلام یحیٰی صاحب فتح گنج
٢٧	جناب برہان الدین صاحب لشکر بنگلور
٢٨	جناب مولوی احمد حسن صاحب شوکت ایڈیٹر شحنۂ ہند میرٹھ
٢٩	جناب مولوی الٰہی بخش صاحب جلالپور ضلع ملتان۔
٣٠	جناب مولوی محمد رضا علی صاحب بنارس
٣١	جناب محمد واحد علی خانصاحب رئیس بلند شہر و جج محکمۂ اپیل جے پور۔
٣٢	جناب محمد نذیر الحسن صاحب مراد آباد
٣٣	جناب خلیل الدین حسن صاحب وکیل پیلی بھیت۔
٣٤	جناب مولوی ظہور الحق صاحب رام پور
٣٥	جناب مولوی محمد ناظر حسن صاحب مدرس میرٹھ
٣٦	جناب حکیم حافظ محمد اجمل صاحب دہلی
٣٧	جناب مولوی محمد منظہر صاحب فتحپور
٣٨	جناب مولوی محمد اسلام صاحب سکرٹری دہلی
٣٩	جناب محمد علی خان صاحب فتحگڑھ
٤٠	جناب شیخ عبدالکریم صاحب سکرٹری پٹنہ
٤١	جناب مولوی عبداللہ صاحب کرنال
٤٢	جناب مولوی خادم حسین صاحب لکھنؤ
٤٣	جناب مولوی فضل الرحمن صاحب کرنال
٤٤	جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب کرنال
٤٥	جناب میر خیرات علی صاحب بنگش جوناگڑہ
٤٦	جناب محمد عنایت اللہ خانصاحب ضلع میرٹھ
٤٧	جناب شیخ وزیرالدین صاحب بلند شہر
٤٨	جناب شاہ عبدالقدوس صاحب لشکر گاہ بنگلور
٤٩	جناب مولوی سراج الحق صاحب سہارنپور
٥٠	جناب حافظ غلام محمد صاحب رنگون
٥١	جناب مولوی سید عبدالفتاح صاحب ناسک
٥٢	جناب غلام نبی صاحب انبالہ۔

فہرست نمبر ۶ ۔ نام نامی اُن اصحاب کے جو شریک جلسہ نہو سکے لیکن اظہار ہمدردی کے خطوط بھیجے

نمبر	نام
۱	عالیجناب نواب عبدالغنی صاحب رئیس ڈھاکہ
۲	عالیجناب نواب عالمگیر محمد خان صاحب ریاست بھوپال۔
۳	عالیجناب امیرالامرا صدر اعظم شیخ محمد بہاؤالدین صاحب سی آئی۔ای۔ مدارالمہام ریاست جوناگڑھ
۴	عالیجناب مولٰنا محمد عبدالقیوم صاحب ڈپٹی کمشنر انعام حیدرآباد دکن۔
۵	عالیجناب محمد مزمل اللہ خان صاحب رئیس بھیکم پور۔
۶	جناب حافظ محمد روح اللہ خان صاحب آنریری مجسٹریٹ اٹاوہ۔
۷	جناب مولوی الطاف حسین صاحب حالی علیگڑھ
۸	جناب مولوی فضل حق صاحب دیوبند
۹	جناب مولوی احمد حسن صاحب مدرس دیوبند
۱۰	جناب مولوی حکیم غلام رضا خان صاحب بردوان
۱۱	جناب مولٰنا قاری عبدالرحمٰن صاحب پانی پت۔
۱۲	جناب مولٰنا محمد فضل اللہ صاحب لکھنؤ
۱۳	جناب ایڈیٹر صاحب اخبار وفادار لاہور
۱۴	جناب منیجر صاحب اخبار نیر اعظم مرادآباد
۱۵	جناب مولوی سراج الدین احمد صاحب۔ رامپور
۱۶	جناب مولوی حافظ شیخ غلام محی الدین صاحب صوفی لاہور۔
۱۷	جناب منشی شمس الدین صاحب سکرٹری حمایت اسلام لاہور۔
۱۸	جناب منشی محمد حسین خان صاحب منیجر اخبار دبدبہ سکندری رام پور
۱۹	جناب شیخ محمد عابد صاحب سوداگر بمبئی
۲۰	جناب شیخ محمد لطیف صاحب و محمد عبداللہ صاحب انبالہ۔
۲۱	جناب مولوی محمد صدیق صاحب۔ شہزادپور

٢٢ جناب مولوی عبداللہ صاحب لاہور
٢٣ خان بہادر جناب علی گوہر خان صاحب کانگڑہ
٢٤ جناب منشی نادر علی صاحب سیفی ایڈیٹر اخبار رہبر ہند لاہور
٢٥ جناب مولٰنا مولوی محمد امانت اللہ صاحب رئیس غازیپور۔
٢٦ جناب غلام یحییٰ صاحب فتح گنج
٢٧ جناب برہان الدین صاحب لشکر بنگلور
٢٨ جناب مولوی احمد حسن صاحب شوکت ایڈیٹر شحنۂ ہند میرٹھ
٢٩ جناب مولوی الٰہی بخش صاحب جلالپور ضلع ملتان۔
٣٠ جناب مولوی محمد رضا علی صاحب بنارس
٣١ جناب محمد واحد علی خانصاحب رئیس بلند شہر وجج محکمۂ اپیل جے پور۔
٣٢ جناب محمد نذیر الحسن صاحب مراد آباد
٣٣ جناب خلیل الدین حسن صاحب وکیل پیلی بھیت۔
٣٤ جناب مولوی ظہور الحق صاحب رام پور
٣٥ جناب مولوی محمد ناظر حسن صاحب مدرس میرٹھ
٣٦ جناب حکیم حافظ محمد اجمل صاحب دہلی
٣٧ جناب مولوی محمد مظہر صاحب فتحپور
٣٨ جناب مولوی محمد اسلام صاحب سکرٹری دہلی
٣٩ جناب محمد علی خان صاحب فتحگڑھ
٤٠ جناب شیخ عبدالکریم صاحب سکرٹری پٹنہ
٤١ جناب مولوی عبداللہ صاحب کرنال
٤٢ جناب مولوی خادم حسین صاحب لکھنؤ
٤٣ جناب مولوی فضل الرحمن صاحب کرنال
٤٤ جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب کرنال
٤٥ جناب میر خیرات علی صاحب بنگش جوناگڑھ
٤٦ جناب محمد عنایت اللہ خانصاحب ضلع میرٹھ
٤٧ جناب شیخ وزیر الدین صاحب بلند شہر
٤٨ جناب شاہ عبدالقدوس صاحب لشکر گاہ بنگلور
٤٩ جناب مولوی سراج الحق صاحب سہارنپور
٥٠ جناب حافظ غلام محمد صاحب رنگون
٥١ جناب مولوی سید عبدالفتاح صاحب ناسک
٥٢ جناب غلام نبی صاحب انبالہ۔

نمبر	نام
۵۳	جناب سید منور علی صاحب فاضل گڑھ
۵۴	جناب مولوی مسیح اللہ صاحب الہ آباد
۵۵	جناب مردان علی صاحب بلند شہر
۵۶	جناب دین محمد صاحب بمبئی۔
۵۷	جناب نیاز حسین صاحب الہ آباد
۵۸	جناب مولوی رحیم بخش صاحب مدرس فارسی الموڑہ۔
۵۹	جناب خواجہ محمد یوسف صاحب وکیل علیگڑھ
۶۰	جناب قمر الدین صاحب چکرالہ۔
۶۱	جناب محمد صدیق صاحب مہتمم مدرسہ ہاشمیہ بمبئی۔
۶۲	جناب شیخ الٰہی بخش صاحب رئیس اٹاوہ
۶۳	جناب ملیح الدین احمد صاحب لاہور
۶۴	جناب عبد الغفار صاحب دہلی۔
۶۵	جناب جلال الدین حیدر صاحب انسپکٹر پولیس فرخ آباد۔
۶۶	جناب محمد سلیم اللہ خان صاحب ہمیر پور
۶۷	جناب دوست محمد صاحب اکبر آباد
۶۸	جناب مولوی امانت علی صاحب آگرہ
۶۹	جناب غلام خلیل صاحب میرٹھ
۷۰	جناب مولوی الٰہی بخش صاحب عمرپور
۷۱	جناب حافظ محمد رحمت اللہ صاحب مہتمم مدرسہ مظفر پور۔
۷۲	جناب مولوی مومن سجاد صاحب پھپوند
۷۳	جناب مولوی قاضی اسمٰعیل صاحب بمبئی۔
۷۴	جناب بدر الدین بن عبداللہ صاحب قور بیرسٹر بمبئی
۷۵	جناب اشفاق حسین صاحب بریلی۔
۷۶	جناب حافظ محمد کریم اللہ صاحب اڈیٹر اخبار مہر نیمروز بجنور
۷۷	جناب منشی انتظام الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر علی گڑھ
۷۸	عالیجناب راجہ تصدق رسول صاحب تعلقدار و رئیس اعظم جہانگیر آباد۔
۷۹	جناب منشی عبد الباقی خان صاحب وکیل الہ آباد۔

فہرست اخبارات مع اسماے عطا کنندگان جو فیض عام کلب مین بلاقیمت آئے

نمبر	نام اخبار	نام معطی	نمبر	نام اخبار	نام معطی
۱	وفادار لاہور	ایڈیٹر صاحب	۱۷	دبدبۂ سکندری رامپور	ایڈیٹر صاحب
۲	شحنۂ ہند میرٹھ	ایڈیٹر صاحب	۱۸	زمانہ کانپور	ایڈیٹر صاحب
۳	ورنیکولر ایڈورٹائزر لکھنؤ	محمد حاجی والٰہی بخش	۱۹	طوطی ہند میرٹھ	ایڈیٹر صاحب
۴	اخبار عام لاہور	ایڈیٹر صاحب	۲۰	ترجمان حقیقت (ترکی)	شمس العلما مولوی شبلی صاحب
۵	اردو اخبار مرادآباد	ایڈیٹر صاحب	۲۱	طرابلس (ملک شام)	ایضاً
۶	قاسم الاخبار بنگلور	ایڈیٹر صاحب	۲۲	نجم الاخبار اٹاوہ	ایڈیٹر صاحب
۷	رہبر ہند لاہور	ایڈیٹر صاحب	۲۳	خیر خواہ عالم دہلی	ایڈیٹر صاحب
۸	مہر نیمروز بجنور	ایڈیٹر صاحب	۲۴	دار السلطنۃ کلکتہ	ایڈیٹر صاحب
۹	کشف الاخبار بمبئی	ایڈیٹر صاحب	۲۵	نسیم الصبا لاہور (عربی)	ایڈیٹر صاحب
۱۰	سفید عام آگرہ	ایڈیٹر صاحب			
۱۱	اکمل الاخبار دہلی	ایڈیٹر صاحب			
۱۲	اخبار عام میرٹھ	ایڈیٹر صاحب			
۱۳	نیر اعظم مرادآباد	ایڈیٹر صاحب			
۱۴	مطلع نور کانپور	ایڈیٹر صاحب			
۱۵	پیسہ اخبار لاہور	شیخ عزیز الدین صاحب			
۱۶	مسلم ہرلڈ بمبئی	ایڈیٹر صاحب			

شکریہ

منجملہ اخبارات مندرجۂ بالا ذیل کے چار اخبار جو اُن کے مالکان نے اپنی فیاضی سے ہمیشہ کیلیے مدرسہ فیض عام کے نام بلاقیمت جاری فرمائے انکا بھی دلی احسانمندی کے ساتھ شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

وفادار لاہور — مہر نیمروز بجنور
نجم الاخبار اٹاوہ — نسیم الصبا لاہور

اطلاع

مدرسہ کے متعلق ہر قسم کی تحریرین، منی آرڈر اور پارسل وغیرہ جو صاحب ارسال فرمائین وہ بنام مہتمم ہونے چاہیئین تاکہ اُنکے تلف ہونے کا اندیشہ نرہے۔

خاکسار۔ آلہی بخش
مہتمم مدرسئہ فیض عام کانپور

سنہ ۱۳۱۲ھ

فی ملک مولانا حکیم مولوی حاجی محمد سلیمان صاحب پھلواروی